مصنّفینِ اردو
حالی پبلشنگ ہاؤس "کتاب گھر" دہلی

عکس قطعہ دستخطی علامہ اقبال مرحوم

آن لالۂ صحرا کہ خزان دید و بیفسرد
سپہر دگر اورا نمی از اشک سحر داد

خالی ز نواہا سے جگر سوز نباشد
تا لالہ شبنم زدہ را داغ جگر داد

محمد اقبال

۲۴ جون ۳۵ء

لاہور

حالی پبلشنگ ہاؤس کتاب گھر دہلی

عرضِ مرتب

دس سال ہوئے جب میں اسکول میں تعلیم پاتا تھا مسدس حالی میری نظر سے گذرا۔ میں نے اسے شروع سے آخر تک پڑھا اور بہت متاثر ہوا۔ دل میں سوچا کہ اگر مولانا حالی زندہ ہوتے تو میں ضرور ان کی زیارت کا فخر حاصل کرتا۔ اب اگر مولانا موجود نہیں ہیں تو ان کی تصویر ہی دیکھ لوں۔ مولانا کی ایک چھپی ہوئی تصویر مل گئی۔ اور اس کو میں نے بہت احتیاط سے رکھا۔ اُس وقت سے مشہور شعراء اور مصنفین اردو کی تصویریں جمع کرنے کا شوق ہوا حسن اتفاق سے میں حالی پبلشنگ ہاؤس میں آگیا۔ یہاں مسدس حالی کا شاندار صدی ایڈیشن (جو مولانا حالی کی صد سالہ سالگرہ کے موقع پر شائع کیا گیا تھا) دیکھ کر خیال آیا کہ جو تصویریں میں نے جمع کی ہیں ان سے کام لوں اور مصنفین اردو کے مختصر حالات کتابی صورت میں بالتصویر شائع کروں۔ اور ہر اردو پڑھے ہوئے شخص تک بلا قیمت پہنچا دوں۔ لیکن یہ کام اتنا آسان نہ تھا محنت کے علاوہ ایک کثیر رقم درکار تھی۔ ایک صورت یہ تھی کہ حالی پبلشنگ ہاؤس کی فہرست کتب میں مصنفین کے حالات اور تصاویر کا اضافہ کر دیا جائے۔ اس طرح یہ چیز ہر شخص کے پاس بلا قیمت پہنچ سکتی تھی لیکن مصارف کو دیکھتے ہوئے مینیجنگ ڈائرکٹر صاحب سے کہنے کی جرأت نہ ہوتی تھی۔ ایک روز دوران گفتگو میں اس کا ذکر آگیا۔ اور خلاف توقع صاحب موصوف نے مصنفین اردو کا شائع کرنا خوشی سے منظور کر لیا۔

میرے پاس زیادہ تر چھپی ہوئی تصویریں تھیں جو زمانۂ حال کی نفاست پسندی کے لحاظ سے موزوں نہ تھیں۔ اس لئے اس بات کا تہیہ کیا گیا کہ جس طرح بھی ممکن ہو مصنفین کے اصلی فوٹو اور حالات مہیا کئے جائیں۔ غرض جنوری ۱۹۳۸ء میں اس کام کو شروع کیا۔ اور ہندوستان کے ہر حصہ میں مصنفین کی خدمت میں خطوط بھیجے۔ حالات اور تصاویر کی فراہمی میں اگرچہ حوصلہ شکن دقتیں پیش آئیں لیکن مصنفین اردو کے اعلیٰ اخلاق نے ہر مشکل کو آسان کر دیا۔ اور میری کوششیں بارآور ہوئیں۔

مصنفین اردو کی تیاری میں مندرجہ ذیل حضرات نے میری بہت مدد کی۔ میرا خوشگوار فرض ہے کہ ان کے احسانات کا اعتراف کروں۔

(۱) جناب خواجہ اظہر عباس صاحب بی۔ اے (علیگ) نبیرۂ مولانا حالی مرحوم مینیجنگ ڈائرکٹر حالی پبلشنگ ہاؤس دہلی کا بیحد ممنون ہوں کہ آپ نے اس کے کثیر مصارف برداشت کئے۔ حقیقت میں آپ ہی کی بدولت اردو کا یہ اہم کام انجام پایا۔

(۲) سید جمیل نقوی صاحب (اورینٹل لائبریرین۔ لیٹن لائبریری مسلم یونیورسٹی علی گڑھ) کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے اس کام میں میری ہر طرح سے مدد کی۔ جس کے بغیر کتاب کا مکمل کرنا میرے بس کی بات نہ تھی۔

(۳) اکثر مصنفین کی تصاویر حاصل کرنے میں کچھ اس قسم کی دقتیں پیش آئیں کہ تصاویر یا حالات کے ملنے کی طرف سے قطعی مایوسی ہو گئی لیکن اپنے مخلص دوست سید اختر عباس صاحب نقوی کی مسلسل حوصلہ افزائی

کی وجہ سے مجھ کو تمام دشوار مرحلے طے کرنے میں پوری پوری کامیابی ہوئی۔ اس لئے صاحب موصوف کا تہ دل سے شکر گذار ہوں۔

(۴) دہلی کے مشہور فوٹوگرافر (ایسٹرن آرٹ اینڈ فوٹو کمپنی) نے تصاویر کو جس نفاست اور عمدگی کے ساتھ تیار کیا ہے وہ قابل تحسین ہے۔

انشاءاللہ جب مصنفین اردو کا دوسرا اڈیشن نکلے گا تو ہر شاعر کے کلام کا انتخاب اور ہر مصنف کی تحریر کا نمونہ بھی دیا جائے گا۔ اور اس کی بھی کوشش کی جائے گی کہ جو تصاویر اور حالات اس وقت دستیاب نہیں ہوسکے آئندہ وہ بھی مہیا کرکے شامل کئے جائیں۔ ان کے علاوہ اور جو خامیاں اس اڈیشن میں رہ گئی ہیں ان کو بھی آئندہ اڈیشن میں پورا کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

جو حضرات ~~(دو آنے) محصول ڈاک~~ کے روانہ کر دیں گے ان کو "مصنفین اردو" بالتصویر بھیجی جائے گی۔ بلا تصویر صرف ایک کارڈ لکھ کر مفت طلب کر سکتے ہیں۔

دہلی کے مشہور و معروف آرٹسٹ جناب حکیم صاحب کا کس زبان سے شکریہ ادا کروں کہ آپ نے مصنفین اردو کی تصاویر کو نہایت خوبصورتی سے ترتیب دیا۔

جنوری ۱۹۳۹ء
ذی الحجہ ۱۳۵۷ھ

خادم
سید زوار حسین
حالی پبلشنگ ہاؤس کتاب گھر دہلی
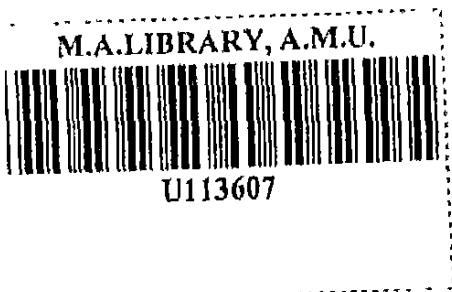
ملنے کا پتہ۔ حالی پبلشنگ ہاؤس "کتاب گھر" اردو بازار جامع مسجد، دہلی

دیباچہ

مسدس حالی صدی ایڈیشن کے شروع میں عرض مرتب کے عنوان سے ڈاکٹر سید عابد حسین صاحب "حالی پبلشنگ ہاؤس" کا تعارف ارباب ذوق سے کرا چکے ہیں۔ یہ پبلشنگ ہاؤس اُن لوگوں نے قائم کیا ہے جو حالی مرحوم کی نظم و نثر کو ہندوستان کے آخری دور کی سب سے بڑی دولت سمجھتے ہیں۔ اور ملک کو اس دولت سے مالا مال کرنا چاہتے ہیں۔ ان حضرات کا خیال ہے کہ ابھی تک حالی کے پیام کا صرف ایک حصہ خاص و عام تک پہنچا ہے جس نے ان کے دلوں میں غیرت قومی کا طوفان برپا کر دیا ہے۔ اس کا دوسرا حصہ جو ہمارے بے روح ادب میں حقیقت کی روح پھونکنا چاہتا ہے۔ ابھی ایک خاص حلقے سے آگے نہیں بڑھا۔ حالی کا سب سے بڑا مقصد یہ تھا کہ ہمارے ادب کو زندگی سے جو بے تعلقی پیدا ہو گئی ہے اسے دور کر کے ادب میں زندگی کا سوز و ساز اور زندگی میں ادب کا کیف و سرور بھر دیں۔ یہ مقصد ابھی تک پورا نہیں ہوا۔ اور "حالی پبلشنگ ہاؤس" اسی کو پورا کرنے کے لئے قائم کیا گیا ہے علامہ اقبال حالی کی تعریف میں فرماتے ہیں

نوائے او بجانہا افگند شورے کہ من دانم

حالی پبلشنگ ہاؤس کی یہ کوشش ہے کہ جس حقیقت کو ترجمان حقیقت اقبال جانتے تھے اس کی ایک جھلک اوروں کو بھی نظر آ جائے۔

مولانا حالی کی کل تصانیف کا ایک مستند ایڈیشن شائع کرنا پبلشنگ ہاؤس کا پہلا کام ہے۔ مگر جاننے والے جانتے ہیں کہ یہ کام کتنا مشکل اور دیر طلب ہے۔ اس کی تیاری ہو رہی ہے اور امید ہے کہ چند سال میں ہم اس فرض سے عہدہ برآ ہو سکیں گے۔ اسی کے ساتھ ہم نے اپنی بساط کے مطابق دوسرا کام بھی شروع کر دیا ہے۔ کہ جس ستھرے شستہ اور پاکیزہ مذاق کی بنیاد حالی نے رکھی تھی اس مذاق کی نئی کتابیں لکھوائیں اور چھپوائیں۔

پڑھنے والوں کا ایک وسیع حلقہ پیدا کرنے کی غرض سے ہم نے پبلشنگ ہاؤس کے ساتھ بک ڈپو بھی کھولی ہے جہاں تک ہو سکا ارباب نظر کے مشورے سے بک ڈپو کے لئے انہیں کتابوں کا انتخاب کیا گیا ہے جو اسلوب بیان کے لحاظ سے اردو کی بہترین کتابیں سمجھی جاتی ہیں۔ اور مضمون کے لحاظ سے بھی ذوق سلیم پر گراں نہیں ہیں۔ ان کتابوں کی فہرست آپ کی خدمت میں حاضر کی جاتی ہے۔ فہرست کی ترتیب مضامین کے لحاظ سے کی گئی ہے۔ اور عورتوں۔ لڑکوں اور لڑکیوں کے مذاق کی کتابیں الگ درج کر دی گئی ہیں۔

اس مرتبہ یہ اہتمام کیا گیا ہے کہ ہماری فہرست صرف کتابوں کی کھتونی نہ ہو بلکہ علم دوست اور کتاب دوست حضرات کے لئے مفید معلومات کا خزینہ ہو۔ اردو کے مصنفین کی تصویریں جو بڑی محنت سے بہم پہنچائی گئی ہیں اور ترتیب اور سلیقے کے ساتھ مختلف حلقوں میں تقسیم کی گئی ہیں، ایک ایسا تحفہ ہے جس کی اہل ذوق دل سے قدر کریں گے، ہمارا مقصد صرف تجارت نہیں بلکہ خدمت بھی ہے۔ ہم اپنے رفیق کار سید زوار حسین کے شکر گزار ہیں جن کی ان تھک کوشش سے یہ فہرست مرتب ہوئی۔

منیجنگ ڈائرکٹر حالی پبلشنگ ہاؤس کتاب گھر دہلی

ملنے کا پتہ۔ حالی پبلشنگ ہاؤس کتاب گھر اردو بازار جامع مسجد دہلی

کاروبار کے قواعد

۱ مطلوبہ کتب روپیہ پیشگی بھیجنے یا وی۔ پی (قیمت طلب پارسل) منگانے پر ارسال ہوں گی۔

۲ مصارف ڈاک پیکنگ وغیرہ خریدار کے ذمہ ہوں گے۔

۳ فرمائش کے ساتھ اپنا مکمل پتہ اگر ممکن ہو تو انگریزی ورنہ اردو میں لکھا جائے۔

۴ کم وزن پارسل بذریعہ ڈاک اور زیادہ وزن کا پارسل بذریعہ ریلوے (جس میں بچت کفایت ہو) روانہ ہوگا۔ (اس لئے فرمائش میں اپنا قریبی ریلوے اسٹیشن ضرور لکھنا چاہیے) ایک روپیہ سے کم کی کتابیں وی۔ پی سے روانہ نہ کی جائیں گی مطلوبہ کتب کی قیمت اور ۳ فی روپیہ محصول ڈاک بذریعہ منی آرڈر پیشگی بھیجے جائیں۔

۵ وی۔ پی واپس کر دینا اخلاقی اعتبار اور قانونی حیثیت ہر پہلو سے معیوب و ممنوع ہے۔ اس لئے کبھی وی۔ پی واپس نہ کرنا چاہیے۔ اور خوب سوچ سمجھ کر فرمائش بھیجنی چاہیے۔

۶ آرڈر کی تعمیل کے وقت جس کتاب کی جو صحیح قیمت ہوگی وہی وصول کی جائے گی۔ اور جو کتاب اس وقت اسٹاک میں موجود نہ ہوگی صاحب فرمائش کو اس کی دوبارہ موجودگی پر اپنے صرف سے فوراً اطلاع دی جائیگی۔

۷ اگر کوئی کتاب مطلوب ہو اور وہ اس فہرست میں درج نہیں ہے تو اس کی فرمائش بھی آپ کر سکتے ہیں جتی الامکان کوشش کے ساتھ اس کتاب کو مہیا کیا جائے گا۔ اور اس صورت میں آپ سے کچھ زائد نہیں لیا جائے گا۔

۸ فہرست کتب جس میں مصنفین اردو کے حالات بھی ہیں اطلاع موصول ہونے پر مفت روانہ کی جائے گی۔ بالقسو یر کے لئے ۲ کا ٹکٹ بھیجنا ضروری ہے۔

۹ تاجران کتب کے لئے خاص رعایت ہوگی جو بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتی ہے۔

۱۰ اپنا نام اور پتہ صاف صحیح اور خوش خط لکھئے۔ خواہ اردو میں خواہ انگریزی میں۔ نیز سلسلہ خط و کتابت میں ہمارے مراسلات نمبر کا حوالہ ضرور دیا جائے۔

۱۱ لائبریریوں۔ اسکولوں اور کالجوں کو کمیشن دیا جاتا ہے۔

نیاز مند

مینیجنگ ڈائرکٹر حالی پبلشنگ ہاؤس دہلی

ملنے کا پتہ۔ حالی پبلشنگ ہاؤس کتاب گھر اردو بازار جامع مسجد دہلی

فہرست

ملنے کا پتہ - حالی پبلشنگ ہاؤس کتاب گھر اردو بازار جامع مسجد - دہلی

فہرست مصنفین اردو

فہرست مصنفین اردو

ملنے کا پتہ ۔ حالی پبلشنگ ہاؤس (کتاب گھر) اردو بازار جامع مسجد دہلی

مصنفین اردو

خواجہ الطاف حسین حالی

پیدائش ۱۸۳۷ء　　　　وفات ۱۹۱۴ء

خواجہ صاحب کا سلسلۂ نسب حضرت ابو ایوب انصاری صحابی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ملتا ہے۔ آپ کے آباؤ اجداد شاہ بلبن کے عہد میں ہرات سے ہندوستان آکر پانی پت ضلع کرنال میں مقیم ہوئے تھے۔ بادشاہ نے ازراہ قدردانی پانی پت اور اس کا ملحقہ علاقہ بطور الطاف شاہانہ ان کو مرحمت کیا۔ اور منصب قضات پر مامور فرمایا۔ آپ کی ولادت ۱۸۳۷ء کے قریب پانی پت محلہ انصار میں ہوئی۔ آپ نسلاً انصاری اور بطناً سید ہیں۔ آپ کو تحصیل علم کا شروع ہی سے شوق تھا۔ ابتدا میں نواب مصطفےٰ خاں شیفتہ سے مشورۂ سخن کیا۔ اور پھر مرزا غالب مرحوم کے سامنے زانوئے ادب تہ کیا۔ غدر ۱۸۵۷ء کے بعد گورنمنٹ پنجاب کے دارالکتب (بک ڈپو) لاہور میں یہاں کی کتابوں کا لٹریچر موجودہ زمانہ کے مطابق درست کرنے پر مامور ہوگئے۔ اسی زمانہ میں کرنل ہالرائڈ ڈائرکٹر تعلیمات نے لاہور میں ایک بزم مشاعرہ قائم کی تھی جس میں بجائے مصرع طرح کے خاص خاص عنوانوں پر شعراء کو طبع آزمائی کا موقع دیا جاتا تھا۔ مرحوم نے اپنی فصاحت و بلاغت کے وہ جوہر دکھائے جس نے ان کی شہرت کو دوبالا کر دیا۔ چار سال بعد اینگلو عربک اسکول دہلی کی مدرسی پر مقرر ہوئے۔ جو آپ کی ادبی زندگی کے حق میں بہت ہی مفید ثابت ہوا۔ یہیں آپ کی سرسید احمد خاں سے ملاقات اور ملاقات سے بعد دوستی ہوگئی۔ چند دنوں کے بعد آپ سرسید کے دست راست اور ان کی قومی تحریک کے ایک ممتاز رکن ہوگئے۔ انہیں کے ایما پر آپ نے ۱۸۷۹ء میں اپنا مشہور مسدس لکھا۔ جس نے مسلمانوں میں ایک تہلکہ برپا کرکے انہیں خواب غفلت سے چونکا دیا۔ اور حیدرآباد دکن سے سو روپے ماہوار وظیفہ ملنے لگا۔ آپ نے عورتوں پر کئی کتابیں لکھیں اور ان کتابوں کے صلہ میں تعلیمی دربار دہلی کے موقع پر لارڈ بروک نے چار سو روپے انعام عطا کیا۔ حیات جاوید (سرسید کی سوانح عمری) یادگار غالب (مرزا غالب کی سوانح عمری) دیوان حالی وغیرہ مولانا کی تصانیف ہیں۔ عرصہ ہوا آپ کی رباعیات کا ترجمہ یورپ میں بزبان انگریزی ہو چکا ہے۔

۱۹۰۴ء میں گورنمنٹ عالیہ نے آپ کو شمس العلماء کا خطاب عطا کیا۔ آپ اپنی طرز کے موجد اور نصائح و پند کے یکتا ادیب تھے۔ حقیقت میں قول و فعل کی جو دل پسند مطابقت مولانا حالی کی ذات سے پائی جاتی تھی وہ کسی میں نہیں۔ ۳۱ دسمبر ۱۹۱۴ء کو آپ نے انتقال کیا۔ اور ہمیشہ کے لئے خلد بریں کو اپنا مسکن بنایا۔

مولانا حالی مرحوم کا صد سالہ جشن ولادت بمقام پانی پت اکتوبر ۱۹۳۵ء کے آخری ہفتہ میں زیر صدارت ہز ہائی نس افتخار الملک نواب حمید اللہ خاں جی۔ سی۔ ایس آئی۔ جی۔ سی۔ آئی۔ ای والیٔ بھوپال منایا گیا تھا۔ اور اسی موقع پر مسدس حالی (صدی ایڈیشن) تذکرۂ حالی اور رباعیات حالی شائع کی گئیں۔

علامہ اقبال فرماتے ہیں۔

آں لالۂ صحرا کہ خزاں دید و بیفسرد　　سید دگر اورا نمی از اشک سحر داد
حالی ز نواہائے جگر سوز نیاسود　　تا لالۂ شبنم زدہ را داغ جگر داد

فہرست تصانیف شمس العلماء مولانا الطاف حسین حالی

تصانیف نظم

نثر تصانیف

مولانا حالی کی وہ تصانیف جو عام طور پر ملتی ہیں

(منظوم تصانیف)

مُسدّس حالی

پنجاب میں پانی پت ضلع کرنال کی سرزمین کو تاریخی لحاظ سے ہندوستان کا کایا پلٹ "میدان" سمجھا جاتا ہے۔ کیونکہ جتنی جنگیں یہاں ہوئیں انہوں نے سیاسیات ہندوستان کی کایا پلٹ دی لیکن یہ حیرت انگیز واقعہ ہے کہ جس میدان میں شمشیر کے ذریعہ ہندوستان کی تقدیر بنتی بگڑتی رہی اس میدان کی خاک سے مادر ہند کا ایک ایسا سپوت اٹھا جس نے اپنے قلم کے زور سے ہندوستانی شاعری اور ہندوستانی ادب کی کایا پلٹ دی۔ پانی پت کا یہ فرزند شمس العلماء خواجہ الطاف حسین حالی تھا۔ جس کی یوم ولادت کی یادگار کا صد سالہ جشن اکتوبر ۱۹۳۵ء کے آخری ہفتہ میں زیر صدارت ہز ہائنیس افتخار الملک نواب حمید اللہ خاں جی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ ای۔ والیٔ بھوپال منایا گیا۔

مولانا حالی مرحوم کی یہ وہ بے نظیر اور لاجواب نظم ہے جو بزمانہ قیام دہلی مولانا نے سرسید کی فرمائش پر لکھی۔ یہ نظم شہرت کے پر لگا کر اڑی اور چار دانگ عالم میں حالی کا نام پکار آئی۔ اگر حالی مسدس کے سوا اور کچھ نہ لکھتے تو یہ مسدس ان کے نام کو بقائے دوام بخشنے کے لئے کافی تھا۔ اس کا پورا نام مسدس مدوجزر اسلام ہے اور یہ نام جون ۱۸۷۹ء میں مطبع سے چھپ کر نکلی اور ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوگئی۔

اس میں اسلام کی گذشتہ عظمت مسلمانان سابق کے کارنامے۔ اُن کے بلند خیالات اور اولوالعزمیاں اور برخلاف اس کے زمانہ موجودہ میں اُن کی پستی و زوال اور پستی و کاہلی کا ذکر ہے۔ آخر میں مسلمانوں سے اپیل کی گئی ہے کہ تاریخ عالم میں جو مرتبہ ان کا پہلے تھا اب پھر اس کو حاصل کرنے کے لئے کمر ہمت باندھیں۔

مسدس کی مخالفت اس کے شائع ہوتے ہی شروع ہوگئی۔ اور معلوم ہوتا تھا کہ ایک آگ سی لگ گئی ہے۔ جواب کے لئے، تردید کے لئے، تضحیک کے لئے کوئی صاحب "حال" کے جواب میں "قال" بے کر قالی بن کر آئے کسی نے معنی سے الگ ہو کر صرف لفظی بلکہ حرفی مناسبت سے "خالی" کا چہرہ لگا لیا۔ اور کسی نے "خیالی" کا روپ بھرا۔ پنچ اخبارات کا تو آوذتہ ہی کھل گیا۔ "حالی کا حال" اور "میدان پانی پت کی طرح پامال" اور اسی قسم کی دوسری مضحک چیزیں انھوں نے لکھنی شروع کیں۔

لیکن یہ سب جوابات کیا ہوئے ؟ ایسا معلوم ہوتا ہو کہ گویا سفتیٹر اور سینما کے چوتی کے ٹکٹ والے تماش بینوں کی پھبتیاں تھیں کہ ختم ہوچکیں اور برخلاف اس کے مسدس کو ایک حیات جاودانی مل گئی۔ نہ معلوم اس

معرکۃ الآرا کتاب کے کتنے سو ایڈیشن نکل چکے ہیں اور اس نے قومی سیرت کی تشکیل میں کس قدر گہرا حصہ لیا ہے مقبولیت کے جتنے معیار ہو سکتے ہیں ان پر جانچیے۔ تو معلوم ہوگا کہ مسدس ان سب معیاروں پر پورا اور ناصیۂ عالم پر اپنی بے نظیر تاثیرات کے نقوش مرتسم کر دیئے۔ مسدس کے بہت سے بند دلوں پر نقش ہو زبانوں پر چڑھ گئے۔ لوگ ان بندوں کو پڑھتے تھے اور سر دھنتے تھے خصوصاً عروج و زوال مسلم کے بند یاد جن میں اندلس کا نوحہ ہے۔ اس میں ذرا بھی مبالغہ نہیں کہ اندلس سے یہاں کے مسلمان اسی کی یاد و اثر کلا کی بدولت واقف ہوئے۔

ایک جنٹلمین جو شاید ہی کبھی شعر پڑھتے ہوں۔ مسدس کے یہ بند ترنم سے پڑھتے تھے اور جھوما کرتے تھے:

کوئی قرطبہ کے کھنڈر جا کے دیکھے　　حجازی امیروں کے گھر جا کے دیکھے

ان تمام مخالفتوں کے باوجود اس برگزیدہ بندہ کا یہ حال تھا کہ اس کے ماتھے پر شکن تک نہ آئی کسی حملہ اور کسی اعتراض کا نہ خود کبھی جواب دیا، نہ احباب میں سے کسی کو جواب لکھنے کی اجازت دی۔ یہ انسان کے لباس میں ایک فرشتہ تھا۔ ایسا اخلاقی کردار جو اس شخص کا حصہ تھا کسی دوسرے انسان کو کہاں نصیب ہو سکتا ہے۔ حالی کا پیغام حق کی آواز تھی اور حق و باطل کا معرکہ تو نتیجہ بالآخر حق و صداقت ہی کی ہوا کرتا ہے:

اب نہ وہ جوابی مسدس ہیں نہ اخباروں کی سنجیدہ یا ظریفانہ مخالفتیں ہیں۔ یہ سب چیزیں آندھی کی طرح آئیں اور بگولے کی طرح گذر گئیں۔ نئی نسل کے سامنے تو آج ان آندھیوں کا خس و خاشاک بھی نہیں ہے۔ لیکن حالی کا پیغام زمین کے آخری کناروں تک پہنچ چکا ہے۔ اور کلام حالی بچہ بچہ کی زبان پر ہے تو کیا اس ریفارمر کی زندگی اس قابل نہیں ہے کہ قومی سیرت اور قومی کیرکٹر کو پیدا کرنے کی جدوجہد میں وہ ہمارے لئے مشعل راہ بنے۔

وقت آ گیا ہے کہ حالی کی سیرت، حالی کی شخصیت اور حالی کے مشن کا پوری وسعت نظر کے ساتھ مطالعہ کیا جائے۔ اور ملی سیرت اور قومی کیرکٹر کو بنانے اور سنوارنے میں اس چیز کو ایک نعمت خداداد سمجھ کر اس سے پورا فائدہ اٹھایا جائے۔

حالی کی سیرت اور شخصیت کلام حالی میں اچھی طرح بے نقاب ہے۔ اور ان کا کلام نظم ہو یا نثر ان کی نفسیات کا ایک ایسا آئینہ خانہ ہے، جس میں حالی مرحوم ہو بہو نظر آتے ہیں۔ ان کو دیکھنا اور سمجھنا خود اپنے آپ کو سنوارنا اور آراستہ کرنا ہے۔

عوام ہی نہیں خواص اور بہت سے رہنماؤں میں بھی آج جس چیز کی کمی ہے، ہم سب کو اسی کی تلاش کرنی ہے۔ اور یہ چیز اخلاص اور درد اور ایثار و قربانی ہے۔

اس متاع گم گشتہ کی تلاش کے لئے حالی کی زندگی روشنی کا ایک مینار ہے۔ اس کے نقش قدم پر چلو۔ ہر میر کارواں کا رخت سفر یہی ہونا چاہیئے۔

نگہ بلند سخن دل نواز جاں پرسوز　　یہی ہے رختِ سفر میرِ کارواں کے لئے

سر سیّد مرحوم اس کتاب کے متعلق یوں رائے زنی کرتے ہیں

"یہ کہنا بالکل مناسب ہوگا کہ اس کتاب نے ہماری صنعت نظم میں ایک نیا دور پیدا کر دیا۔ اس کی عبارت کی خوبی اور صفائی اور روانی کی جس قدر تعریف کی جائے کم ہے۔ یہ امر کچھ تعجب خیز نہیں کہ اتنا اہتم بالشان مضمون اس قدر واقعیت کی پابندی کے ساتھ اور بلا اغراق و مبالغہ اور تخیّل و استعارہ کے جو کہ ہماری شاعری کی جان اور شاعروں کا ایمان ہے اور پھر اس قدر موثر سلیس اور فصیح طریق سے بیان کیا جائے اس کے بہت سے بند تو ایسے ہیں کہ ان کو پڑھ کر سخت سے سخت دل کے لوگ بھی بغیر آنسو بہائے نہیں رہ سکتے۔ کیوں نہ ہو جو چیز دل سے نکلتی ہے وہ ضرور دل میں گھر کر آتی ہے"

مسدس حالی (صدی ایڈیشن)

(مرتبہ ڈاکٹر سید عابد حسین) مسدس حالی کا بہترین ایڈیشن۔ ملک کے مشاہیر اہل قلم کے تقریبات اور مقدمات سے مزیّن۔ ملک کے اعلیٰ طبقہ میں بے حد پسند کیا گیا ہے۔ اعلیٰ حضرت حضور نظام۔ اعلیٰ حضرت نواب صاحب بھوپال نے اس کو شرف قبولیت بخشا۔ سر تیج بہادر سپرو۔ علامہ اقبال مرحوم۔ نواب مہدی الدین یار جنگ بہادر نواب ڈاکٹر سر سید راس مسعود مرحوم وغیرہ نے اس ایڈیشن کو بے حد پسند فرمایا ہے قیمت قسم اعلیٰ (آرٹ پیپر) دو روپے (عہ) قسم اوّل ایک روپیہ (عہ)۔

مسدس حالی (مطبوعہ تاج کمپنی)

تاج کمپنی نے اسے تین صورتوں میں شائع کیا ہے۔ ہر طبع کے لئے رنگین عکسی بلاک بنوائے گئے ہیں۔ جن کی کتابت اور بنوائی پر ہزار ہا روپیہ صرف ہوا۔ لیکن چیز بھی ایسی دیدہ زیب تیار ہوئی ہے جس کی نظیر مشکل ہی سے ملے گی۔

قسم اوّل۔ ہفت رنگہ عکسی بلاکوں سے چھاپی گئی ہے جس میں طلائی رنگ خوب نمایاں ہے۔ حاشیہ کے نقش و نگار بہت خوش نما ہیں۔ ورق کی رنگین و مطلّا چھپائی تو مخصوص اور بے حد دیدہ زیب ہے جو دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ قیمت مجلد تین روپے (سے)۔

قسم دوم۔ دو رنگہ عکسی بلاکوں سے چھاپی گئی ہے۔ حاشیہ کی بیل گلابی اور خوشنما معلوم ہوتی

ہے۔ قیمت مجلد دو روپے (عہ)۔

قسم سوم۔ اس کی طباعت بالکل نرالی ہے۔ جو اپنی سادگی کی وجہ سے بہت مقبول ہوئی ہے۔ متن سیاہ اور حاشیہ کی خط کشی سرخ ہے۔ قیمت مجلد ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ)۔

مسدس حالی معمولی طباعت۔ قیمت آٹھ آنہ (۸؍)۔

شکوۂ ہند

مشہور ترکیب بند۔ شکوۂ ہند۔ شکوۂ ہند غالباً ۱۸۸۷ء میں مولانا نے لکھا۔ یہ مسدس حالی کے رنگ کی ایک چیز ہے۔ جس میں قوم کے شاندار ماضی کا حسرتناک تذکرہ نہایت دردانگیز پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے۔ قیمت دو آنے (۲؍)۔

مناجات بیوہ

مناجات بیوہ بھی ۱۸۸۴ء یا ۱۸۸۶ء کی تصنیف ہے۔ یہ بے نظیر نظم مولانا حالی کی بہترین نظموں میں سے ہے۔ اور مولانا کو خود بھی اس پر بجا ناز تھا۔ آج تک کوئی شخص ہندوستان کی بدنصیب اور نامراد بیوہ کے جذبات و خیالات کو اس روانی و خوبصورتی کے ساتھ نظم نہیں کر سکا تھا۔ جیسا مولانا نے کیا۔ مسدس کے بعد شہرت کے لحاظ سے مناجات بیوہ کا درجہ دوسرا ہے۔ دس سے زیادہ زبانوں میں اس کا ترجمہ ہو چکا ہے۔ اور اس کی مقبولیت روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔ قیمت دو آنہ (۲؍)۔

حقوق اولاد

۱۸۸۶ء یا ۱۸۸۷ء میں مولانا نے وہ معرکۃ الآرا مثنوی رقم فرمائی جو "حقوق اولاد" کے نام سے شہرت رکھتی ہے اور جس میں والدین کو اولاد کے متعلق ان کے فرائض نہایت عمدگی کے ساتھ بتائے گئے ہیں۔ ۲؍

مجموعہ نظم حالی

اکتوبر ۱۸۹۰ء میں مولانا نے اپنی چودہ متفرق نظمیں مجموعہ نظم حالی کے نام سے پہلی مرتبہ یکجا طور شائع کیں۔ ان نظموں کے عنوانات حسب ذیل ہیں۔

برکھا رت[۱]۔ نشاط امید[۲]۔ حب وطن[۳]۔ مناظرہ رحم و انصاف[۴]۔ ننگ خدمت[۵]۔ مدرسۃ العلوم مسلمانان[۶]۔ تعصب و انصاف[۷]۔ کلمۃ الحق[۸]۔ مناظرہ واعظ و شاعر[۹]۔ جشن جوبلی[۱۰]۔ پھوٹ اور ایکے کا مناظرہ[۱۱]۔ تعلیم مسلمانان[۱۲]۔ جواں مردی کا کام[۱۳]۔ زمزمۂ قیصری[۱۴]۔ قیمت بارہ آنے (۱۲؍)۔

دیوان حالی

دیوان حالی میں حسب معمول قدیم غزلیات قدیم و جدید دونوں رنگ کی رباعیات و قصائد، ترکیب بند تاریخیں سب کچھ ہیں۔ قطعات میں اکثر کسی اخلاقی مسئلہ کو بصورت قصہ یا مکالمہ کے بیان کرتے ہیں۔ طرز جدید کی غزلوں میں پرانا رنگ بدل کر زمانۂ حال کی روش کی ابتداء معلوم ہوتی ہے۔ یہ سب غزلیں جذبات سے لبریز ہیں بعض اشعار میں کوئی خیال یا واقعہ مسلسل قطعہ بند صورت میں بیان کیا گیا ہے موجودہ رنگ کی خاص پہچان ہے۔ قیمت بارہ آنہ (۱۲/)۔

تحفۃ الاخوان

مولانا کی نہایت مشہور نظم ہے جو آپ نے محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے اجلاس میں ۲ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء کو خود سنائی۔ قیمت دو آنے (۲/)۔

چُپ کی داد

چپ کی داد مولانا حالی کی وہ آخری اور مشہور و معروف مستقل نظم ہے جو آپ نے عورتوں کی خدمتوں اور مصیبتوں کے متعلق سنہ ۱۹۰۵ء میں تحریر فرمائی۔ عورتوں کی مظلومیت کی داستان ایسی پُر اثر طرز پر شاید ہی کسی نے بیان کی ہو۔ قیمت دو آنے (۲/)۔

کلیات نظم حالی

اس میں مولانا حالی مرحوم کا تمام منظوم کلام۔ قطعات۔ غزلیات۔ رباعیات وغیرہ موجود ہیں۔
قیمت حصہ اول ایک روپیہ بارہ آنہ۔ حصہ دوم ڈیڑھ روپیہ۔

ضمیمۂ اُردو کلیاتِ نظم حالی

مشتمل بر

نظم و نثر فارسی و عربی

جو ابتدائے سن تمیز سے سنہ ۱۳۲۰ھ تک مختلف اوقات میں عالیجناب شمس العلماء مولوی خواجہ الطاف حسین حالی کے جواہر سلک سے تراوش پاتی رہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)۔

مناظرہ رحم و انصاف ۲/۔ مرثیہ مرزا غالب ۱/۔ سچ اور جھوٹ کا مناظرہ ۲/۔ چہار گلزار حالی ۲/۔ حب وطن ۲/۔ (حیات حالی منظوم ۴/)۔

ملنے کا پتہ۔ حالی پبلشنگ ہاؤس "کتاب گھر" اردو بازار جامع مسجد دہلی

کامیابی کا گر

دنیائے دنی کو نقش فانی سمجھو
ہر چیز یہاں کی آنی جانی سمجھو
پر جب کرو آغاز کوئی کام بڑا
ہر سانس کو عمر جاودانی سمجھو

حالی

ملنے کا پتہ - حالی پبلشنگ ہاؤس، کتاب گھر اردو بازار جامع مسجد - دہلی

مولانا حالی کی تصانیف نثر

مجالس النساء

یہ بے نظیر کتاب مولانا نے ۱۸۷۴ء میں دو حصوں میں تصنیف فرمائی تھی۔ اس میں ایک دل چسپ قصہ کے پیرائے میں عورتوں کو امور خانہ داری، اصلاح معاشرت، حسن اخلاق، تحصیل علم، حسن انتظام بچوں کی پرورش اور ان کی تعلیم و تربیت۔ آپس کے تعلقات کے آداب۔ بچیوں کو خراب عادتوں اور بری خصلتوں سے باز رکھنے کی تدابیر۔ لڑکیوں کو کھانے پکانے پڑھنے لکھنے وغیرہ کی ہدایات اس خوبی اور سلاست کے ساتھ بیان کی ہیں کہ ہر بات کی برائی بھلائی دل میں بیٹھتی چلی جاتی ہے۔ امور خانہ داری کے متعلق یہ ایک نہایت مفید اور کارآمد کتاب ہے۔ دہلی میں ایک تعلیمی دربار کے موقع پر لارڈ نارتھ بروک نے مولانا کو اس تصنیف پر چار سو روپے انعام بھی مرحمت فرمایا تھا۔ قیمت ہر دو حصہ ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ)۔

حیات سعدی

شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی کی یہ نہایت مکمل اور مبسوط سوانح عمری ہے۔ اردو میں سعدی کی کوئی اتنی عمدہ اور محققانہ سوانح عمری موجود نہیں جیسی کہ یہ ہے۔ یہ کتاب غالباً مولانا نے ۱۸۸۴ء میں شائع کی تھی۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)۔

مقدمہ شعر و شاعری

فن شعر پر یہ ایک اعلیٰ درجہ کا فلسفیانہ اور محققانہ ریویو ہے جس میں مولانا نے عام مروجہ شاعری کے نقائص ایک ایک کرکے تفصیل کے ساتھ بتائے ہیں۔ اہل ذوق حضرات اور سخن فہم اصحاب نے اس کتاب کو فن شعر پر بہترین اور بے مثل مانا ہے۔ یہ مقدمہ دیوان حالی کے ساتھ پہلی مرتبہ ۱۸۹۳ء میں شائع ہوا۔ سنہ ۱۹۲۰ء میں علیحدہ شائع کیا گیا۔ اور اس کے بعد اب تک متعدد مطابع اسے شائع کر چکے ہیں۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)۔

یادگار غالب

دور آخر کے نامور شاعر مرزا اسد اللہ خاں غالب کی سب سے پہلی اور سب سے زیادہ مبسوط سوانح عمری ہے۔ مفصل سوانحی حالات مرزا کی نظم و نثر، تصنیفات کی مکمل فہرست۔ ہر ایک کتاب کی

ملنے کا پتہ۔ حالی پبلشنگ ہاؤس کتاب گھر اردو بازار جامع مسجد دہلی

مقالات حالی

درد مند قوم و ملک۔ دورِ جدید کے مقتدر ادیب و شاعر حضرت خواجہ حالی مرحوم کے مختلف بے بہا مضامین کا مکمل مجموعہ۔ مذہب۔ اخلاق۔ تعلیم۔ ادب و فلسفہ اور سیاسیات وغیرہ پر (۳۲) مقالات آگئے ہیں، یہ کتاب ہر صاحب ذوق، ادیب و شاعر و اساتذہ سب کے کام کی ہے۔ شروع میں حضرت "بابائے اردو" مولوی عبد الحق صاحب بی۔ اے کا مختصر مگر پر از معلومات مقدمہ بھی ہے۔ قیمت غیر مجلد تین روپے آٹھ آنہ (۳۸؍) مجلد چار روپے (للعہ) حصہ دوم ایک روپیہ آٹھ آنہ (۱؍۸)۔

مضامین حالی

مولانا کے اردو مضامین کا مجموعہ جو آپ نے وقتاً فوقتاً رسالوں میں لکھے۔ ان مضامین کا ایک مجموعہ جولائی ۱۹۰۴ء میں شائع ہوا۔ مگر یہ نامکمل مجموعہ ہے۔ اور بہت سے مضمون مولانا کے اس میں نہیں ہیں۔ قیمت ایک روپیہ بارہ آنہ (۱؍۱۲)۔

یادگار حالی

جو جشن صد سالہ یوم ولادت مولانا حالی مرحوم پانی پت کی تقریب میں شائع کیا گیا۔ قیمت بارہ آنہ (۱۲؍)۔

حیات حالی منظوم

مولانا مرحوم کے حالات نظم میں۔ از محزوں پانی پتی۔ قیمت چار آنہ (۴؍)۔

مولانا حالی کی نایاب تصانیف

مندرجہ ذیل کتابیں اب نایاب ہیں۔ یہ کوشش کی جا رہی ہے کہ ان کا پرانا نسخہ حاصل کرکے شائع کی جائیں۔

(۱) تریاق مسموم۔ (۲) تاریخ محمدی پر منصفانہ رائے۔ (۳) علم طبقات الارض۔ (۴) سوانح حکیم ناصر خسرو۔

مسدس حالی صدی ایڈیشن

اس ایڈیشن کی خصوصیات حسب ذیل ہیں

۱۔ اس کو ملک کے مایہ ناز ادیب ڈاکٹر سید عابد حسین صاحب ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی نے مرتب کیا۔ سرسید اس کے خاص محاسن اہا۔
اعظم کے تاریخی خط، علامہ اقبال مرحوم کے دستخطی قطعہ اور مولانا حالی کی تحریر کا عکس

۲۔ مولوی عبدالحق صاحب، سر راس مسعود مرحوم، مولانا حبیب الرحمن خاں صاحب شروانی، مولوی عبدالماجد صاحب، خواجہ غلام السیدین صاحب کے مقدمات اور تقریظات کا سلسلہ جو خاص اس ایڈیشن کے لئے لکھوائے گئے۔

۳۔ سرسید اور مولانا حالی کی تصویریں۔ مولانا حالی کی نیم قد تصویر۔

۴۔ بہترین کاغذ۔ خوشنما جلد۔ اعلیٰ طباعت اور عالم اسلام کا نقشہ جو مدّ و جزرِ اسلام کی تصویر ہے۔

۵۔ ان سب خوبیوں کے باوجود قیمت کی حیرت انگیز کمی یعنی قسم اعلیٰ دو روپے۔ قسم اول ایک روپیہ۔

علامہ اقبال مرحوم

نے

ایک خط مسدس حالی (صدی ایڈیشن) کے متعلق تحریر فرمایا تھا۔ اس کی نقل درج ذیل ہے۔ اس خط سے ظاہر ہوتا ہے کہ علامہ مرحوم مسدس حالی کو کتنا پسند فرماتے تھے۔ یہی مسدس تھا اور یہی مولانا حالی جن کا اتباع علامہ اقبال نے کیا۔ اور جو کام حالی نے شروع کیا تھا۔ اس کی تکمیل اقبال نے کی اور اردو شاعری کے نئے دور میں روح پھونک دی۔ ہر علم دوست ہندوستانی کو چاہیے کہ اس بلند پایہ نثر اور اخلاص آموز نظم کے مجموعہ کو ضرور حاصل کریں کیونکہ آج تک ایسا بلند پایہ اور عمدہ ایڈیشن شائع نہیں ہوا۔

۸ نومبر ۱۹۳۵ء

لاہور

ڈیر مسٹر اظہر عباس

آپ کا خط مل گیا۔ اس سے پہلے بھی ایک خط موصول ہوا تھا۔ مگر افسوس کہ میں علالت کی وجہ سے خطوط کا جواب لکھنے میں بہت سست ہو گیا ہوں۔

مسدس حالی نہایت عمدہ چھپی ہے۔ اور اس کے متعدد دیباچے نہایت مفید ہیں۔ میں نے کئی سالوں کے بعد اسے کل اور پرسوں دوبارہ پڑھا۔ اور بڑا لطف اٹھایا۔

امید ہے کہ آپ مرحوم کا باقی کلام بھی اسی قسم کی چھوٹی چھوٹی اور نفیس جلدوں میں شائع کر سکیں گے۔

محمد اقبال

مسدس حالی صدی ایڈیشن

اس ایڈیشن کی خصوصیات حسب ذیل ہیں

میں نے کئی سالوں کے بعد اسے کل اور پرسوں دوبارہ پڑھا۔ اور بڑا لطف اٹھایا۔
امید ہے کہ آپ مرحوم کا باقی کلام بھی اسی قسم کی چھوٹی چھوٹی اور نفیس جلدوں میں شائع کر سکیں گے۔

محمد اقبال

سر تیج بہادر سپرو

مسدس حالی (صدی ایڈیشن) کے متعلق تحریر فرماتے ہیں

۱۹۔ البرٹ روڈ الہ آباد
۱۰ دسمبر ۱۹۳۵ء

مائی ڈیر اطہر عباس

میں آپ کا بے حد ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے حالی کی اس بے نظیر نظم کا ایک نسخہ ارسال کیا، اس کی ظاہری حیثیت اور لکھائی چھپائی نہایت اعلیٰ ہے۔ میرے پاس مسدس حالی کا ایک پرانا نسخہ بھی موجود ہے لیکن جب آپ کا بھیجا ہوا نسخہ موصول ہوا تو میرا بے اختیار جی چاہا کہ اس کو شروع سے آخر تک پڑھوں اور حالی کی یاد کو تازہ کروں، چنانچہ میں نے پچھلے اتوار کو جب مجھے دوسرے مشاغل سے فرصت ملی تو ایسا ہی کیا۔ کتنی بلند پایہ اور اعلیٰ نظم ہے۔ کاش کہ اس ملک میں اور چند حالی پیدا ہوتے! مجھے بڑا افسوس ہے کہ میرا پیغام آپ کو صد سالہ برسی کے موقع پر نہ پہنچ سکا۔ لیکن بہرحال آپ کو اس کا یقین ہونا چاہیے کہ میں ذاتی طور پر حالی کی شاعری اور ان کی سیرت کا بے حد مداح اور معترف ہوں۔ طالب علمی کے زمانہ میں کئی بار ان سے (حالی مرحوم سے) سرسید کے مکان پر علی گڈھ میں ملا تھا۔ حالی کا ایک بلند اور مخصوص مشن تھا۔ جس کو انھوں نے اپنے زمانہ میں بہت کامیابی سے پورا کیا۔

آخر میں میں ناشرین کو تہ دل سے مبارکباد دیتا ہوں کہ انہوں نے ادب کے اس شاہکار کا اس قدر شاندار ایڈیشن شائع کیا۔

Tej Bahadur Sapru

ہندوستان کے بہترین افسانہ نگار

منشی پریم چند آنجہانی

کی

آخری تصنیف

"زادِ راہ"

یہ وہ افسانے ہیں جو منشی پریم چند نے اپنی زندگی کے آخری زمانے میں لکھے تھے۔ ان کی ادبی

قدر و قیمت کا اندازہ کرنے میں حسب ذیل امور کے مدنظر رکھنے کی ضرورت ہے۔

(۱) مختصر افسانہ ادب کی سب سے زیادہ دلچسپ اور موثر صنف ہے جس میں قلم کا مصور کم سے کم خطوط میں زندگی کی جیتی جاگتی چلتی پھرتی تصویر کھینچتا ہے۔

(۲) ہندوستان کے ادیبوں میں مختصر افسانہ پریم چند کا حصہ ہے۔ وہ متفقہ طور پر اس فن کے بادشاہ تسلیم کئے جا چکے ہیں۔

(۳) پریم چند نے ترقی پذیر طبیعت پائی تھی۔ وہ اپنے فن میں یکے بعد دیگرے مدارج کمال کو طے کر رہے تھے۔ ان کا ہر نقش ثانی نقش اول سے بہتر ہوتا تھا۔

(۴) زادِ راہ پریم چند کے افسانوں کا نقش آخر ہے۔ یہ اس زمانے کی تصنیف ہے جب ان کا ذہن زندگی کے نشیب و فراز سے آشنا ہو کر دنیا کے گرم و سرد کا مزا چکھ کر پختہ کار ہو چکا تھا۔ ان کا اسلوب بیان منجھتے منجھتے صاف سادہ سلیس اور ہموار ہو گیا تھا۔ اس لئے ان کی ادبی کوششوں کا ماحصل ان کے فنی کمالات کا نچوڑ یہی ڈھائی سو صفحے کی کتاب ہے جسے "زادِ راہ" کہتے ہیں۔ زادِ راہ اتنا مقبول ہوا ہے کہ پہلا ایڈیشن ختم ہو چکا۔ اور دوسرا ایڈیشن قریب ہے کہ ختم ہو جائے۔

حجم ۲۵۰ صفحے۔ لکھائی چھپائی، کاغذ نفیس۔ قیمت مجلد صرف ایک روپیہ (عہ)۔

دنیائے تبسم

(از شوکت تھانوی)

حالی پبلشنگ ہاؤس دہلی کی کتاب دنیائے تبسم پر معزز معاصرین کی رائے

رسالہ جامعہ — "دنیائے تبسم" از حضرت شوکت تھانوی حجم ۲۱۶ صفحات۔ تقطیع ۲۰×۳۰/۱۶ لکھائی چھپائی اچھی، کاغذ معمولی، قیمت عہ۔ شائع کردہ حالی پبلشنگ ہاؤس کتاب گھر دہلی۔

حضرت شوکت تھانوی کے مزاحیہ مضامین دنیائے اردو میں بہت مقبول ہیں۔ یہ نیا مجموعہ سلسلہ تبسم کی ایک نئی کڑی ہے۔ جو لوگ طوفان تبسم وغیرہ پڑھ چکے ہیں۔ انہیں "دنیائے تبسم" کے پڑھنے سے یہ اندازہ ہوگا کہ مصنف کا آرٹ برابر ترقی کر رہا ہے۔ ظرافت کے پردے میں ہندوستانی معاشرت پر تنقید کرنے کا جو طریقہ شوکت صاحب نے نکالا ہے اس میں انہیں اپنے معاصروں سے زیادہ کامیابی ہوئی ہے۔ طنز کی تلخی کو وہ خوش طبعی کی شیرینی سے اس قدر کم کر دیتے ہیں کہ وہ آسانی کے ساتھ حلق سے اتر جاتی ہے۔ اور پورا اثر کرتی ہے۔ مبالغہ کے برتنے کا انہیں خاصا سلیقہ ہے۔ ان کا مبالغہ حقیقت کے خط و خال کو مٹنے نہیں دیتا۔ صرف اس کے مضحک پہلو کو نمایاں کر دیتا ہے۔ "مقروض"، "لکھنؤ کانگریس سیشن"، "مرحومہ"، "اختلاج" اس مجموعہ کے سب سے کامیاب مضامین ہیں۔ عبارت کی روانی، طرز بیان کی دل آویزی -

ہے مگر شگفتگی اور بے تصنع شوخی سے کوئی مضمون خالی نہیں اور مجموعی طور پر یہ کتاب شوکت صاحب کی بہترین تصانیف میں شمار کی جا سکتی ہے۔ جناب رشید احمد صدیقی کے مقدمہ نے جس میں متانت اور ظرافت آپس میں آنکھ مچولی کھیلتی ہیں، کتاب کے لطف میں اور بھی اضافہ کر دیا ہے۔ (رسالہ جامعہ)۔

تیج ویکلی دہلی۔ جناب شوکت تھانوی ان چند مزاحیہ نگاروں میں ہیں جو باوجود بہت لکھنے کے جدت طرازی کو ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ "دنیائے تبسم" شوکت صاحب کے تازہ ترین مضامین کا مجموعہ ہے اور ہر مضمون مزاح نگاری کے اعلیٰ معیار پر پورا اترتا ہے۔ حالی پبلشنگ ہاؤس دہلی کے منتظمین ملک کے سامنے جدید اور ترقی پسند لٹریچر کو دیدہ زیب پیش کرنے میں اس قلیل عرصہ میں کافی شہرت حاصل کر چکے ہیں۔ اس مجموعہ کو نہایت عمدہ کاغذ پر شائع کیا گیا ہے اور سرورق ولایت کی عمدہ کتابوں کی طرح فن لطیفہ کا نادر نمونہ ہے۔ قیمت صرف سوا روپیہ (عہ) کاغذ اور کتاب کے حجم کو دیکھتے ہوئے قیمت کم ہے۔
(تیج ویکلی)

دنیائے تبسم

(شوکت تھانوی کا تازہ ترین شاہکار)

شوکت تھانوی ادب لطیف اور ظرافت لطیف کے اس وقت ہندوستان میں ایک بہت کامیاب ادیب ہیں۔ روتوں کو ہنسانے اور رنجیدہ طبیعتوں میں زندہ دلی کی لہریں دوڑا دینے والے۔ ان کی ظرافت میں ستھرائی ہے، لطافت ہے اور زندگی۔

ہر شخص کی زندگی کا راز زیادہ خوش رہنا ہے۔ اور اگر خوشی کے چند لمحے نصیب نہ ہوں تو پھر وہ جلدی بوڑھا ہو جاتا ہے۔ اس مصیبت سے بچنے کے لئے تفریحات کے سلسلہ میں "دنیائے تبسم" کی ضرور سیر کیجئے۔ آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ ہنسی کی دنیا میں کیسے کیسے دل فریب و دل آویز نظارے موجود ہیں۔ لکھائی چھپائی عمدہ۔ سرورق دیدہ زیب۔ قیمت ایک روپیہ چار آنہ عہر

مجنوں کے افسانے

از

(مجنوں گورکھپوری)

مجنوں گورکھپوری انگریزی افسانہ نگار ہارڈی سے بہت زیادہ متاثر ہوئے ہیں جس کا ان کو خود اعتراف ہے۔ ان کے پیش نظر زندگی کے بہت سے وہ راز ہیں جن کا انکشاف اب تک نہ ہو سکا۔ خیر و شر کا تصادم، جبر و اختیار کے حدود، زندگی اور موت یہی وہ سوالات ہیں جن کے جواب کی جستجو نے انہیں ایسی چیزیں لکھنے پر مجبور کیا۔ جو عام لوگوں کے یہاں نہیں پائی جاتیں۔ اخلاق اور

محبت کے وہ نازک مسائل جن کو چھیڑنا لوگ مناسب نہیں سمجھتے مجنوں کے خاص موضوع ہیں۔ ان کا ہر افسانہ محبت کے جذبات سے لبریز ہے۔

مجنوں نے افسانوں کے لئے ایک مخصوص طرزِ تحریر بنالیا ہے جس میں اثر کا عنصر زیادہ موجود ہے اچھے اشعار لکھکر وہ اثر کو بے حد بڑھا دیتے ہیں۔

مجنوں محسوسات قلب کو نہایت صاف اور سادہ الفاظ میں بیان کرسکتے ہیں۔ زبان رواں ہے لیکن افسانہ اس سے بھی زیادہ رواں ہوتا ہے۔

اس مجموعہ میں جتنے افسانے شامل ہیں اُن میں سے تین کو چھوڑکر باقی سب ۱۹۲۴ء سے پہلے کے لکھے ہوئے ہیں۔ اور ایسے زمانے کی یادگار ہیں جبکہ مجنوں صاحب کا ادبی نشہ عروج پر تھا۔ ان میں سے بعض افسانے تو واقعی بہترین کارنامے کہے جانے کے مستحق ہیں۔

افسانہ نویسی کا فن جس قدر عام ہے اسی قدر مشکل بھی ہے لیکن اس کا خوشی کے ساتھ اعتراف کیا جاتا ہے کہ مجنوں صاحب نے ان دشواریوں پر بڑی حد تک قابو پالیا ہے۔ اور وہ ہندوستان کے موجودہ چند اچھے افسانہ نویسوں میں شمار کئے جاسکتے ہیں۔ قیمت صرف بارہ آنہ (۱۲؍)۔

ماہِ درخشاں

از

(بیگم مرزا احمد علی)

ماہ درخشاں ایک معاشرتی ناول ہے۔ جو تمام لوازم کے لحاظ سے پوری طرح کامیاب ہے اور آپ کو یہ معلوم کرکے حیرت ہوگی کہ ایک خاتون کی طبع زاد تصنیف ہے۔ واقعی بیگم مرزا احمد علی مبارکباد کی مستحق ہیں کہ انہوں نے اتنا کارآمد اور کامیاب ناول لکھا۔ اس ناول کا مقصد اسلام کی صداقت اور عظمت کا سکہ ناظرین کے دلوں پر بٹھانا ہے۔ پلاٹ میں اتنی رنگینی رکھی ہے اور عشق و محبت کی ایسی چاشنی دی ہے کہ یہ وعظ و نصیحت کسی طرح طبیعت پر بار نہیں گذرتی۔ سرورق نہایت خوبصورت ۳۴۴ صفحات قیمت مجلد عؔار

مادرِ ہند سپوت سیریز

دنیا کی جتنی زندہ قومیں ہیں ان میں قومی رہنماؤں اور ملک کے خادموں کی یاد مختلف طریقوں سے تازہ رکھی جاتی ہے۔ ان کے مجسمے نصب کئے جاتے ہیں۔ ان کی پیدائش یا موت کے دنوں کو سالانہ منایا جاتا ہے ان کی سوانح عمریاں شائع کی جاتی ہیں۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ آخرالذکر طریقہ ہی سب سے بہتر ہے کیونکہ اپنے قومی بزرگوں کی زندگی کے حالات، ان کے کارناموں اور قربانیوں سے عوام کو روشناس کرانا نہ صرف ان کی یاد کو تازہ کرنا ہے بلکہ اپنے ملک کی ایک بڑی خدمت ہے۔ دنیا کے ہر بڑے انسان کی زندگی اپنے اندر ہمارے لئے زبردست سبق رکھتی ہے اور اس کا تذکرہ ضروری ہے۔ تاکہ ہم ہمارے نوجوانوں کو

لئے ایک مشعل کا کام دے۔ اور ان کو بھی اپنے ملک اور قوم کی خدمت کی ترغیب ہو۔

تعلیم کی کمی کی وجہ سے ہندوستان کی ایک بدقسمتی یہ بھی ہے کہ ہمارے عوام اپنے ملک کی بڑی ہستیوں سے بالکل ناواقف ہیں۔ مگر اس سے زیادہ افسوسناک واقعہ یہ ہے کہ اکثر تعلیم یافتہ ہندوستانی بھی اپنے قومی رہنماؤں کے حالات زندگی سے بے خبر ہیں۔ اس کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ اب تک عوام کے لئے ایسی کتابیں موجود نہیں ہیں جو آسان زبان اور عام فہم انداز میں ہمارے سیاسی لیڈروں، مصلحوں، عالموں، شاعروں، ادیبوں، اور دوسرے زبردست ہندوستانیوں کی سوانح حیات پیش کریں۔ اس کمی کو دور کرنے کے لئے حالی پبلشنگ ھاؤس دھلی نے چھوٹی چھوٹی کتابوں کا ایک سلسلہ "مادر ہند کے سپوت" کے نام سے شروع کیا ہے۔ اس سلسلہ میں بلا کسی تفریق کے ہندوستان کی تمام بڑی ہستیوں کے حالات زندگی شائع کئے جائیں گے۔ مولانا محمد علی کی سوانح حیات اس سلسلہ کی پہلی کڑی ہے۔ اس کے علاوہ سرسید اور علامہ اقبال کے مختصر حالات بھی شائع کئے ہیں۔

اسی سلسلہ میں جلد شائع ہونے والی کتابیں، مہاتما گاندھی۔ پنڈت جواہرلال نہرو اور ڈاکٹر انصاری پر ہوں گی۔ اور ہمیں امید ہے کہ یہ قومی سلسلہ ملک میں مقبول ہوگا۔

اس کے علاوہ مشاہیر عالم سیریز کا انتظام بھی ہو رہا ہے۔ جس میں سب سے پہلی کتاب مسولینی کی زندگی کے حالات ہیں جو حبشہ اور اٹلی کی جنگ کی روشنی میں لکھی گئی۔ اور شائع کی گئی۔

مولانا محمد علی

مولانا محمد علی مرحوم کی مختصر سوانح حیات، جو ایک نئے زاویہ نگاہ سے لکھی گئی ہے۔ اس کتاب کا ہر محب وطن ہندوستانی اور ہر نوجوان کو پڑھنا ضروری ہے۔ حالات زندگی ہر انسان کے لئے چراغ راہ کا کام دے گی، ہندوستانیوں اور ہندوستانی مسلمانوں کی قومی تشکیل میں مولانا مرحوم نے جو نمایاں حصہ لیا وہ محتاج بیان نہیں، ان کا عزم، ان کا استقلال ان کی وطن پرستی اور قوم پروری یہ سب وہ صفات ہیں جو ہمارے نوجوانوں کے لئے ہدایت اور نمونہ ثابت ہو سکتی ہیں۔ ان کی تمام زندگی قوم کی خدمت میں گزری، ہندوستان سے ان کی محبت کبھی کم نہ ہوئی۔ اور آخر دم تک وہ اس کی آزادی کے لئے کوشاں رہے کاش ہمارے اہل ملک ان کی زندگی کو ایک روشن مثال کی طرح پیش نظر رکھیں مصنفہ خواجہ احمد عباس۔ قیمت صرف پانچ آنے (۵/) ۔ (دوسرا ایڈیشن)

سرسید

تذکرہ سرسید اعظم اسی سیریز کی دوسری کتاب ہے۔ ملک اور قوم کے سب سے بڑے محسن تحریک علی گڑھ کے بانی مبانی کی زندگی کے مختصر حالات ہر ہندوستانی اور مسلمان کو اس کا پڑھنا لازمی ہے۔ از انصار الحق ہاروتی۔ قیمت صرف پانچ آنے (۵/) ۔

یا محنت مزدوری کی نذر ہو جاتا ہے۔ اور بڑے ہو کر ان کو پڑھنے لکھنے کا شوق ہوتا ہے۔ اور اپنے آپ کو عجیب کشمکش میں پاتے ہیں۔ اول تو پیٹ کے دھندوں سے اتنی مہلت ہی نہیں ملتی کہ باقاعدہ مدرسوں میں داخل ہوں اور امتحان کی دشوار گذار گھاٹیوں سے گذر کر لڑھکتے پڑھکتے کہیں سالوں میں منزل مقصود تک پہنچیں۔ دوسرے بچوں کے ساتھ بیٹھ کر "الف سے آم اور ب سے بکری" پڑھتے ہوئے ان کو شرم بھی آتی ہے۔ اور دھر لوگ بھی مذاق اڑاتے ہیں کہ میاں سینگ کٹا کر بچھڑوں میں داخل ہوتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے۔ "ارے کہیں بڈھے طوطے بھی پڑھتے ہیں"

خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ہندوستان میں دور جدید کا آغاز ہوا ہے۔ اور ان بوڑھے طوطوں کے پڑھانے کی طرف خاص طور پر توجہ کی جا رہی ہے۔ جا بجا شبینہ مدارس۔ سحری اور عصری جماعتیں کھل رہی ہیں۔ ظاہر ہے کہ بچوں اور بالغوں کا نصاب تعلیم ایک نہیں ہو سکتا۔ دونوں کی ذہنی کیفیات میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے اس کے مشاہدات کی دنیا محدود ہوتی ہے۔ اور اس کی وسیع۔ وہ صرف گرد و پیش کی چیزوں کو دیکھ سکتا ہے۔ یا ان کے برے یا بھلے اثرات کا بھی کچھ نہ کچھ تجربہ رکھتا ہے۔ ضرورت تھی کہ بالغوں کے لئے جو نصاب بنایا جائے اس میں نوشت و خواند کی معمولی تعلیم کے علاوہ اخلاقی تعلیم کا بھی ایک عنصر ہو۔ سماج کی خرابیوں۔ اقتصادی دشواریوں، شہری حقوق اور انسانی فرائض کے متعلق بھی معلومات بہم پہنچائی جائیں۔ یہ سلسلہ ہم نے ان ہی ضرورتوں کو پیش نظر رکھ کر شروع کیا ہے۔

نفسیات کے ماہرین جانتے ہیں کہ براہ راست نصیحت کرنے کا اثر انسانی دل و دماغ پر کچھ زیادہ نہیں ہوتا۔ ہاں اگر اس حقیقت کو قصے کہانی کے پیرایہ میں بیان کر دیا جائے تو بہت سی گم گشتہ راہ طبیعتیں راہ راست پر آجاتی ہیں۔

ہم نے دیہاتی دنیا کی فلاح و بہبود کی باتیں کہانیوں کے ذریعہ سے ادا کی ہیں۔ خدا کرے کہ یہ سلسلہ مقبول خلائق ہو اور ہندوستان کے صوبوں اور ریاستوں کے محکمہ تعلیم کے ارباب حل و عقد اس کو منظور کرکے اپنے اپنے مدارس میں داخل کریں۔ سفری کتب خانوں میں رکھیں اور انعامی کتابوں کے طور پر طالب علموں کو دیں۔

بالغوں کی تعلیم پر آسان زبان میں کتابوں کا سلسلہ

شریا ہٹ اور دو ڈرامے

(مرتبہ آغا محمد اشرف صاحب ایم۔ اے)

تعلیم بالغان پر ایک مختصر مگر بے مثل کتاب۔ اردو میں اس قسم کی پہلی کتاب ہے۔ سرورق خاص طور سے تعلیم بالغان کو مد نظر رکھتے ہوئے دہلی کے مشہور آرٹسٹ سے بنوایا گیا ہے

قیمت صرف چار آنہ (۴ر)

ڈاکٹر صاحب

(از آغا محمد اشرف صاحب ایم-اے)

اس کہانی میں بتایا ہے کہ ایک ڈاکٹر صاحب نے کس طرح عزت گر میں بالغوں کے لئے اسکول کھولا اور آہستہ آہستہ سارے گاؤں کی کایا پلٹ دی۔ تصویریں بھی دی گئی ہیں۔ قیمت صرف چار آنہ (۴/)

دیو مالا

(از سید ابن حسن صاحب جارچوی-ایم-اے بی-ٹی)

دنیا کے سیاسی معاشرتی اور سماجی مسائل پر نہایت خوبی سے دیوؤں کی زبانی روشنی ڈالی گئی ہے کتاب اس قدر دلچسپ ہے کہ شروع سے آخر تک ختم کئے بغیر نہیں رہا جاتا۔ قیمت چار آنہ (۴/)۔

نئی ایجادیں

آسان زبان میں دنیا کی نئی اور حیرت انگیز ایجادات کا ذکر ہے، اس کتاب کا مقصد یہ ہے کہ ہندوستان کے دیہاتی علاقہ کے لوگ دنیا کی ترقیوں سے واقف ہو جائیں۔ قیمت ۴ آنے (۴/)۔

آسان زراعت

زراعت پر بہت ہی اچھے انداز میں سہل اور آسانی سے سمجھ میں آنے والے انداز میں مختصر مگر مفید اور جامع کتاب۔ (زیر طبع)

زیر طبع

مسافر کی ڈائری

(سفر نامہ خواجہ احمد عباس)

چین اور جاپان (جنگ کے دوران میں- نیویارک- واشنگٹن- انگلستان- فرانس- جرمنی- ترکی و ایران وغیرہ ملکوں کے سیاسی معاشرتی تمدنی اور اقتصادی حالات پر ایک نہایت دلچسپ انداز میں تبصرہ (عنقریب شائع ہوگی) علامہ اقبال- مہاتما گاندھی- جواہر لال نہرو- مصطفےٰ کمال وغیرہ- (زیر طبع)

ان کے علاوہ اور بھی کئی مفید کتابیں زیر طبع ہیں۔

ڈاکٹر جان گلکرسٹ

پیدائش ۱۷۵۹ء　　وفات ۱۸۴۱ء

(آپ کی تصویر حاصل کرنے کے لئے کلکتہ میں کافی کوشش کی گئی۔ افسوس دستیاب نہ ہو سکی)۔

ڈاکٹر جان گلکرسٹ جو انیسویں صدی کے شروع میں فورٹ ولیم کالج کلکتہ کے ناظم اعلیٰ تھے نثر اردو کے مربی (باپا) کہلائے جانے کے فی الحقیقت مستحق ہیں۔ انہیں کی ان تھک کوششوں سے ملک کی دیسی زبان یعنی اردو مکمل ہو کر سرکاری زبان بننے کے لائق ہوئی اور اس میں اتنی صلاحیت پیدا ہو گئی کہ تھوڑے ہی عرصہ میں فارسی کی جگہ وہ سرکاری اور درباری زبان قرار پائی۔ ڈاکٹر موصوف اسکاٹ لینڈ کے باشندے تھے۔ سنہ ۱۷۵۹ء میں بمقام ایڈنبرا پیدا ہوئے۔ جارج ہیرٹ کی درسگاہ میں جو اسی شہر میں واقع تھی تعلیم پائی۔ ۱۷۸۲ء میں ایسٹ انڈیا کمپنی کی ملازمت میں بحیثیت ڈاکٹر داخل ہوئے، ابتداہی سے یہ خیال ان کے دل میں راسخ تھا کہ انگریزی افسروں کو فارسی پڑھنے کی اس قدر ضرورت نہیں (جیسا کہ اس وقت دستور تھا) جس قدر کہ ملک کی دیسی زبانوں علی الخصوص زبان ہندوستانی کی ہے۔ جو اس وقت ہر طبقہ کے اشخاص سے میل جول کے لئے سب سے زیادہ مشہور زبان سمجھی جاتی تھی گلکرسٹ نے خود اس معاملہ میں سبقت کی۔ ان کی نسبت لکھا ہے کہ وہ ہندوستانی کپڑے پہن کر ان مقامات میں جہاں اردو بہت صحیح اور بامحاورہ بولی جاتی تھی برابر گھوما کرتے تھے، ان کی کامیابی کو دیکھ کر دیگر ملازمین کمپنی کے دل میں بھی اردو پڑھنے کا شوق پیدا ہوا یہاں تک کہ انگریزوں میں اردو پڑھنے کا رواج اسی وقت سے ہو گیا۔ لارڈ ولیسلی جو اس وقت گورنر جنرل تھے اس تجویز کی اہمیت اور ضرورت پر نظر کر کے اور گلکرسٹ کے مفید کاموں کے عمدہ نتائج کو دیکھ کر ان کو مالی امداد بھی بہت دی اور فورٹ ولیم کالج کا افسر اعلیٰ مقرر کر دیا۔ یہ کالج ۱۸۰۰ء میں اس غرض سے قائم ہوا تھا کہ اس میں کمپنی کے انگریزی ملازمین کو ملک کی دیسی زبانوں میں تعلیم دی جائے، گلکرسٹ عرصہ تک اپنی جگہ پر نہ رہ سکے، علالت کی وجہ سے مستعفی ہو کر ۱۸۰۴ء میں پنشن لے کر ولایت چلے گئے، زبان اردو سے ان کو اس قدر عشق تھا کہ ایڈنبرا میں ۱۸۱۶ء تک قیام کر کے لندن آ گئے، جہاں امیدواران انڈین سروس کو وہ مشرقی زبانوں میں پرائیویٹ طریق پر تعلیم دیا کرتے تھے، ۱۸۱۸ء میں وہ اورینٹل انسٹی ٹیوشن میں زبان اردو کے پروفیسر مقرر ہو گئے۔ جس کو اس سال ایسٹ انڈیا کمپنی نے لندن میں قائم کیا تھا۔ مگر ۱۸۲۵ء میں بند ہو گیا۔ اس کے بند ہونے کے بعد بھی وہ تقریباً سال بھر تک شائقین زبان کو پرائیویٹ طور پر اردو پڑھاتے رہے، ڈاکٹر گلکرسٹ کا انتقال ۸۲ برس کی عمر میں بمقام پیرس ۱۸۴۱ء میں ہوا۔ وہ بہت سی کتب متعلقہ زبان ہندوستانی کے مصنف ہیں۔ ڈاکٹر گلکرسٹ ہی کے انتظام اور ماتحتی میں ایک جماعت ہندوستانیوں کی کالج میں قائم ہو گئی تھی جنہوں نے نہ صرف انگریزوں کے پڑھنے کے واسطے درسی کتابیں بلکہ زبان اردو و ہندی میں مستقل تصانیف نہایت اعلیٰ درجہ کی تصنیف کیں، سلطنت مغلیہ کی تباہی کے بعد بعض مشہور اہل قلم اپنا وطن چھوڑ کر ڈاکٹر گلکرسٹ کی شہرت اور فیاضی کا شہرہ سن کر کلکتہ پہنچ گئے تھے، انہوں نے ان سب کو نیز اکثر کلکتہ کے لوگوں کو اپنے کالج میں خوشی سے جگہ دی، ڈاکٹر گلکرسٹ کے ساتھ بعض اور مشہور افسران مثلاً کپتان ٹیلر، ڈاکٹر ہنٹر وغیرہ کی خدمات بھی ضرور قابل تعریف ہیں۔ ڈاکٹر گلکرسٹ کے زمانہ میں مشہور ہندوستانی اہل قلم جو کالج میں جمع ہو گئے تھے حسب ذیل ہیں میر امن دہلوی۔ حیدر بخش حیدری۔ شیر علی افسوس۔ کاظم علی جوان۔ للو لال جی۔ نہال چند۔ اکرام علی۔ مظہر علی خاں ولا۔ مرزا علی لطف۔ سید محمد بشیر۔ اور مداری لال گجراتی وغیرہ۔

اردو زبان کے محسنِ اعظم

پچھلے تیس سال میں اردو زبان و ادب نے جس قدر تیزی سے ترقی کی ہے اس
مثال دنیا کی تاریخ میں دکھائی نہیں دیتی۔ سب جانتے ہیں کہ اس ترقی کا اندا سے اعلیٰ
حضرت خسرو دکن ادام اللہ فیوضہم کی قدر دانی اور فیض رسانی پر منحصر ہے۔ سلاطین مغلیہ
کے بعد مغربی تہذیب و تمدن کے مقابلے میں ہندوستان کے قومی تہذیب و تمدن اور
قومی زبان کی حمایت و سرپرستی سلاطین دکن کے حصہ میں آئی۔ خصوصاً سلطان العلوم
آصف جاہ سابع نے تو زبان و ادب کے حق میں مسیحائی کر دکھائی۔ ایک جامعہ
عثمانیہ کا قیام ہی وہ کارنامہ ہے جو اردو کی تاریخ میں آب زر سے لکھا جائے گا۔ اس کے
علاوہ ہندوستان میں اس سرے سے اس سرے تک جتنے اشخاص اور ادارے اردو کی حفاظت
اور ترقی کی کوشش کر رہے ہیں سب کے سب اعلیحضرت کے چشمہ فیض سے سیراب ہیں۔ خدا
سے دعا ہے کہ اعلیحضرت کو ہماری قوم کے سر پر قائم رکھے تاکہ اس ذات والا صفات کے فیض
سے ہماری قومی زبان جس طرح اب ہندوستان کی سب سے ترقی یافتہ زبان ہے اسی
کل دنیا کی ترقی یافتہ زبانوں کا مقابلہ کر سکے۔

زادِ راہ
از منشی پریم چند آنجہانی
یہ وہ افسانے ہیں جو منشی پریم چند نے اپنی زندگی کے آخری زمانے میں لکھے تھے۔
منشی پریم چند کے پایہ کا ادیب اور مصنف کسی ملک میں صدیوں ہی میں پیدا ہوتا ہے۔ پریم چند کی تصانیف گویا ملک کی ذہنی۔ سماجی اور اقتصادی حالت کا آئینہ ہیں اور "زادِ راہ" اس فاضل مصنف اور بہترین افسانہ نگار کے کمال کا آخری اور بہترین نمونہ۔ ادب میں پریم چند کی روح ہمیشہ عروج کی طرف اُڑتی رہی۔ یہی وجہ ہے کہ ان کا ہر نقش ثانی نقش اول سے بہتر ہوتا تھا۔ "زادِ راہ" منشی صاحب کے فنی کمالات کا نچوڑ ہے
قیمت مجلد ایک روپیہ
فہرست کتب مفت منگائیے
حالی پبلشنگ ہاؤس کتاب گھر دہلی

اردو زبان کے پانچ رکن
مولوی محمد حسین آزاد
خواجہ الطاف حسین حالی
سرسید
مولوی نذیر احمد
مولانا شبلی نعمانی
جملہ حقوق محفوظ
حالی پبلشنگ ہاؤس کتاب گھر دہلی
مرتبہ سید زوار حسین

اردو زبان کے پانچ رکن

آنریبل ڈاکٹر سر سید احمد خاں صاحب رح

پیدائش ۱۸۱۷ء — وفات ۱۸۹۸ء

آنریبل ڈاکٹر سر سید احمد خاں ۱۷ اکتوبر ۱۸۱۷ء حویلی بہرام خاں وزیر (نزد بہرام خاں) دلی میں پیدا ہوئے، علوم مشرقی، فارسی و عربی کی تعلیم کے بعد ۲۲ سال کی عمر میں عدالت صدر امینی دہلی کے سررشتہ دار مقرر ہوئے، کچھ دنوں بعد کمشنری آگرہ کے نائب منشی کے عہدہ پر مامور رہے۔ ۲۴ دسمبر ۱۸۴۱ء میں مین پوری کے منصف ہو گئے۔

۱۸۴۲ء میں بہادر شاہ نے جواد الدولہ عارف جنگ کا خطاب عطا کیا۔ ۱۸۵۸ء میں مراد آباد، علی گڑھ اور بنارس کی سب ججی کی خدمات انجام دیں۔ یکم اپریل ۱۸۶۹ء کو بنارس چھوڑ کر ولایت کا سفر اختیار کیا۔

۶ اگست ۱۸۶۹ء کو گورنمنٹ انگریزی سے سی۔ ایس۔ آئی کا خطاب اور تمغہ عطا ہوا۔ ۲۴ مئی ۱۸۷۵ء کو مدرسۃ العلوم علی گڑھ کی بنیاد ڈالی۔ ۱۸۷۶ء میں نہایت نیک نامی اور عزت کے ساتھ پنشن لی اور اپنے آپ کو قومی خدمات کے لئے وقف کر دیا۔ غدر ۱۸۵۷ء کے بعد اردو زبان میں جو انقلاب پیدا ہو اور انگریزی لٹریچر کا جو پرتو اس پر پڑا وہ سر سید مرحوم کی جدت طبع اور سعی بلیغ کا نتیجہ تھا۔ اس لئے جدید علم ادب کا سہرا آپ ہی کے سر رہا۔ اردو لٹریچر کو جو بروقت طرح طرح کی امداد پہنچائی ہے اس لحاظ سے آپ کو فادر آف اردو کہا جاتا ہے۔ سر سید مرحوم نے مدرسۃ العلوم علی گڑھ کے اجرا سے ملک اور قوم کو جو فائدہ پہنچایا ہے اس کے احسانات سے آئندہ نسلیں سبکدوش نہیں ہو سکتیں اور اس عرصہ میں قوم نے جو ترقی کی وہ اظہر من الشمس ہے۔

قوم اور ملک کی بدنصیبی سے اکیاسی برس کی عمر میں سر سید رح نے ۲۷ مارچ ۱۸۹۸ء بمقام علی گڑھ رحلت فرمائی۔ اور مدرسۃ العلوم علی گڑھ (کالج) کی مسجد کے بیرونی حصہ میں دفن ہوئے اور قوم کی کشتی کو جو کس مپرسی اور ذلت کے سمندر میں غوطے کھا رہی تھی پار کرنے کے لئے مدرسۃ العلوم علی گڑھ کی ملاحی بطور یادگار چھوڑ گئے، دہلی کے مشہور اور قدیم فوٹوگرافر "ایسٹرن آرٹ اینڈ فوٹو کمپنی" کے یہاں سے آپ کی بہت ہی پرانی تصویر ملی ہے۔

سر سید کے پروگرام کی کامیابی کا راز درحقیقت اس جذبۂ ایثار میں مضمر ہے جس نے ان کی تمام زندگی کو قومی خدمات کے لئے وقف کر دیا۔ ابتدائی عمر میں تصنیف و تالیف کے شوق نے ان کو چین نہ لینے دیا اور ان کی عمر کا آخری حصہ علی گڑھ کی خدمت میں بسر ہوا جس کی خاطر انہوں نے جان و مال سب کچھ قربان کر دیا۔ مولانا الطاف حسین حالی نے سر سید کی بیشتر ذاتی صفات کو اپنے مخصوص انداز میں حسب ذیل شعر میں بیان کیا ہے ؎

بہت لگتا ہے دل صحبت میں اس کی ٭ وہ اپنی ذات سے اک انجمن ہے

تصانیف سرسیّد علیہ الرحمۃ

تفسیر القرآن

سرسید احمد خاں مرحوم نے یہ دیکھ کر کہ نئے مغربی علوم کی ترقی، انکار خدا، اور بیگانگی مذہب کو پھیلا رہی ہے، قرآن مجید کی یہ تفسیر لکھی تھی، اس تفسیر کے صدہا مقامات ہیں جن سے آج سرسید کے مخالف دینی مخالفین بھی آریوں اور عیسائیوں کے مقابلہ میں استفادہ کر رہے ہیں (سات حصے) قیمت مکمل انیس روپے ۱۹ ۔

خطبات احمدیہ

یہ وہ معرکۃ الآرا کتاب ہے جو سر ولیم میور کی کتاب لائف آف محمدؐ کے جواب میں لکھی گئی ہے۔ قیمت تین روپے (للعہ)۔

تہذیب الاخلاق

سرسید اعظم کے مختلف قومی واصلاحی مضامین کا مجموعہ (۳ حصے) قیمت نو روپے آٹھ آنے للعہ

خطوط سرسید

وہ خطوط جو نواب محسن الملک، وقار الملک، حالی اور آزاد وغیرہ کو لکھے گئے، مرتبہ سر راس مسعود قیمت تین روپے (للعہ)۔

انتخاب مضامین

سرسید کے مضامین کا انتخاب جو کورس میں داخل ہے۔ قیمت بارہ آنہ (۱۲/)۔

مکمل مجموعہ لیکچرز و اسپیچز

سرسید احمد خاں مرحوم کی مختلف تقریروں اور خطبات کا مجموعہ۔ قیمت تین روپے آٹھ آنہ (سے)۔

آخری مضامین سرسید

سرسید مرحوم کے بقیہ مضامین کا مجموعہ جو شائع ہونے سے رہ گیا تھا۔ قیمت سوا روپیہ (عہ)۔

	قیمت
النظر فی بعض المسائل	عہ
قصہ اصحاب کہف	۸/
جواب امہات المومنین	۶/
سفرنامہ پنجاب	۱۲/
نادان خدا پرست	۱/
احکام طعام	۱/
انشاء اللہ	۱/
سیرۃ فریدیہ	۱/
اسباب بغاوت ہند	۱/
ازالۃ الغین	۱/

شمس العلماء مولوی محمد حسین صاحب آزاد

پیدائش ۱۸۲۹ء وفات ۱۹۱۰ء

مولوی محمد حسین آزاد ۱۸۲۹ء میں بمقام دہلی پیدا ہوئے۔ ان کے والد مولوی محمد باقر حضرت ذوق کے دلی دوست تھے۔ اسی وجہ سے آزاد کی ابتدائی تعلیم استاد ذوق کے سایۂ عاطفت میں ہوئی۔ انہیں کی بارگ

صحبت میں انھوں نے شعرگوئی اور فن عروض سیکھا۔ آزاد اورنٹیل کالج دہلی کے تعلیم یافتہ تھے۔ ذوق کے ساتھ یہ بڑے بڑے مشاعروں میں شریک ہوتے اور بڑے بڑے شعرا سے روشناس ہوتے تھے۔ غدر ۱۸۵۷ء کے بعد جب مسٹر ٹیلر پرنسپل دہلی کالج کے قتل پر آپ کے والد مارے گئے تو آپ نے اپنے قدیمی وطن کو خیرباد کہا اور حیدرآباد دکن چلے گئے۔ کچھ دنوں بعد ۱۸۶۴ء میں لاہور پہنچے۔ اور وہاں سررشتۂ تعلیم کے دفتر میں پندرہ روپے ماہانہ کی جگہ پر مامور ہوئے۔ ۱۸۶۹ء میں کابل اور بدخشاں گئے۔ وہاں سے واپس آنے پر گورنمنٹ کالج لاہور کے عربی پروفیسر مقرر ہوگئے۔ ۱۸۸۷ء میں ملکہ وکٹوریہ کی جوبلی کے موقع پر ان کی قابلیت کے صلہ میں ان کو شمس العلماء کا خطاب عطا ہوا۔ ۱۸۸۹ء میں آپ کا دماغ معطل ہوگیا۔ اور کچھ جنون کے آثار نمایاں ہوگئے تھے۔ ۲۲ جنوری ۱۹۱۰ء کو آپ نے رحلت کی اور لاہور میں دفن کئے گئے۔

اردو نثرنگاروں میں آزاد کی ایک بہت وقیع اور بہت نمایاں ہستی ہے۔ نظم و نثر میں آپ کا طرز جداگانہ ہے۔ آپ نے نثر میں وہ کمال دکھایا ہے جو آج تک کسی مصنف کو میسر نہیں ہوا۔ آب حیات اور نیرنگ خیال نے اہل قلم کو محو حیرت بنادیا ہے۔ آپ نے زبان اردو پر جس قدر احسانات کئے ہیں اس کی نظیر ناممکن ہے۔
آغا طاہر صاحب نبیرہ حضرت آزاد نے آپ کی تصویر مرحمت فرمائی۔

تصانیف مولوی محمد حسین آزاد

آب حیات

اردو کے ادیب اعظم مولوی محمد حسین آزاد کا شاہکار۔ اردو کہاں پیدا ہوئی۔ کیونکر بڑھی اور پھیلی۔ عہد بعہد اس میں کیا ترقیاں اور اصلاحیں ہوئیں۔ ہر عہد کے شعرا کا تذکرہ اور ان کے کلام پر تبصرہ، یہ کتاب نہیں ہے ادب و انشا کا اعجاز ہے، یہ کتاب اردو کی لاثانی تاریخ ہے۔ اور اردو کے ادیب پیدا کرنے میں اس کا بہت بڑا حصہ ہے۔ قیمت تین روپے (عہ)۔

مقدمہ آب حیات

آب حیات کا مقدمہ علیحدہ شائع کیا گیا ہے قیمت ایک روپیہ (عہ)۔

نیرنگ خیال

یہ کتاب حضرات آزاد کا وہ کارنامہ ہے، کہ اردو جس قدر بھی ناز کرے کم ہے۔ اس میں خیالی افسانوں اور خواب وغیرہ کے پردہ میں عمدہ اخلاقی نتائج نکالے ہیں کرنل ہالرائیڈ نے ان کو اس کتاب کے لکھنے کی ترغیب دی اور اس کا خاکہ تیار کر دیا تھا۔ مگر یہ بڑی قابل تعریف بات ہے کہ مولانا آزاد باوجود انگریزی نہ جاننے کے اس اتباع میں کامیاب ہوئے، یہ کتاب ان کے خاص طرز تحریر میں لکھی ہے۔ قیمت حصہ اول ۱۲ حصہ دوم ۱۲

دربار اکبری

یہ معہتم بالشان تصنیف اکبر بادشاہ کے عہد اور ان کے ارکین سلطنت کے حال میں ہے اس کتاب کی عبارت اپنے رنگ میں لاجواب ہے۔ اس کتاب میں عہد اکبری کی جیتی جاگتی تصویریں دکھائی گئی ہیں۔ قیمت پانچ روپے (صہ)۔

دیوان ذوق

اس کتاب کی ترتیب و تالیف سے مولانا آزاد نے ادب اردو کی بیش بہا خدمت انجام دی ہے۔ اور اپنے استاد کے کلام کو گمنامی سے بچالیا ہے۔ دیوان کے شروع میں ایک مختصر دیباچہ بھی ہے۔ قیمت دو روپے (ع۲)۔

نگارستان فارس

ہندوستان کے وسیع النظر انشاپرداز حضرت آزاد نے جہاں اردو کے شعرا کو زندۂ جاوید کیا وہاں فارسی کے مشاہیر شعرا کو بھی محروم نہیں رکھا خدائے سخن استاد رودکی سے لے کر نور العین۔ واقف لاہوری تک کے حالات زندگی کے مختلف واقعات ان کا منتخب کلام موتیوں کی طرح جڑ دیا ہے۔ قیمت تین روپے (سے)۔

سخندان فارس

حضرت آزاد نے پندرہ سال کی محنت شاقہ سے فارسی زبان کی مکمل تاریخ بہم پہنچائی ہے جس میں مختلف زبانوں کے مقابلے سے قوموں کے بچھڑے ہوئے باہمی رشتوں کا سراغ دکھائے ہیں، ژند۔ پہلوی۔ وری۔ سنسکرت کے الفاظ کا مقابلہ کر کے نتائج نکالے ہیں اور اپنے سفر ایران کے دلچسپ حالات بھی درج کئے ہیں بہت مفید اور ایک ذخیرۂ معلومات ہے۔ قیمت ڈھائی روپے

آموزگار پارسی

اس میں گفتگو کے طریقے۔ آداب نشست برخاست غرضکہ فارسی والوں کی زندگی اس کوزہ میں بند کر دی ہے۔ اور کوئی موقع باکل ایسا نہیں جو انسان کو پیش آئے اور اس کا ذکر اس کتاب میں نہ ہو۔ قیمت ۱۲ر

قند پارسی

اگر آپ فارسی بولنی چاہیں تو اس کو ایک دفعہ دیکھ لیجئے۔ خوب فارسی بولنے لگیں گے۔ قیمت دس آنہ (۱۰ر)۔

لغت آزاد

اردو کے تمام الفاظ۔ ان کے ساتھ ان کی بامحاورہ فارسی۔ طالبعلموں اور مدرسوں کے لئے نایاب تحفہ ہے۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ عہ

تذکرۂ علماء

ہندوستان کے چالیس مشاہیر علماء کا تذکرہ جو اپنے اپنے وقت میں ممتاز عالم تھے۔ قیمت پانچ آنہ (۵ر)۔

کائنات عرب

عرب کے حالات۔ جغرافیہ۔ زبان اور طرز معاشرت کا بیان نہایت خوبی سے کیا ہے۔ قیمت چھ آنہ (۶ر)۔

سپاک نماک

آتش پرستوں کی مذہبی داستانیں عجیب انداز سے تحریر فرمائی ہیں۔ قیمت بارہ آنہ (۱۲ر)۔

فلسفۂ الٰہیات

حضرت آزاد حالات جذب میں روحانیت اور الٰہیات پر دو دو کتابیں تحریر فرما گئے ہیں کہ اردو میں بہتر نہ ہو سکیں گی، اس کتاب میں عقل بھی ہے فلسفہ بھی حکمت بھی ہے اور منطق بھی۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)

ڈرامہ اکبر

اس ڈرامہ میں جہانگیر اور نورجہاں کے حسن کے چرچے اور حسن و عشق کے راز عجیب انداز میں لکھے ہیں۔ قیمت ایک روپیہ

نصیحت کا کرن پھول

بچوں کی تعلیم و تربیت پر ایک دلآویز پُر تاثیر افسانہ۔ قیمت آٹھ آنہ (۸ر)۔

جانورستان

مولانا آزاد مرحوم نے پرندوں اور درندوں کے حالات بڑی آسان اور پیاری زبان میں لکھے ہیں۔ قیمت دس آنہ (۱۰ر)۔

سیر ایران

گھر بیٹھے ایران کی سیر کرنا چاہیں تو حضرت آزاد کا سفرنامہ ملاحظہ فرمائیں۔ کتاب پڑھتے پڑھتے انسان بھول جاتا ہے کہ ہم ایران میں بیٹھے ہیں یا ہندوستان میں۔ قیمت عہ

مکتوبات آزاد

مولانا محمد حسین آزاد کے خطوط کا مجموعہ۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)۔

شمس العلما مولانا خواجہ الطاف حسین صاحب حالیؔ

آپ کے حالات صفحہ ۵ پر ملاحظہ فرمائیے!

شمس العلما مولانا شبلی نعمانیؒ

پیدائش ۱۸۵۷ء　　وفات ۱۹۱۴ء

آپ ۱۸۵۷ء میں موضع بندول ضلع اعظم گڑھ میں پیدا ہوئے۔ اور اپنے والد شیخ حبیب اللہ کے سایۂ عاطفت میں تربیت پائی۔ ۱۸ سال کے قلیل عرصہ میں منطق، فلسفہ، ادب، فقہ، تفسیر، حدیث شریف وغیرہ حاصل کی۔ حصول تعلیم کے کچھ دن بعد دیوانی عدالت کے امین رہے اور سمیع اللہ خاں صاحب کی سفارش سے سرسید مرحوم نے آپ کو کالج کی پروفیسری پر فائز کیا۔ سولہ سال تک کالج کی خدمت نہایت خوبی سے انجام دی اور علمی دنیا میں ایسی شہرت عظیم حاصل کی جو فی زمانہ قابل رشک ہے۔ دوران پروفیسری میں آپ بلاد اسلامیہ قسطنطنیہ، مصر وغیرہ کتاب الفاروق کا مواد بہم پہنچانے کے لئے تشریف لے گئے، ۱۸۹۲ء میں سلطان ترکی نے تمغۂ مجیدی عنایت کیا اور ۱۸۹۴ء میں آپ کو شمس العلما کا خطاب گورنمنٹ برطانیہ سے عطا ہوا۔ اس وقت آپ کی عمر ۳۷ سال کی تھی۔

سرسید کی رحلت کے بعد ۱۸۹۸ء میں آپ کالج سے سبکدوش ہو کر حیدرآباد سلسلۂ آصفیہ میں مصنفین کے شعبہ میں مامور ہوئے۔ ایک عرصہ کے بعد لکھنؤ تشریف لے آئے اور وہاں قیام پذیر ہو کر ندوۃ العلما کی دینی خدمات میں مصروف ہوئے لیکن ۱۹۱۳ء میں لوگوں کی تنگ خیالی سے مجبور ہو کر ندوہ کو خیرباد کہا اور اعظم گڑھ میں آ کر دار المصنفین کی بنیاد ڈالی۔ آخری عمر میں تمام سلسلوں سے قطع تعلق کر کے سیرۃ نبوی کی تالیف و تصنیف میں مشغول ہوئے۔ افسوس ہے کہ زندگی نے وفا نہ کی اور سیرت ناتمام رہ گئی۔

۲۸ ذی الحجہ ۱۳۳۲ھ کو مرض اسہال میں مبتلا ہو کر اپنے قدیمی وطن میں رحلت فرمائی۔

مولانا شبلی نعمانی اپنے زمانہ کے مشہور ترین و قابل ترین بزرگوں میں تھے۔ اگر کوئی ایک شخص ایک شاعر، فلسفی، مورخ، ناقد، ماہر تعلیم، معلم، واعظ، ریفارمر، فقیہ، محدث سب کچھ ہو سکتا ہے تو وہ مولانا ہی کی ذات تھی۔ کہ انہوں نے ان سب کمالات کو یکجا جمع کر لیا تھا۔ مگر ان سب میں ادب، تاریخ اور ریسرچ میں ان کا رتبہ بہت بلند تھا۔

سرسید مرحوم مولانا کو ان کے طرز تحریر پر مبارکباد دیتے تھے، اور کہتے تھے کہ تم تو لکھنؤ اور دلی دونوں کے لئے باعث رشک ہو۔

مولانا مرحوم کے قدیم دوست سید ظہور الحسن صاحب دہلوی نے آپ کی تصویر مرحمت فرمائی۔

تصانیف علامہ شبلی مرحوم

سیرۃ النبی دنیا کے محسن اعظم، فاران کے نور مجسم، خدا کا آخری پیغام لانے والے حضرت رسول مقبول کی ظہور قدسی (ولادت) سے سلسلۂ غزوات تک کے حالات، شروع میں ایک مقدمہ جس میں فن سیرو تاریخ پر محققانہ تبصرہ اور ظہور قدسی سے پہلے کے عرب کے حالات ہیں۔ وہ بھی علامہ شبلی مرحوم کی زبان سے، کتاب نہیں ہے ایک پورے کتب خانے کی روح ہے اور سیرۃ نبوی پر دنیا میں جو کچھ لکھا اور کہا گیا ہے اس سب پر حاکم ہے، دنیا کی کسی زبان میں پیغمبر اعظم کے حالات حیات پر اس سے بہتر کتاب نہیں ہے۔ قیمت حصہ اول چار روپے (للعہ)۔

ایضاً جلد دوم از سنہ ۲ھ تا سنہ ۱۱ھ جس میں اقامت، امن، تاسیس خلافت اشاعت اسلام، انتظامات۔ مذہبی تکمیل شریعت حجۃ الوداع، وفات و اخلاق و عادات کی تفصیل اور ازواج مطہرات و اولاد کا مختصر تبصرہ۔ از علامہ شبلی قیمت تین روپے آٹھ آنہ (سےؔ)۔

ایضاً جلد سوم جس کے مقدمہ میں نفس معجزہ کی حقیقت اور اس کے امکان و وقوع پر فلسفۂ قدیمہ، علم کلام، فلسفۂ جدید اور قرآن مجید کے نقطۂ نظر سے مبسوط بحث و تبصرہ از سید سلیمان ندوی جانشین علامہ شبلی مرحوم قیمت [illegible]

ایضاً جلد چہارم منصب نبوت کی حقیقت قبل اسلام عرب کے اخلاقی حالات، صبح سعادت کا طلوع۔ تبلیغ نبوی کے اثرات رسول صلعم کا پیغمبرانہ کام جس نے نسل انسانی کے لئے ایک ایسا عالمگیر مذہب پیش کیا جو تمام مذاہب کی خوبیوں کا جامع ہے اور جس میں بیسویں صدی کی ترقی یافتہ دنیا کے لئے بھی اس کی ہر ایک سیاسی اقتصادی اور معاشی مصیبت و دشواری کا حل ہے۔ از علامہ سید سلیمان ندوی قیمت پانچ روپے آٹھ آنے (ےعہ)۔

ایضاً جلد پنجم عبادت کا مفہوم، زکوٰۃ، روزہ، حج، جہاد، اخلاص، ذکر الٰہی اور شکر وغیرہ اور جانی و مالی و قلبی عبادات کی تشریح اور ان کے احکام۔ از سید سلیمان ندوی۔ قیمت پانچ روپے (للعہ)۔

الفاروق یعنی حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے حالات اور ان کی طرز حکومت صحابہ کی فتوحات۔ طریق حکومت، مصر اور ایران فتح کے واقعات، حضرت عمر کی سیاست اور اسلام کی عملی تعلیم کا شاندار منظر، مولانا کی بہترین تصنیف ہے۔ قیمت قسم اول تین روپے دوم ایک روپیہ آٹھ آنہ۔ قسم سوم عہ

المامون یعنی خلیفہ مامون الرشید عباسی کی

ن تک) مع تنقید کلام

تذکرہ رفغانی سے

الکلیم تک) مع تنقید

ہل کے ساتھ بتایا

ن کی آب و ہوا اور

پر کیا اثر کیا۔ کیا

ں کے تمام انواع

قیمت دو روپیہ آٹھ

ں اور فارسی زبان

اور اخلاقی شاعری

(عکا) ۔

کے مشہور و باکمال

میر انیس کی شاعری

مثنوی مولانا روم | متکلم مولانا جلال الدین رومی کی مفصل سوانح عمری، فضائل و مناقب۔ ان کے تصوف کے اسرار۔ علم کلام کے رموز اور مثنوی شریف پر مبسوط تبصرہ اور اس کے منتخب مضامین پر تبصرہ۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ) ۔

شعر العجم حصہ اول | فارسی شاعری کی تاریخ۔ جس میں شاعری کی ابتدا عہد بعہد کی ترقیوں اور ان کے اسباب و خصوصیات سے مفصل بحث کی گئی ہے۔ اور اسی کے ساتھ تمام مشہور شعرا۔ (عباس مروزی سے لے کر نظامی تک) کے تذکرے اور ان کے کلام پر تنقید و تبصرہ۔ قیمت دو روپے آٹھ آنہ (عہ) ۔ مطبوعہ لاہور ۔

حصہ دوم | شعرائے متوسطین کا تذکرہ خواجہ

پر ریویو۔ اردو میں فصاحت و بلاغت کے اصول کی تشریح۔ مرثیہ کی تاریخ۔ میر انیس کے بہترین مرثیوں کا انتخاب اور مرزا دبیر سے ان کا موازنہ۔ اردو میں اپنے فن کی یہ پہلی کتاب ہے۔ قیمت دو روپے آٹھ آنہ (عہ) ۔

علم الکلام | مسلمانوں کے علم کلام کی تاریخ اس کی عہد بعہد ترقیاں اور علمائے متکلمین کے نظریات اور مسائل۔ قیمت دو روپے (عہ) ۔

الکلام | مولانا کی مشہور تصنیف۔ جدید علم کلام جس میں عقلی دلائل سے مذہب کو فلسفہ کے مقابلہ میں ثابت کیا ہے۔ اور ملاحدہ اور منکرین کے دلائل کا رد کیا ہے۔ اور عقائد و اصول اسلامی کی فلسفیانہ تشریح۔ قیمت دو روپے (عہ) ۔

(صفحہ ۶۰ پر ملاحظہ فرمائیے ۔

حالات مولانا شبلی مرحوم کی یہ پہلی تصنیف ہے جس میں ممدوح نے تاریخ اسلام کے پرفخر عہد کے سیاسی علمی، مذہبی، اخلاقی تمدنی حالات قلمبند کئے ہیں جن سے دولت عباسیہ کے عروج و کمال کے زمانہ کا مرقع آنکھوں کے سامنے پھر جاتا ہے۔ قیمت قسم اول ڈیڑھ روپیہ۔ قسم دوم عہ۔ قسم سوم ۸ر

الغزالی امام غزالی کی سوانح عمری اور ان کا فلسفہ اور علم کلام۔ اخلاق اور تصوف میں ان کے مجددانہ کارنامے۔ قیمت ایک روپیہ (عہ/)۔

سیرۃ النعمان حضرت امام ابو حنیفہؒ کی سوانح عمری اور ان کے اجتہادات اور مسائل فقہ حنفی کی تاریخ اور اس کی تدوین کے حالات۔ فقہ حنفی کی خصوصیات علم حدیث۔ علم فقہ کی تاریخ اور اسلامی قانون پر تبصرہ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ/)۔

سوانح مولانا روم اسلام کے مشہور صوفی متکلم مولانا جلال الدین رومی کی مفصل سوانح عمری، فضائل و مناقب۔ ان کے تصوف کے اسرار۔ علم کلام کے رموز اور مثنوی شریف پر مبسوط تبصرہ اور اس کے منتخب مضامین پر تبصرہ۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ/)۔

شعر العجم حصہ اول فارسی شاعری کی تاریخ۔ جس میں شاعری کی ابتدا عہد بعہد کی ترقیوں اور ان کے اسباب و خصوصیات سے مفصل بحث کی گئی ہے۔ اور اسی کے ساتھ تمام مشہور شعراء (عباس مروزی سے لے کر نظامی تک) کے تذکرے اور ان کے کلام پر تنقید و تبصرہ۔ قیمت دو روپے آٹھ آنہ (عہ/)۔ مطبوعہ لاہور ہے۔

حصہ دوم شعرائے متوسطین کا تذکرہ (خواجہ فرید الدین عطار سے حافظ اور ابن یمین تک) مع تنقید کلام قیمت دو روپے چار آنہ (عہ/)۔ ۲ر

حصہ سوم شعرائے متاخرین کا تذکرہ (فغانی سے لے کر ابو طالب کلیم تک) مع تنقید کلام قیمت دو روپے (عہ)۔ ۲ر

حصہ چہارم اس حصہ میں تفصیل کے ساتھ بتایا گیا ہے کہ ایران کی آب و ہوا اور تمدن اور دیگر اسباب نے شاعری پر کیا اثر کیا۔ کیا کیا تغیرات پیدا ہوگئے۔ اور شاعری کے تمام انواع و اقسام سے مثنوی پر بسیط تبصرہ۔ قیمت دو روپے آٹھ آنہ (عہ/)۔

حصہ پنجم اس میں قصیدہ۔ غزل اور فارسی زبان کی عشقیہ، صوفیانہ اور اخلاقی شاعری پر تنقید و تبصرہ ہے۔ قیمت دو روپے (عہ)۔

موازنہ انیس و دبیر اردو کے مشہور و باکمال شاعر میر انیس کی شاعری پر ریویو۔ اردو میں فصاحت و بلاغت کے اصول کی تشریح۔ مرثیہ کی تاریخ۔ میر انیس کے بہترین مرثیوں کا انتخاب اور مرزا دبیر سے ان کا موازنہ۔ اردو میں اپنے فن کی یہ پہلی کتاب ہے۔ قیمت دو روپے آٹھ آنہ (عہ/)۔

علم الکلام مسلمانوں کے علم کلام کی تاریخ۔ اس کی عہد بعہد ترقیاں اور علمائے متکلمین کے نظریات اور مسائل۔ قیمت دو روپے (عہ)۔

الکلام مولانا کی مشہور تصنیف۔ جدید علم کلام جس میں عقلی دلائل سے مذہب کو فلسفہ کے مقابلہ میں ثابت کیا ہے۔ اور ملاحدہ اور منکرین کے دلائل کا رد کیا ہے۔ اور عقائد و اصول اسلامی کی فلسفیانہ تشریح۔ قیمت دو روپے (عہ)۔ (صفحہ ۶ پر ملاحظہ فرمایئے)۔

کلیات فارسی

مولانا کے تمام فارسی قصائد غزلیات، مثنویات اور قطعات کا مجموعہ۔ جواب تک متفرق طور سے دیوان شبلی دستۂ گل بوئے گل۔ برگ گل کے ناموں سے چھپے تھے۔ اس میں یک جا کر دیئے گئے ہیں۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ/)۔

کلیات شبلی اردو

مولانا کی تمام اردو نظموں کا مجموعہ جس میں مثنوی صبح امید۔ قصائد جو مختلف مجلسوں میں پڑھے گئے اور وہ تمام اخلاقی اور تاریخی نظمیں جو کانپور مسلم لیگ۔ طرابلس ٹرکی وغیرہ کے متعلق لکھی ہیں۔ یہ نظمیں درحقیقت مسلمانوں کی چہل سالہ جد و جہد کی ایک مکمل تاریخ ہے۔ قیمت ایک روپیہ (عہ/)۔

سفرنامہ روم مصر و شام

۱۸۹۲ء میں علامہ شبلی نے جو سفر کیا تھا اس کے حالات، واقعات۔ یہ سفرنامہ بہت مقبول ہو چکا ہے۔ اردو میں ممالک اسلامیہ کا یہ پہلا سفرنامہ ہے جس میں ترکی، مصر اور شام کے علمی تعلیمی، تمدنی کیفیات، مسلمانوں کی موجودہ حالت کی تصویر کھینچی ہے۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ/)۔

اورنگ زیب عالمگیر

شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر پر اعتراضات اور ان کے جوابات۔ مورخانہ تحقیق و تنقید کا بہترین نمونہ۔ قیمت صرف ۸/

مکاتیب شبلی

مولانا مرحوم کے دوستوں، عزیزوں، شاگردوں کے نام خطوط کا مجموعہ۔ جس میں مولانا کے قومی خیالات اور علمی، تعلیمی و ادبی نکات ہیں۔ درحقیقت مسلمانوں کی تیس برس کی تاریخ ہے۔ قیمت حصہ اول دو روپے حصہ دوم ایک روپیہ آٹھ آنہ۔

مقالات شبلی

پچھلے دور کے جلیل القدر ادیب و فاضل علامہ شبلی نعمانی مرحوم کے مذہبی، ادبی، تعلیمی، تنقیدی اور تاریخی مقالات و مضامین کا قابل قدر مجموعہ۔ جدید ترتیب اور نہایت خوش اسلوبی سے ان کے فاضل تلامذہ نے الگ الگ جلدوں میں شائع کیا ہے۔

جلد	موضوع	قیمت	
جلد اول	(مذہبی)	قیمت	عمر
" دوم	(ادبی)	"	۱۲ار
" سوم	(تعلیمی)	"	عمہ
" چہارم	(تنقیدی)		عمہ/
" پنجم	(سوانح)		عہ
" ششم	(تاریخی)		عمر
" ہفتم	(فلسفیانہ)		۱۲ار

رسائل شبلی

علامہ مرحوم کے چند مبسوط مقالات جو علیحدہ علیحدہ رسالوں کی صورت میں چھپے تھے یک جا شائع کر دیئے گئے ہیں۔ قیمت عہ/

شمس العلماء مولانا حافظ نذیر احمد صاحب دہلوی

پیدائش ۱۸۳۶ء　　وفات ۱۹۱۲ء

شمس العلماء خان بہادر ڈاکٹر نذیر احمد مولوی سعادت علی کے صاحبزادے تھے۔ ۶ دسمبر ۱۸۳۶ء کو موضع ریہڑ نگینہ ضلع بجنور میں پیدا ہوئے لیکن بالغ ہونے پر دہلی کی سکونت اختیار کی۔ اپنے والد ماجد سے فارسی پڑھی۔ اور عربی کی ابتدائی تعلیم مولوی نصر اللہ خاں سے حاصل کی۔ مولوی عبد الخالق صاحب

پوری پوری تکمیل کی، جنوری ۱۸۴۵ء میں آپ دہلی کالج میں داخل ہوئے اور یہیں فارغ التحصیل ہو کر گجرات کے ایک اسکول میں ملازم ہو گئے۔ ۱۸۵۲ء میں آپ کانپور کے ڈپٹی انسپکٹر مدارس مقرر ہوئے، حسب ایما گورنمنٹ عالیہ آپ نے قانون انکم ٹیکس اور تعزیرات ہند کا نہایت سلیس اردو میں ترجمہ کیا۔ اس کے بعد آپ نے ضابطہ فوجداری اور قانون شہادت کو انگریزی سے اردو کا جامہ پہنایا۔ ان نمایاں خدمات کے صلہ میں ۱۸۶۳ء میں ڈپٹی کلکٹری کے عہدہ پر مامور ہوئے۔ بعد ازاں حیدر آباد میں طلب کئے گئے اور ایک ہزار روپیہ پا ہوار کی جگہ پر مامور ہوئے۔ یہاں سے پنشن حاصل کرنے کے بعد تا زیست دہلی میں مقیم رہے۔

آپ نے اردو میں وہی مرتبہ حاصل کیا ہے جو فارسی میں ابو الفضل اور فیضی نے حاصل کیا تھا، آج تک ایسی صاف ستھری زبان دہلی اور لکھنؤ کے معاصرین کو لکھنے کی قدرت حاصل نہ ہوئی۔ آپ نے اردو ناول نویسی کو مہذب مگر پر مذاق رنگ میں لکھ کر دکھا دیا کہ اگر حسن و عشق کے مضامین چھوڑ کر کوئی مقبول تصنیف ہو سکتی ہے تو وہ مولانا موصوف ہی کی نثر ہے۔ جدید تحقیقات سے ثابت ہوا ہے کہ مولوی نذیر احمد دہلوی اردو کے پہلے ناول نگار ہیں۔

آپ کی مقبول کتاب مراۃ العروس کی تصنیف کے صلہ میں ایک ہزار روپے گورنمنٹ نے عطا فرمائے۔ بنات النعش میں تعلیم نسواں کے مطالب کو صاف شستہ زبان میں بطور مکالمہ کے حل فرمایا۔ توبتہ النصوح ایک اخلاقی کتاب ہے جو قابل مطالعہ و عمل ہے۔

بنات النعش اور توبتہ النصوح پر بھی گورنمنٹ نے کافی انعام دیا۔ کلام مجید کا ترجمہ بھی ایسا سلیس کیا ہے کہ اس کی نظیر نہیں ملتی۔ آپ کی زبان بہت صاف ہے اور آپ کی طرز ادا سے دہلی کا رنگ جھلکتا ہے۔ مولانا موصوف نے ایسی یادگاریں چھوڑی ہیں جو ملک و قوم دونوں کے لئے مایۂ ناز ہیں۔

آخر آپ نے مرض فالج میں ۳ مئی ۱۹۱۲ء کو جمعہ کے دن اس جہان فانی سے بمقام دہلی انتقال فرمایا۔

شاہد احمد صاحب ایڈیٹر ساقی کے ہم نہایت شکر گذار ہیں کہ انہوں نے مولانا مرحوم اور آپ کے بیٹے والد مولانا بشیر احمد مرحوم کی تصاویر مرحمت فرمائیں۔

ادعیۃ القرآن قرآن شریف کی ساری دعائیں مع ترجمہ و خواص ۔ قیمت ۱۰/

الحقوق والفرائض قرآن و حدیث سے اسلامی قوانین اور اسلامی زندگی کا مکمل دستور العمل پیش کیا ہے۔ قیمت ہر سہ حصہ ساڑھے پانچ روپے (عہ/)۔

اجتہاد اسلام کی حقانیت کا دلائل و براہین قاطعہ سے اثبات جو مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ قیمت سوا روپیہ (عہ/)۔

حیات النذیر مولانا مرحوم کی مفصل سوانح عمری قیمت تین روپے

ابن الوقت نئی تہذیب اور انگریزوں کی اندھی تقلید کے برے نتائج دکھائے گئے ہیں اور اس خوبی کے ساتھ کہ ہر بات دل میں اتر جاتی ہے۔ نئی نسل کی سب سے بڑی بدبختی کے دیکھتے ہوتے پھوڑے کا سب سے کامیاب پریشن قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ/)۔

ایامیٰ مذہب و عقل کی رو سے نکاح بیوگان کی ضرورت۔ بیواؤں کی دردانگیز کہانی خود ان کی زبانی۔ حقیقت یہ ہے کہ مولانا حالی کی "مناجات بیوہ" کے بعد رانڈوں کی دوسری شادی کی تحریک نے ہمارے ملک میں جو قوت حاصل کی وہ اسی کا نتیجہ ہے۔ قیمت سوا روپیہ (عہ/)۔

بنات النعش تمدن و معاشرت کی اصلاح پر مرحوم کا سنجیدہ اور مشہور ناول قیمت بارہ آنہ و آٹھ آنہ (۱۲/) (۸/)۔

توبۃ النصوح اخلاق و تہذیب کا معلم مولوی صاحب کا بہت مشہور و مقبول ناول قیمت ایک روپیہ (عہ) و ۱۰/

رویائے صادقہ سچا خواب اور اس کی سچی تعبیر۔ اس خواب نے ایک گمراہ خاندان کی کس طرح اصلاح کردی، ہر بگڑے ہوئے اخلاق کی تہذیب و اصلاح کے لئے اس کتاب میں کیا اثر و طاقت ہے اس کا اندازہ پڑھنے ہی سے ہو سکتا ہے۔ قیمت سوا روپیہ (عہ/)۔

محصنات یعنی فسانۂ مبتلا۔ دو شادیاں کرنے کی پیچیدہ مشکلات و مصائب کا دردناک و عبرت خیز اور سبق آموز بیان۔ قیمت سوا روپیہ (عہ/)۔

مرأۃ العروس اکبری ایک پھوہڑ لڑکی نے کیسی کیسی حماقتیں کیں اور کیا کیا تکلیفیں اٹھائیں۔ اور اصغری ایک سگھڑ لڑکی نے ایک شریف گھرانے کی کیسی کایا پلٹ دی۔ تعلیم خانہ داری میں ہمارے لئے اس سے بہتر دوسری کتاب نہیں لکھی گئی۔ ہندوستان کی ہر زبان میں ترجمہ ہوئی اور ہزاروں کی تعداد میں شائع ہو چکی ہے۔ بچی کے جہیز کے لئے سب سے اچھا زیور ہے۔ قیمت بارہ آنہ (۱۲/) و آٹھ آنہ (۸/)۔

نظم بے نظیر مولانا مرحوم کی کئی نظموں کا مجموعہ قیمت سوا روپیہ (عہ/)۔

موعظۂ حسنہ مولانا کے نصیحت آمیز خطوط کا مجموعہ قیمت ۸/

منتخب الحکایات بچوں کے لئے چھوٹی چھوٹی دلچسپ اور نتیجہ خیز کہانیاں قیمت آٹھ آنہ (۸/)۔

چند پند۔ نصیحت آمیز مضامین۔ قیمت ۸/
مبادی الحکمت۔ اردو میں منطق کے قواعد۔ قیمت ۸/
لکچروں کا مجموعہ قیمت ہر دو حصہ عہ/۔ مطالب القرآن ۸/

ملنے کا پتہ۔ حالی پبلشنگ ہاؤس کتاب گھر اردو بازار جامع مسجد دہلی

ڈاکٹر نذیر احمد

حالی پبلشنگ ہاؤس کتاب گھر اردو بازار جامع مسجد دہلی

مذہبی کتب خانہ

مولانا ابوالکلام آزاد

محی الدین احمد نام۔ آبائی وطن دہلی، آپ کے والد مولانا خیرالدین غدر ۱۸۵۷ء کے بعد ملک کی تباہی و بربادی سے دل برداشتہ ہو کر حجاز چلے گئے تھے۔ مولانا ۱۸۸۸ء میں بمقام مکہ معظمہ پیدا ہوئے۔ حجاز و مصر میں تعلیم پا کر پندرہ سال کی عمر میں جید عالم ہوئے۔ آپ کے والد بھی زبردست عالم تھے۔ آپ کے خاندان میں صدیوں سے علم و رشد کا سلسلہ جاری ہے، اس خاندان میں متعدد علماء و مشائخ پیدا ہوئے۔ اکبر اعظم کے زمانۂ سلطنت میں شیخ جمال الدین اور جہانگیر کے عہد میں شیخ محمد زبردست عالم اور صوفی گذرے ہیں۔ شاہجہاں بادشاہ کو حضرت شیخ محمد صاحب سے شرف بیعت حاصل تھا۔ مولانا کے نانا مولوی منور الدین صاحب شاہ عالم اور اکبر ثانی کے عہد میں وزیر تعلیمات تھے۔

مولانا نے ہندوستان میں آنے کے بعد کلکتہ میں بود و باش اختیار کی اور اپنا مشہور ہفتہ وار اخبار الہلال نکالا جس کے خاص طریقۂ تحریر اور طرز ادا نے اردو ادب میں حیرت انگیز انقلاب پیدا کر دیا۔ گورنمنٹ نے اس اخبار کو بند کر دیا۔ انہوں نے فوراً ہی دوسرا اخبار "البلاغ" کے نام سے جاری کر دیا۔ بزمانۂ جنگ یورپ سنہ ۱۹۱۶ء میں بمقام رانچی نظر بند کر دیئے گئے۔ سنہ ۱۹۲۰ء کو نظر بندی ختم ہوئی تو کانگریس اور خلافت کے میدان میں آ کر شامل ہو گئے۔ سنہ ۱۹۲۱-۲۲ء میں عدم تعاون کی تحریک کے سلسلہ میں علی برادران کے ساتھ قید کر دیئے گئے اور اس کے بعد بھی کئی مرتبہ جیل بھیجے گئے۔ اس وقت سے اب تک کانگریس ورکنگ کمیٹی میں کام کر رہے ہیں۔ آپ ہندوستان کے ایک مشہور سیاست داں، مصنف، مقرر، اور زبردست اہل قلم ہیں۔ آپ کی [illegible] زیادہ تر دینیات پر مشتمل ہیں۔ اور تازہ ترین تصنیف تفسیر قرآن ۳ جلدوں میں ہے۔

علامہ ابوالکلام آزاد نے قرآن پاک کا مطالعہ اتنی گہری دلچسپی سے کیا ہے کہ ان کی کوئی تحریر یا تقریر قرآنی تعلیمات کے حوالے سے خالی نہ ہوگی۔ اس سلسلہ میں دو چیزیں خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ایک تو آیات قرآنی کو عبارت میں برمحل جگہ دینا۔ دوسرے ان کا ترجمہ اس خوبی سے اردو زبان میں بیان کرنا کہ پورا مطلب آسانی و خوبی سے ذہن نشین ہو جاتا ہے۔

مولانا نے تفسیر قرآن لکھ کر اسلامی دینیات پر ایک عظیم احسان کیا ہے۔ ترجمان القرآن کی تینوں جلدوں میں علوم و معارف کا اتنا بڑا ذخیرہ ہے کہ یورپ کے محققین کی کوئی جماعت اتنے علمی ذخیرہ کا نصف بھی فراہم کر سکتی تو علمی دنیا کا وہ ایک کارنامہ شمار ہوتا۔ ترجمان القرآن کے بعد کسی شخص کے لئے یہ عذر باقی نہ رہے گا کہ وہ قرآن کو اس حد تک نہیں سمجھ سکتا جس قدر قرآن چاہتا ہے کہ ہر شخص اسے سمجھ لے

مولانا ابو الکلام آزاد کی ایک اور ممتاز قوت گویائی ہے، اردو میں فصیح و بلیغ گفتگو کرنے والوں میں آپ کا درجہ بہت بلند ہے۔

ستمبر ۱۹۲۳ء میں کانگریس کے سالانہ اجلاس کے موقع پر آپ دہلی تشریف لائے تھے اور حکیم اجمل خاں صاحب کے ہاں قیام کیا تھا۔ میں نے بہت کوشش کی کہ آپ سے اجازت لینے کے بعد فوٹو گرافر کو لے جا کر آپ کی تازہ ترین تصویر حاصل کروں۔ مگر افسوس کہ آپ سے ملاقات نہ ہو سکی۔ مجبوراً چھپی ہوئی تصویر سے بلاک بنوایا گیا۔

تصانیف مولانا ابو الکلام آزاد

ترجمان القرآن جلد اول

یہ جلد ساڑھے پانچسو صفحات میں ختم ہوئی ہے۔ ۷۶ صفحات میں مقدمہ اور فہرست مضامین وغیرہ ہیں اور ۱۷۶ صفحات سورۂ فاتحہ کی تفسیر کے ہیں۔ جو قرآن کے مقاصد اور مطالب کے لئے مقدمۂ تفسیر کا کام دیتے ہیں۔ کم سے کم لفظوں اور سہل سے سہل پیرایہ میں کوشش کی گئی ہے کہ قرآن کی تعلیم اپنی حقیقی شکل و صورت میں نمایاں ہو جائے۔ اب کسی شخص کے لئے جو اردو عبارت پڑھ سکتا ہے یہ عذر باقی نہ رہے گا کہ وہ قرآن پاک کو اس حد تک نہیں سمجھ سکتا جس قدر کہ قرآن پاک چاہتا ہے کہ ہر شخص اسے سمجھ لے۔

ہدیہ مجلد سات روپیہ (مہ)۔

جلد دوم

سورہ اعراف سے سورہ مومنون تک۔ یہ جلد اپنی نوعیت میں پہلی جلد سے زیادہ اہم بالشان ہے یعنی حواشی زیادہ مفصل اور اہم مسائل پر مشتمل ہیں۔ طباعت و کتابت بہتر ہے۔ چونکہ سورہ یوسف۔ انفال، توبہ، کہف، مریم، انبیاء وغیرہ اس حصے میں آگئی ہیں اور مولانا کو کتابت کے جدید انتظام کے باعث جی کھول کر بحث کرنے کا موقع مل گیا تھا اس لئے کتاب اپنے رنگ میں بے نظیر ہو گئی ہے۔ ہدیہ مجلد ساڑھے سات روپے۔ (سعہ)۔

جلد سوم

سورہ نور سے لے کر آخر تک بقیہ حصے قرآن کے ترجمے اور تشریحات و تفسیر پر مشتمل ہے۔ (زیر طبع)۔

الحرب فی القرآن

یہ کتاب مبحث حرب قرآنی نقطۂ خیال سے نہایت بے نظیر مرقع ہے۔ اس ضمن میں جہاد پر ایک حقیقت نما بحث کی گئی ہے۔ قیمت دس آنہ (۱۰ر)۔

افسانۂ ہجر و وصال

حضرت مولانا ابو الکلام آزاد نے یہ تحریر لکھ کر مسلمانوں کی غفلت شعاری پر ایک آہنی ضرب لگائی ہے۔ خواب غفلت کے خفتنوں کے لئے حقیقی تڑپ اور حقیقی بیداری کا ساز و سامان پیدا کر دیا ہے۔ قیمت صرف چار آنہ (۴ر)۔

قول فیصل

ایک زبردست اور دلکش تحریر۔ اگر مولانا کی جولانی طبع کا ایک نظارہ دیکھنا چاہتے ہو تو یہ کتاب ملاحظہ فرمائیے۔ قیمت ۸ر

تذکرہ

مولانا ابو الکلام آزاد نے اپنا اور اپنے خاندان کے علماء و فضلاء کا تذکرہ لکھا ہے اور اس کے ضمن میں صدہا علماء و فضلاء اور بادشاہوں کا تذکرہ آگیا ہے قیمت ۱۲ر

ذکریٰ محبت ۸ر صدائے حق ۸ر دعوت حق قیمت ۸ر
دعوت عمل ۸ر ابلاد تکبیر ۸ر تازہ مضامین ۱۰ر
الحریت فی الاسلام ۱۲ر عزیمت و دعوت ۱۲ر
جہاد اور اسلام ۳ر تفسیر سورہ والتین ۶ر
حقیقت الصلوٰۃ ۶ر اولیاء اللہ و اولیاء الشیطان ۸ر

ملنے کا پتہ۔ حالی پبلشنگ ہاؤس "کتاب گھر" اردو بازار جامع مسجد، دہلی

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ

پیدائش سنہ ۶۶۱ھ — وفات سنہ ۷۲۸ھ

احمد نام ابوالعباس کنیت، تقی الدین لقب، ابن تیمیہ عرف حرّان (الجیریا) میں سنہ ۶۶۱ھ میں پیدا ہوئے۔ والد بزرگوار کا نام شہاب الدین ابی المحاسن عبدالحلیم حرّانی تھا۔ دمشق میں حضرت امام کی باقاعدہ تعلیم کا سلسلہ شروع ہوا۔ جو آئندہ چل کر مجدّدیت کبریٰ کے نصف النہار پر پہنچکر سارے زمانے میں چمکا چوند پیدا کرنے والا تھا۔ چنانچہ چھوٹی سی عمر میں تقریباً تمام رسمی معلومات سے فارغ ہوگئے۔ اس کے بعد سنہ ۶۸۳ھ میں حضرت امام نے دمشق کے مشہور دارالحدیث میں سب سے پہلا درس دیا۔ چھ سات سال کی مدت میں حضرت امام کے علم و فضل کا شہرہ عام ہوگیا۔ سنہ ۶۹۰ھ میں قاضی القضاۃ کا عہدہ ان کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ اس ہر دلعزیزی کے ساتھ مخالفت کا مادہ بھی پرورش پاتا رہا۔ آخر سلطانی حکم آیا کہ نائب السلطنت اخرم حضرت امام کے عقائد کا جائزہ لیں۔ اس کے بعد کئی مرتبہ آپ کو قید کیا گیا۔ اور لکھنے تک کی ممانعت کردی گئی۔ آخر قید خانہ میں ۲۰ ذیقعدہ سنہ ۷۲۸ھ کو وفات ہوئی تو عوام الناس نے بہت اظہار افسوس کیا۔ جنازہ کے ساتھ ہجوم کی جو کثرت تھی اس کا کم سے کم اندازہ ڈھائی لاکھ کا ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ کی تصانیف کے اردو ترجمے

	قیمت		قیمت
العروۃ الوثقیٰ	۶ر	اصحاب صفہ	۱۲ر
کتاب الوسیلہ مجلد	عہ	ائمۂ اسلام	۱۲ر
خلافت امّہ	۵ر	الوصیۃ الکبریٰ	۸ر
ولی اللہ	۵ر	الوصیۃ الصغریٰ	۴ر
العقیدۃ الواسطیہ	۶ر	دعوات الیقین	۶ر
تفسیر سورہ کوثر	۴ر	تفسیر آیۃ کریمہ	۱۲ر
شرک شکن فتویٰ	۶ر	تفسیر سورۃ اخلاص	عمر
تفسیر سورہ فلق والناس	۹ر	بندگی	عمر
مناظرۂ ابن تیمیہ	۵ر	سیرۃ امام ابن تیمیہ	۹ر

مولوی اشرف علی صاحب تھانوی

مولانا ماہ ربیع الثانی سنہ ۱۲۸۰ھ میں پیدا ہوئے۔ موجودہ دور کے ایک مستند فاضل اور عالم دین ہزاروں تشنگان علم ان سے سیراب ہوچکے ہیں۔ ہندوستان کے مسلمانوں نے آپ کو حکیم الامۃ کا

دیا ہے۔ پرانی وضع اور پرانے خیال کے بزرگوں کی یادگار ہیں۔ بہشتی زیور جو مشہور و مقبول عوام و خواص ہے، دس جلدوں میں ایک جامع اور مفید تصنیف فرمائی ہے۔ کہ مذہب سے دلچسپی رکھنے والے مرد اور عورت دونوں آپ سے واقف ہیں، اردو میں ترجمۃ القرآن بھی آپ کا ایک بڑا مذہبی کارنامہ ہے۔ آپ نے کئی سو کتابیں لکھ کر اسلام کی بڑی زبردست خدمت کی ہے، خدا اسلام کے اس محسن کو تادیر سلامت رکھے۔

شمس العلما مولوی عبدالحق حقانی دہلوی

پیدائش ۱۲۶۵ھ　　وفات ۱۹۱۶ء

مولانا ابو محمد عبدالحق بن خواجہ محمد امیر شیخ علوی ہیں اور مورث اعلیٰ خواجہ شمس الدین تبریزیؒ۔ عالمگیر کے عہد میں ان کے بزرگ ہندوستان آئے، دہلی میں توطن اختیار کیا۔ مولانا ۲ رجب ۱۲۶۵ھ میں پیدا ہوئے، ۱۲۸۵ھ میں فارغ التحصیل ہوگئے، مولانا عبدالحق صاحب مہاجر مکی اور مولانا لطف اللہ صاحب کوئلی آپ کے خاص اساتذہ میں سے تھے۔

مولانا ویسے تو جامع العلوم تھے لیکن تفسیر القرآن میں ملکہ خاص اور ید طولیٰ تھا۔ چنانچہ تفسیر حقانی جو اردو زبان میں پہلی قرآن مجید کی مکمل تفسیر ہے اپنا نظیر نہیں رکھتی، مولانا مرحوم اسلام میں فرقہ بندی کو ناپسند کرتے تھے۔

حیدرآباد سے منصب ملتا تھا۔ ۱۹۱۶ء میں انتقال فرمایا، اور دہلی میں دفن کئے گئے، ہم آپ کے صاحبزادے جناب ابوالحسن حقانی صاحب کا بے حد ممنون ہوں کہ آپ نے مولانا مرحوم کی تصویر اور حالات مرحمت فرمائے۔

تفسیر حقانی یہ مشہور و معروف تفسیر آٹھ جلدوں میں علیحدہ علیحدہ ہے۔ قیمت پچیس روپے (۲۵ روپے)

عقائد اسلام مولانا مرحوم نے اس کتاب میں مسلمانوں کے عقائد کتاب اللہ، سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم، اور عقائد کی معتبر کتابوں سے بیان کئے ہیں۔ قیمت عہ (ایک روپیہ)

البیان - اس میں اسلامی عقائد، وجود ملائکہ، حشر و نشر وغیرہ کا بیان ہے۔ قیمت اردو للعہ انگریزی عہ

مولوی عبدالحی فاروقی پروفیسر جامعہ ملیہ

مولانا نے کلام الٰہی کی وہ تفسیر کی ہے جس نے اسلام کا ایک زندہ مذہب ہونا بے نقاب کیا ہے اور مغربی فلسفے کے شکار اور ہستی خدا کے منکرین کے قلوب میں زلزلہ اور طوفان برپا کر دیا ہے۔ جنہوں نے سمجھا تھا کہ اسلام کیا ہے؟ اور شان قرآن کیا ہے۔ یہ تفسیر جدید طرز پر اس سطوت و جزم کے ساتھ لکھی گئی ہے کہ اعجاز قرآن کے سامنے مغرب زدہ لوگوں کی گردنیں بھی خم ہو گئیں۔ اب تک اس کے سلسلہ میں حسب ذیل حصے شائع ہو چکے ہیں۔

صراط مستقیم اس میں سورۂ انفال و توبہ کے حقائق و معارف کو دلکش انداز میں پیش کیا ہے، موجودہ ضروریات و احتیاط کو بطور خاص ملحوظ رکھا ہے اور ان حقائق و معارف کی وضاحت و صراحت پر خاص طور سے زور دیا ہے جس سے مسلمان دوچار ہیں۔ قیمت دو روپیہ (عہ)

بیان یہ سورۂ آل عمران کی تفسیر ہے۔ اس میں الوہیت مسیح، معجزات ابن مریم اور وفات و حیات عیسیٰ علیہ السلام پر حکیمانہ بحث کی گئی ہے۔ قیمت ایک روپیہ بارہ آنہ (ع۱۲)

سبیل الرشاد اس کی ابتدا میں ایک مبسوط مقدمہ ہے جس میں کلمۂ [illegible] کی ترکیب، ارکان کے انتخاب اور صدر جمہوریہ [illegible]

کے شرائط و لوازمات پر بحث کی گئی ہے۔ خلفاء راشدین کا نظام حکومت کیا تھا۔ ان کی مجالس شوریٰ کا انعقاد کن اغراض و مقاصد کے ماتحت ہوتا تھا۔ اور کس طریقے سے یہ تمام امور طے ہوتے تھے، ان سب کی اطلاع سبیل الرشاد میں ملے گی۔ قیمت دس آنہ (۱۰)۔

برہان تفسیر سورۂ نور۔ مصنف نے اپنے مخصوص انداز میں امت اسلامیہ کو دعوت دی ہے اور علمی مسائل کی تشریح عقلی روشنی میں وضاحت سے کی ہے۔ ہدیہ ایک روپیہ بارہ آنہ۔ مجلد عـ۲/۔

عبرت احسن القصص یعنی سورۂ یوسف کی تفسیر نہایت ہی خوبی اور لطافت کے ساتھ مولانا ممدوح نے بیان فرمائی ہے۔ اور اس کے نصیحت آمیز اور عبرت انگیز نتائج کو بہت ہی موثر انداز میں پیش کیا ہے۔ ہدیہ ۱۲/ مجلد عـ/۔

سبل السلام اٹھائیسویں پارہ کی تفسیر جو حال ہی میں شائع ہوئی۔ اور اہل ذوق حضرات میں بڑی مقبول ہو رہی ہے۔ قیمت بارہ آنہ (۱۲/)۔

ذکریٰ تفسیر پارہ عم۔ ان چھوٹی سورتوں کا ترجمہ اور تفسیر ہے جو ہم روزمرہ نماز میں پڑھتے ہیں، زمانہ موجودہ کے مسلمانوں کی ضروریات اور شبہات کو مدنظر رکھ کر یہ تفسیر مرتب کی گئی ہے۔ تفسیر ..... کا یہ آخری حصہ ہے۔ ہدیہ عـ/۔ مجلد ۱/۔

بصائر اس رسالہ میں بنی اسرائیل کے ان واقعات و حوادث کو جن کا قرآن مجید میں بیان ہے نہایت دلکش انداز میں پیش کیا ہے۔ قیمت آٹھ آنہ (۸/)۔

خلفائے اربعہ	قیمت	۸/
نبیوں کے قصے	″	۵/
چالیس حاشیے	″	۲/
ہمارے رسول	″	۵/

علامہ عبداللہ یوسف علی

ایم اے۔ ایل۔ ایل۔ ایم۔ سی۔ بی۔ ای

علامہ عبداللہ یوسف علی ایم۔ اے۔ ۴۔ اپریل سنہ ۱۸۷۲ء میں پیدا ہوئے، آپ کے والد بزرگوار کا نام خان بہادر یوسف علی ہے۔ آپ نے ولسن کالج بمبئی یونیورسٹی اور سینٹ جون کالج کیمبرج میں تعلیم حاصل کی۔ سنہ ۱۸۹۵ء میں انڈین سول سروس میں داخل ہوئے۔ اور برابر ترقی و عروج کے مدارج طے کرتے رہے۔ سنہ ۱۹۱۷ء میں ڈنمارک سویڈن اور ناروے و ہالینڈ میں لکچر دیئے۔ سنہ ۱۹۱۹ء میں ممبر صرف خاص کونسل حیدرآباد دکن، ریونیو افیسر حیدرآباد گورنمنٹ ہوئے، اس کے بعد اسلامیہ کالج لاہور کے پرنسپل ہوئے۔ سنہ ۳۰-۱۹۲۹ء میں دنیا کا سفر کیا، آجکل لاہور میں مقیم ہیں، آپ کا علم نہایت وسیع اور معلومات بے شمار ہیں یورپ اور ایشیا کی تقریباً بارہ زبانوں سے واقف ہیں۔ آپ کا انگریزی ترجمہ قرآن علمی طبقہ میں خاص شہرت رکھتا ہے۔ جو ایک زندہ جاوید یادگار ہے۔ آپ کے حالات اور تصویر شیخ محمد اشرف صاحب نے لاہور سے بھیجی۔

قرآن مجید یوسفی

علامہ عبداللہ یوسف علی کا باوقار اور سلیس انگریزی ترجمہ ہے، جو انگریزی کے بھی بلند پایہ ادیب ہیں، سالہا سال کی محنت و کاوش سے لکھا گیا ہے۔ ایک کالم میں متن کلام اللہ ہے۔ دوسرے کالم میں انگریزی ترجمہ نیچے تشریحی نوٹ ہیں۔ یورپ میں تبلیغ اسلام کے لئے اور مسلمان تعلیم یافتہ نوجوانوں کو پکا مسلمان بنانے کے لئے اس کی اشاعت بیسویں صدی کے اسلامی جہاد کا حکم رکھتی ہے۔ ہدیہ مجلد ۵۵؎ ـ سنہرا ۶۰؎ فی پارہ ۱۲؎ (۱ سے ۱۰)، (۱۱ سے ۲۰)، (۲۱ سے ۳۰) فی جلد مجلد ۱۲؎ ـ

ہندوستان کے معاشرتی اور اقتصادی حالات

ہندوستان کے ازمنۂ وسطیٰ (۶۰۰ سے ۱۲۰۰ء) تک کے معاشرتی اور اقتصادی حالات نہایت واضح طور پر بیان کئے گئے ہیں۔ عمر [illegible] انگریزی، فرانسیسی، ہندوستان کے تمدن کی تاریخ [illegible] ہدیہ ۲؎

مولوی فتح محمد خاں جالندھری

قرآن مجید کے مشہور و معروف ترجمہ "فتح الحمید" کے مترجم اور دوسری کتابوں کے مصنف و مؤلف ہونے کی حیثیت سے بڑی شہرت اور ایک خاص شخصیت کے مالک ہیں۔

۱۸۸۲ء میں ٹانڈہ ضلع ہوشیارپور میں پیدا ہوئے۔ مگر جالندھر میں پرورش پائی، ۱۶ سال کی عمر میں تمام علوم متداولہ کی تکمیل کر لی۔ تعلیم سے فارغ ہو کر ملازم ہو گئے۔ مصباح القواعد وغیرہ اسی زمانہ کی تصانیف میں سے ہیں۔ کچھ عرصے کے بعد ملازمت ترک کر دی۔ اور تصنیف و تالیف میں مشغول ہو گئے۔ صرف و نحو اور اسکولوں کے لئے دوسری نصابی کتابیں تصنیف و تالیف کیں۔ اسی زمانہ میں اردو کے نام سے رسالہ جاری کیا۔ اور خوب خوب داد تحقیق دی۔ فن زبان دانی و قواعد میں آپ کا مرتبہ بہت بلند ہے۔

تصانیف مولوی فتح محمد خاں جالندھری

حمائل شریف مترجم

نسخی، ہفت رنگ۔ دیدہ زیب مطلا۔

ترجمہ مولوی فتح محمد خاں جالندھری جس کی زیارت سے اسلامی آنکھوں میں نور اور دلوں میں سرور پیدا ہوتا ہے۔ یہ صحیح ترین اور قابل دید حمائل ہندوستانی محاسن و صوری کا مرقع حامل جس کی نظیر ملنا مشکل ہے۔

مفتی اعظم مولانا محمد کفایت اللہ صاحب کی رائے

"میں نے تاج کمپنی کی خواہش پر اس [illegible] کا متن حرفاً حرفاً بغور دیکھا اور معانی نظر سے پڑھا اور جہاں تک انسانی سعی کا تعلق ہے پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اس مصحف مقدس کے متن میں کوئی غلطی نہیں رہی۔"

ہدیہ [illegible] فی جلد [illegible] روپے [illegible] چمڑے کی جلد ستره روپے [illegible] ریگزین کی جلد [illegible] روپے [illegible]۔

حمائل شریف قسم دوم

یہ حمائل شریف سبز اور [illegible]

ملنے کا پتہ ـ حالی پبلشنگ ہاؤس کتاب گھر اردو بازار جامع مسجد دہلی

سیاہ دو رنگوں سے چھاپی گئی ہے، اس حمائل شریف میں بھی ترجمہ مولوی فتح محمد خاں جالندھری مرحوم کا ہے، یہ حمائل شریف صرف ان اصحاب کے لئے ہے جو زیادہ رنگ آمیزی کے شائق نہیں ہیں، ہدیہ دس روپے، اعلیٰ چمڑے کی جلد ۱۲

ارشاد القرآن	الاسلام
الیاقوت والمرجان	الورود الزبان
مصباح القواعد	عمدۃ القواعد
منہاج القواعد	مبادی القواعد

مولانا شاہ ولی اللہ رحمہ

پیدائش سنہ ۱۱۱۴ھ　　　　وفات سنہ ۱۱۷۶ھ

مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ بن عبد الرحیم العمری الحنفی ۴ شوال ۱۱۱۴ھ بمقام دہلی پیدا ہوئے تاریخی نام عظیم الدین تھا۔ سات سال کی عمر میں قرآن شریف ختم کیا، اور پندرہ سال کی عمر میں فارغ العلوم ہوئے۔ ۱۱۴۵ھ میں حج سے واپس آئے اور ہدایت و ارشاد خلائق میں مصروف ہوئے۔ دہلی کے مشہور محدث اور صوفی تھے، ۱۱۷۶ھ میں انتقال فرمایا۔

آپ کی مشہور تصانیف یہ ہیں، شفاء القلوب، انفاس العارفین، حجۃ اللہ البالغہ۔ فتح الرحمن۔ (تفسیر قرآن مجید فارسی)۔

مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی رحمہ

پیدائش سنہ ۱۱۵۹ھ　　　　وفات سنہ ۱۲۳۹ھ

مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی ابن مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ۱۱۵۹ھ میں پیدا ہوئے۔ تاریخی نام غلام حلیم تھا۔ والد سے تحصیل علوم کرنے کے بعد اشاعت علوم اور تدریس و ارشاد میں مشغول ہوئے، یہ ایک عالم باعمل اور مشہور محدث تھے، ان کی مشہور تصانیف یہ ہیں۔ رسالہ سر الشہادتین۔ بستان المحدثین، تحفہ اثنا عشریہ، تفسیر موسومہ فتح العزیز وغیرہ۔ ۷ شوال ۱۲۳۹ھ کو وفات پائی۔

مولانا شاہ رفیع الدین دہلوی رحمہ

پیدائش سنہ ۱۱۶۳ھ　　　　وفات سنہ ۱۲۳۳ھ

مولانا شاہ رفیع الدین دہلوی ابن شاہ ولی اللہ رحمہ ۱۱۶۳ھ میں پیدا ہوئے۔ اپنے وقت کے جلیل القدر عالم تھے، انہوں نے سب سے پہلے قرآن کا اردو میں ترجمہ کیا، آپ کی تصانیف میں سے مقدمۃ العلوم۔ رسالہ عروض اور کتاب التکمیل رسالہ دمغ الباطل، ترجمہ قرآن مجید اردو مشہور ہیں ۱۲۳۳ھ میں انتقال کیا۔

مولانا شاہ عبد القادر دہلوی رحمہ

پیدائش سنہ ۱۱۶۷ھ　　　　وفات سنہ ۱۲۳۰ھ

مولانا شاہ عبد القادر محدث دہلوی بن مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ۱۱۶۷ھ میں پیدا ہوئے۔ ظاہری اور باطنی کمالات کے علاوہ تفسیر، حدیث و فقہ میں ایک جید عالم تھے، انہوں نے ۱۲۰۵ھ میں قرآن کا ترجمہ کیا جو نہایت سلیس اور بامحاورہ ہے۔ ایک تفسیر بھی موضح القرآن کے نام سے لکھی ہے۔ یہ تراجم اس زمانہ کے فارسی

کے اختلاط اور اس انقلاب کا پتہ دیتے ہیں جو اردو میں رونما ہونے والا تھا ۔ ۹ رجب ۱۲۴۳ھ کو انتقال فرمایا۔

خاص اہتمام سے چھاپا گیا ہے کہ ہر لفظ علیحدہ علیحدہ ہے صاف اور خوش خط۔ روشن۔ زیر زبر اور پیش ٹھیک اپنی جگہ پر۔ صحت انتہا درجہ کی اور بہم رستا۔ تاکہ غربا بھی نعمت قرآن سے محروم نہ رہیں۔ ہدیہ تین روپے آٹھ آنہ (۳/۸) علیحدہ علیحدہ پارے فی پارہ ۲/ غیر مجلد تین روپے (۳/)۔

قرآن مجید مترجم | مولوی مقبول احمد صاحب مرحوم کا ترجمہ ہے۔ جن کی ترتیب

قریب تمام علما۔ واکابر شیعہ نے تحسین و تصویب کی ہے۔ ہدیہ مجلد بارہ روپے پانچ آنہ (۱۲/۵)۔

شمائل شریف مترجم | ترجمہ مولوی فرمان علی صاحب کا ہے ایسا ترجمہ

بے مثل ترجمہ مقبول حضرات شیعہ سے بہتر و مستند مانا ہے۔ بہت شاندار چھپا ہے۔ بس تھوڑے ہی نسخے باقی ہیں۔ (۸/)۔

قرآن مجید مطبوعہ انجمن حمایت الاسلام | ہدیہ انہری

خوش بوریت جلد پچیس روپے (۲۵/) قسم دوم مجلد چرمی چار روپے دو آنہ (۴/۲) قسم سوم مجلد پارچہ تین روپے (۳/)۔

قرآن مجید | مطبوعہ پیکو آرٹ پریس قسم اول پچیس روپے (۲۵/) قسم دوم سترہ روپے (۱۷/) قسم سوم آٹھ روپے (۸/) قسم چہارم پانچ روپے (۵/)۔ قسم پنجم تین روپے (۳/)۔

مطبوعہ پیکو آرٹ مترجم قسم اول اڑتالیس روپے (۴۸/) قسم دوم ستائیس روپے (۲۷/)۔

قرآن مجید | یہ قرآن پاک بچوں کے لئے بہت ہی مفید ثابت ہوا ہے۔ ہدیہ بارہ

آنہ (۱۲/) مجلد ایک روپیہ (۱/) مجلد چرمی سوا روپیہ

مجلد پارچہ ایک روپیہ آٹھ آنہ (۱/۸) مجلد چرمی نقرئی ایک روپیہ بارہ آنہ (۱/۱۲)۔ مجلد چرمی نقرئی دو روپے چار آنہ (۲/۴)۔

ان کے علاوہ اور ہر قسم کے قرآن پاک موجود ہیں۔ آپ کو جس کی ضرورت ہو تحریر فرما دیجئے۔

قرآن مجید کے انگریزی ترجمے

قرآن مجید یوسفی | صفحہ ۵۰ پر ملاحظہ فرمائیے۔

قرآن مجید محمد علی لاہوری | انگریزی ترجمہ مع متن اور تفسیر

وحواشی ہدیہ مجلد بارہ روپے (۱۲/)۔

انگریزی ترجمہ بلا متن مع حواشی۔ ہدیہ دو روپے آٹھ آنہ

قرآن پاک | مرزا حیرت دہلوی کا مشہور و معروف انگریزی قرآن مجید

ہدیہ چھ روپے (۶/)۔

اوراد و وظائف و عملیات

(مطبوعہ تاج کمپنی)

پنجسورہ مترجم | تاج کمپنی نے نہایت اہتمام سے چھاپا ہے ہر صفحہ سنہری نقش و نگار

سے مزین ہے۔ ہدیہ قسم اول ڈیڑھ روپیہ (۱/۸) قسم دوم ایک روپیہ (۱/)۔

ہفت سورہ | مع دعائے گنج العرش۔ ہدیہ قسم اول سوا روپیہ (۱/۴)۔

قسم دوم دس آنہ (۱۰/)۔

یازدہ سورہ مترجم | مع درود و عہد نامہ۔ ہدیہ

متعلقات قرآن

تفصیل البیان فی مقاصد القرآن۔ قرآن مجید کا جامع و مکمل انڈکس اور تمام آیات بترتیب مضامین۔ مرتبہ مولینا سید ممتاز علی صاحب مرحوم ۶ حصے الگ الگ جلدوں میں قیمت تیئس روپے آٹھ آنہ ۲۳؎۔ دو جلدوں میں ۱۸؎۔

ارشادات القرآن یہ سورہ فاتحہ سے سورۂ ناس تک قرآن مجید کی بعض اہم سورتوں کا سلیس اردو ترجمہ ہے۔ از مولانا فتح محمد خاں جالندھری مرحوم۔ قیمت آٹھ آنہ (۸ر)۔

ترتیب القرآن جمع و ترتیب القرآن پر ایک مختصر مگر جامع رسالہ۔ از منشی خلیل الرحمٰن صاحب۔ قیمت ۲ر بقیہ کتب صفحہ ۴۰ پر

تبویب القرآن پورے قرآن کو مختلف مضامین کے تحت ترتیب دیا گیا ہے اس کی مدد سے طلبہ حسب ضرورت وقت مطالب و مضامین قرآن کا مطالعہ کر سکتے ہیں از مولوی وحید الزماں خاں صاحب حیدرآبادی قیمت چار روپے للعہ

روح القرآن یعنی قرآنی ناشتہ۔ اس کی مدد سے مطالب قرآنی کے متعلق جس آیت کی تلاش ہو مل سکتی ہے۔ طلبہ قرآن کے لئے ازبس مفید ہے۔ از محمد ظفر صاحب قیمت ۲؎

رشحات القرآن۔ از محمد ذکاء اللہ خاں قیمت ۸ر

تعلیم القرآن بچوں کے لئے مختلف مضامین کی آیات قرآنی مع ترجمہ و تشریح۔ از خواجہ حسن نظامی۔ قیمت آٹھ آنہ (۸ر)

مدارج القرآن بچوں اور عورتوں کے لیے قرآن کے چند ضروری مضامین از نواب سلطان جہاں بیگم مرحومہ والی بھوپال۔ قیمت چار آنہ (۴ر)۔

کلید قرأت تجوید قرآن کی تشریح اور قواعد آسان و عام فہم انداز میں از مولوی خلیل احمد صاحب (جامعی)، فاضل دینیات لکھنوی ۳ر

غریب القرآن الفاظ و محاورات قرآن کے معانی ردیف دار۔ از مرزا ابوالفضل۔ قیمت ڈھائی روپے (ع۸)۔

اَلْبَیِّنَات تعلیمات کا مختصر مگر جامع نمونہ۔ متفرقات عنوانات کے تحت آیات قرآنی کا مجموعہ مع اردو ترجمہ بالمقابل، اسلامی دستور العمل کا پاکیزہ خاکہ مسلم و غیر مسلم سب کے لئے کارآمد۔ طباعت وغیرہ نہایت عمدہ۔ مضبوط خوبصورت جلد۔ ضخامت (۳۳۰) صفحات۔ ہدیہ ایک روپیہ آٹھ آنہ (ع۸)۔

تعلیمات قرآن قرآنی تعلیمات، ابواب و فصول کے تحت مرتب کی گئی ہیں۔ اصول و قواعد اسلامی کی تفصیل خود قرآن کی آیتوں سے اپنی قسم کی پہلی کتاب جس میں سوائے قرآن کے نہ کسی کتاب سے نہ کسی انسانی خیال سے مدد لی گئی ہے۔ از مولانا حافظ محمد اسلم جیراجپوری۔ طباعت کتابت و کاغذ اعلیٰ۔ بڑا سائز۔ فی جلد دو روپیہ (ع۲)

تاریخ القرآن جمع و ترتیب، نزول و اشاعت اختلاف قرأت و حروف مقطعات قرآن وغیرہ اہم متعلقات قرآن پر تاریخی مباحث۔ از مولانا محمد اسلم جیراجپوری استاذ جامعہ ملیہ

دوم قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)۔

معجزۂ قرآنی قرآن کے لفظاً معناً کلام الٰہی و معجزہ ربانی ہونے کا زبردست ثبوت۔ اچھی کتاب ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ عہ

اعجاز القرآن (عربی) علامہ ابوالحسن علی بن عیسیٰ الرمانی متوفی ۳۸۴ھ کی تصنیف۔ مرتبہ ڈاکٹر عبدالعلیم بی۔ اے (جامعہ) پی۔ ایچ۔ ڈی (برلن) طباعت وغیرہ اعلیٰ۔ قیمت صرف آٹھ آنہ (۸/)۔

عقیدۂ اعجاز القرآن اکادمی جامعہ ملیہ کا مقالہ نومبر ۱۹۳۳ء از ڈاکٹر عبدالعلیم بی۔ اے آنرز (جامعہ) ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی (برلن) قیمت پانچ آنہ (۵/)۔

جمع قرآن حفاظت قرآن سے متعلق تاریخی واقعات تحقیق کے ساتھ از مولانا محمد علی امیر جماعت احمدیہ لاہور۔ قیمت بارہ آنہ (۱۲/)۔

لغات قرآن الف تا یا لغات قرآنی مع ترجمہ۔ قیمت آٹھ آنہ (۸/)۔

ارض القرآن بعض منکرین اسلام کو اعتراض تھا کہ قصص قرآنی کی اصل کی تحقیقات آثار قدیمہ سے ثابت نہیں ہوتی لیکن علامہ سید سلیمان ندوی نے اس اعتراض کی جڑ ہی کھود ڈالی ہیں۔ اس کتاب میں عرب قدیم کا جغرافیہ ہے اور قوم عاد و ثمود، سبا، اصحاب فیل وغیرہ کی ایسی تاریخ ہے جس سے یونانی، رومی اور اسرائیلی ادبیات اور حال کے زمانہ کی اثری تحقیقات کے بموجب قرآن مجید میں بیان کئے ہوئے واقعات کی تصدیق و تشریح اس خوبی سے کی ہے کہ روح پر وجد طاری ہو جاتا ہے۔ اللہ اکبر نبی امی (روحی فداہ) سے زبان وحی نے ساڑھے تیرہ سو برس پیشتر جو فرمایا آج جدید تحقیقات کا کہنا بھی وہی ہے۔ خدا سچا اور اس کے نبی مکرم خلیفہ اعظم کا کہنا سچا۔ خود پڑھیے اور غیر مسلموں تک پہنچائیے کہ خود سچا مومن و مسلم ہو جائے اور اسلام کو ہندوستان اور یورپ میں پھیلا دینا آج ہمارے درد کا بھی درمان ہے۔ جلد اول دو روپے چار آنہ (عہ) جلد دوم ایک روپیہ بارہ آنہ (عہ)۔

صحف سماوی توراۃ، انجیل اور قرآن مجید کی جمع و ترتیب کی تاریخ۔ قیمت تین روپے آٹھ آنہ (عہ)۔

مصباح القرآن فی لغات القرآن، مؤلفہ سید محمد عنایت علی۔ تمام الفاظ بترتیب حروف تہجی مع معانی اور جہاں جہاں انبیاء کرام کے نام آئے ہیں ان کے مختصر حالات درج ہیں۔ قیمت چار روپے (عہ)۔

تفسیر قرآن

موضح القرآن از مولانا شاہ عبدالقادر محدث دہلوی قیمت چار روپے (عہ)۔

تفسیر عزیزی از مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی۔

تفسیر پارہ عم قیمت ڈیڑھ روپیہ (عہ)

" تبارک الذی " دو روپیہ (عہ)

" [illegible] " ڈیڑھ روپیہ (عہ)

تفسیر سورہ فاتحہ قیمت ۲؍
〃 قل ہو اللہ 〃 ۲؍
〃 سورہ یٰسین 〃 ۶؍

تفسیر القرآن (سرسید) صفحہ ۴۳ پر ملاحظہ ہو۔
بیان القرآن (از مولانا اشرف علی) صفحہ ۴۴ پر ملاحظہ ہو
تفسیر حقانی (از مولانا عبدالحق) صفحہ ۴۴ پر ملاحظہ ہو
تفسیر امام ابن تیمیہ - صفحہ ۴۶ پر دیکھیے۔
ترجمان القرآن (از مولانا ابوالکلام) صفحہ ۴۵ پر دیکھیے
تفسیر قرآن (از مولوی عبدالحیٰ) صفحہ ۴۸ پر دیکھیے

تفسیر حسینی | مشہور تفسیر ہے۔ دو جلدیں۔ قیمت سات روپے

عام فہم تفسیر | از خواجہ حسن نظامی۔ مجلد قیمت دس روپے عـہ۔

الجمال والکمال | از قاضی محمد سلیمان مرحوم سورہ یوسف کی قابل دید تفسیر قیمت دو روپے (عہ)۔

مطالب القرآن از مولانا نذیر احمد مرحوم قیمت عـہ
الروح فی القرآن۔ از مولانا شبیر احمد عثمانی ۱؍

اچھی باتیں | از مولانا سعید الدین جامی۔ آیات قرآنی کا مجموعہ۔ قیمت چار آنہ ۴؍۔

الفوز الکبیر | از مولانا رشید احمد انصاری۔ مولانا شاہ ولی اللہ کی اصول تفسیر پر ایک جامع کتاب۔ قیمت بارہ آنہ (۱۲؍)۔

عربی زبان میں مولانا حمید الدین صاحب بی اے مرحوم نے قرآن پاک کی تفسیر کا جو سلسلہ شروع کیا تھا۔ اس کے حسب ذیل نمبر چھپ کر تیار ہیں۔ یہ تفسیر بالکل جدید طرز پر لکھی گئی ہے جس کی خاص خاص خصوصیت قرآن پاک کی باہم آیتوں کا ربط و نظام اور بعض عجیب حقائق مستورہ کا تسلی بخش انکشاف ہے جو تفسیر کی کتاب میں آپ کو نہیں مل سکتے۔ علما کے خاص مطالعہ کے لائق ہے

تفسیر سورہ والذاریات قیمت ۲؍ (عربی) اردو
〃 سورہ اللہب 〃 ۴؍ 〃 ۲؍
〃 سورہ والتین 〃 ۴؍ 〃 ۷؍
〃 سورہ القیامہ 〃 ۴؍ 〃 عہ ۲؍
〃 سورہ الکوثر 〃 ۲؍ 〃 ۸؍
〃 سورہ المرسلات سورہ عبس ۴؍ 〃 نیل ۸؍
تفسیر سورہ اخلاص (اردو) ۵؍ - انگریزی ۴؍

حدیث۔ روایات۔ اسماء الرجال

بخاری شریف | اردو ترجمہ کامل ۳ جلدیں قیمت ساٹھ روپے (معہ)۔

صحیح بخاری | ترجمہ مولانا وحید الزماں فی حصہ ایک روپیہ (عہ)۔

تجرید بخاری۔ مع اردو ترجمہ پانچ روپے (ﻋﮧ)۔
مشکوٰۃ شریف۔ اردو ترجمہ بارہ روپے -
جامع ترمذی۔ مع اردو ترجمہ دو جلدیں سات روپے

تحفۃ الاخیار | مشارق الانوار کا اردو ترجمہ قیمت دو روپے آٹھ آنہ (عہ)۔

تنویر المجید | شرح مولانا امام محمد رح اردو ترجمہ۔ قیمت ڈھائی روپے (عہ)۔

خصائل نبوی | شمائل ترمذی کی اردو شرح مع عربی متن - قیمت ایک روپیہ بارہ آنہ (عہ)۔

انتخاب صحاح ستہ منتخب حدیثوں کا مجموعہ مع اردو ترجمہ۔ قیمت سوا روپیہ (۱/۴)۔

خلق عظیم اخلاقی مضامین پر احادیث نبوی کا مجموعہ۔ مرتبہ میر ولی اللہ۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ (۱/۸)۔

الیاقوت والمرجان از مولانا فتح محمد جالندھری صفحات ۵۰ پر۔ قیمت ۳/-

الورد والریحان۔ از مولانا فتح محمد خاں ملاحظہ صفحہ ۸ قیمت ۱/-

چالیس حدیثیں۔ از [illegible] ملاحظہ ہو صفحہ ۴۴۔

ترغیب از مولوی احمد سعید صاحب دہلوی قیمت ڈیڑھ روپیہ (۱/۸)۔

دوزخ کا کھٹکا از مولانا احمد سعید صاحب دہلوی قیمت بارہ آنہ (۱۲/)۔

جنت کی کنجی از مولانا احمد سعید صاحب دہلوی قیمت ایک روپیہ (۱/)۔

چہل حدیث از مولانا زکریا صاحب قیمت پانچ آنہ (۵/)۔

تاریخ الحدیث بہترین کتاب ہے۔ قیمت دو روپے (۲/)۔

فضائل الشہور بارہ مہینے کے فضائل۔ قیمت ۲/-

بلوغ المرام اردو ترجمہ قیمت [illegible]

فقہ مسائل دینیات

الوراثت فی الاسلام از مولانا محمد اسلم صاحب جیراجپوری فن وراثت [illegible]

ایک مجتہدانہ بحث۔ قیمت آٹھ آنہ (۸/)۔

محجوب الارث نابالغ یتیم اولاد جو قانوناً محجوب کر دی جاتی ہے اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ یہ غلط ہے۔ ایسی اولاد کو حصہ شرعی ملنا چاہیئے۔ از مولانا محمد اسلم جیراجپوری۔ قیمت ۴/-

کتاب الحج والزیارت از مولوی منور الدین صاحب دہلوی قیمت تین روپے آٹھ آنہ (۳/۸)۔

زبدۃ المناسک از مولانا رشید احمد گنگوہی احکام مسائل حج مشہور کتاب ہے۔ قیمت ۵/-

بہشتی زیور از مولانا اشرف علی تھانوی۔ ملاحظہ ہو صفحہ ۴۹

الحقوق والفرائض قرآن وحدیث سے اسلامی قوانین اور اسلامی زندگی کا مکمل دستور العمل پیش کیا گیا ہے از ڈپٹی نذیر احمد صاحب۔ قیمت ہر سہ حصہ [illegible]

احکام اسلام کی پابندی از نواب صدر یار جنگ بہادر مولانا حبیب الرحمن خاں صاحب شروانی۔ پابندی احکام شریعت کی ضرورت اور عمل پر کیا زور دیا ہے۔ ہر مسلمان کو پڑھنی چاہیئے۔ قیمت چار آنہ (۴/)۔

اسلامی تعلیم مسلمانوں کیلئے کتاب جو مفتی سید محمود انوری نے کمال محنت سے مرتب کی ہے۔ جن لوگوں کے پاس یہ کتاب ہے ان کو کسی مولوی سے مسئلہ پوچھنے اور فتوی لینے کی ضرورت نہیں ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ کتاب کئی بار چھپ چکی ہے۔ قیمت صرف تین روپے (۳/)۔

عقائد اسلام۔ ملاحظہ ہو صفحہ (۴۸)۔

الاسلام عام مسلمانوں اور خاص کر عورتوں اور طلبا کو اسلام کے عقائد ضروریہ سکھانے کے لئے بہت عمدہ رسالہ ہے۔ از مولوی فتح محمد صاحب جالندھری۔ قیمت دس آنہ (۱۰/)

رسالہ اہل سنت و الجماعت اہل سنت و الجماعت اصول و عقائد کی تحقیق اور ان کا بیان۔ از مولانا سید سلیمان ندوی۔ قیمت آٹھ آنہ (۸/)

اسلامی قانون وراثت از مولانا شرر لکھنوی۔ اسلام کے قانون وراثت پر ایک محققانہ اور فلسفیانہ مضمون ہے جس سے اسلام کی خوبی و برتری تمام دیگر مذاہب پر ثابت ہو جاتی ہے۔ قیمت چار آنہ (۴/)

الفرائض قانون وراثت اہل سنت والجماعت مرتبہ مولوی محبوب الرحمن کلیم قیمت آٹھ آنہ (۸/)

فتاوئے عثمانی مصنفہ سید سعود الدین۔ ان کتابوں کو علما و فضلا و افسران گورنمنٹ و وکلا نے پسند کیا ہے۔

کتاب الطہارت ...... قیمت ۱۲/
کتاب الزکوٰۃ ۱۲/
کتاب النکاح ۱/
کتاب المیراث ۱۲/
کتاب الشہادت ۶/
کتاب الصلوٰۃ قیمت ۶/ کتاب الصوم ۱۲/
کتاب الطلاق ...... قیمت ۱/
کتاب الوقف ۶/

الاسلام نواب محسن الملک مرحوم کے اسلام اور مسلمانوں کے متعلق بعض قیمتی خیالات

اسے پڑھنا اسکولوں اور کالجوں کے لڑکوں کو پکا اور پرجوش مسلمان بنا دیتا ہے۔ قیمت دو آنہ (۲/)

کتاب الشفعہ از جسٹس ڈاکٹر سید محمود مرحوم۔ قیمت سوا روپیہ عہ

کتاب الطلاق از جسٹس ڈاکٹر سید محمود مرحوم۔ قیمت ایک روپیہ۔

الجہاد فی الاسلام اسلامی جہاد کی حقیقت۔ اسلام کے قوانین جنگ و صلح کی تفصیل۔ دوسرے مذاہب کے قوانین جنگ سے ان کا مقابلہ اور منکرین اسلام کے اعتراض کا قاطع و آخری جواب کہ اسلام زور شمشیر سے پھیلا۔ از مولوی ابوالاعلیٰ مودودی۔ قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ (۳/۸)

العروۃ الوثقیٰ علامہ ابن تیمیہ کے رسالے کا ترجمہ۔ واسطہ و وسیلہ کی ضرورت و حقیقت، شفاعت و اسلوب دعا۔ ان مباحث و مسائل کو اہل حدیث کے نقطہ نظر سے بیان کیا گیا ہے قیمت چھ آنہ (۶/)

اسلامی قانون فوجداری از مولانا عبدالباری ندوی قیمت ۱/

القضا فی الاسلام طریقۂ شہادت تفصیل مقامات قرآن و حدیث و فقہ کی مستند کتابوں سے احکام و مسائل کا بے مثل ذخیرہ جمع کیا گیا ہے۔ طلبا و وکلا کے لئے بھی مفید ہے۔ از مولانا عبدالسلام ندوی۔ قیمت دس آنہ (۱۰/)

حقائق الاسلام اسلامی عقائد و مسائل کی فلسفیانہ اور عقلی تشریحیں۔ مخالفین اسلام کے اعتراضات کے جوابات۔ از مفتی انوار الحق صاحب قیمت دو روپے (۲/)

تاریخ فقہ اسلامی مصری فاضل خضری کی تصنیف

علم کلام کے رموز اور مثنوی پر مبسوط تبصرہ از علامہ شبلی مرحوم قیمت ڈیڑھ روپیہ (عہ/) ۔

تصوف اسلام خالص اسلامی تصوف۔ اور قدیم حضرات صوفیا ر کے حالات و تصنیفات کا مفصل بیان ۔ از مولینا عبدالماجد ۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ (عہ/) ۔

فیہ ما فیہ ملفوظات مولانا روم ، یہ ایک نایاب کتاب تھی ۔ مولانا عبدالماجد نے مختلف نسخوں سے مقابلہ کرکے مرتب فرمایا ۔ تصوف کیا ہے ، اور اس کے فیوض و برکات کیا ہیں ۔ اسے سمجھنا ہے تو حضرت مولانا روم کی زبان سے سنئے ۔ جو نہ صرف اسلام بلکہ دنیا کے چند مشاہیر معلمین اخلاق میں سے ہیں ۔ قیمت دو روپے (عہ) ۔

فتوح الغیب مترجم حضرت غوث اعظم رح کی مشہور کتاب فتوح الغیب کا اردو ترجمہ ۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ (عہ/) ۔

قرآنی قصے ۔ از علامہ راشد الخیری ۔ قیمت عہ
تعلیم اور قرآن ۔ از خواجہ غلام الحسنین ۲ر

اکسیر ہدایت حضرت امام غزالی کی مشہور کتاب کیمیائے سعادت کا اردو ترجمہ قیمت تین روپے (سے) ۔

اولیاء اللہ مولوی عبدالوہاب عندلیب نے اولیاء اللہ کے حالات بہت محنت سے مرتب کئے ہیں ۔ قیمت چار آنہ (۴ر) ۔

الاحسان تصوف کی تحقیق میں یہ رسالہ بڑی تلاش کے بعد لکھا گیا ہے قیمت آٹھ آنہ (۸ر) ۔

مجالس حسنہ حضرت خواجہ حسن نظامی نے صوفیانہ حقائق و معارف

پر اشارات تحریر فرمائے ہیں ۔ جو خود بھی مشہور صوفی ہیں ۔ قیمت دس آنہ (۱۰ر) ۔

کائنات طبعی جمادات اور مختلف اشیاء اور سیاروں کی زبان سے حقائق و معارف ۔ از خواجہ حسن نظامی ۔ قیمت ۱۲ر

خلاصہ تصوف ۔ از خواجہ حسن نظامی ۔ قیمت ۶ر
آئینہ خود شناسی ۶ر ۔ آداب المریدین (شیخ محی الدین ابن عربی) قیمت ۳ر ۔ ارشاد الطالبین از قاضی ثناء اللہ پانی پتی ۔ قیمت بارہ آنہ (۱۲ر) ۔
لاہوتی ۳ر ۔ اپنی آنکھ اپنی دید ۲ر
التصوف (مولانا اشرف علی تھانوی) پانچ روپے (ﷲ)
تربیت السالک جدید ۔ از مولانا اشرف علی چھ روپے آٹھ آنہ (ﷲ) ۔
سراج السالکین اردو ۱۲ر شفاء العلیل ۶ر
ضیاء القلوب اردو ۶ر کشف المحجوب (فارسی) عہ
اسلامی تصوف عہ ۔ بستان معرفت ۱۲ر

تعلیمات اسلامی پر عام کتابیں

اسلام اور عبادت نماز روزہ حج اور زکوٰۃ کے اصلی مقاصد اور اس کا ثبوت کہ عبادت الٰہی کے ان سے بہتر طریقے ہو نہیں سکتے ۔ از ڈاکٹر سعید احمد بریلوی ۔ قیمت آٹھ آنہ (۸ر) ۔

اسلام اور عورت اسلام نے عورت کو عام ذلت سے نکال کر جو درجہ دیا اور سوسائٹی میں اسے جو وقعت بخشی اور جو حقوق دیئے اس بحث پر یہ ایک ایسی پر مغز اور دلکش کتاب ہے کہ اپنا جواب نہیں رکھتی ۔ یورپ زدہ حامیان حقوق نسواں کی اس سے آنکھیں کھل جاتی ہیں کہ اللہ اکبر

علمی کتب خانہ

تاریخ و تنقید ادب

ہندوستان میں تذکرہ نویسی کا رواج بہت قدیم زمانہ سے چلا آتا ہے۔ ابتدائی تذکرہ فارسی گویان ایران کے حالات پر مشتمل ہوتے تھے جن کی پہلی مثال حبیب السیر ہے۔ جو دو جلدوں میں میر اخوند نے ۱۵۲۳ء میں ترتیب دی جس میں تقریباً پانسو شعراء کا حال درج ہے۔

طبقات اکبری مولفہ [illegible]، بادشاہ نامہ جلد سوم، عمل صالح موسوم بہ شاہجہاں نامہ مولفہ [illegible] وغیرہ بھی اسی قسم کے تذکرے ہیں۔

ڈاسی کی تحقیق کے بموجب شعرائے اردو کا سب سے پہلا تذکرہ تذکرہ بے جگر ہے جس کا سنہ تصنیف ۱۷۵۵ء سے قبل ہی بتایا جاتا ہے۔

مطبوعہ صورت میں اردو زبان کی تاریخ پر سب سے پہلے ڈاکٹر گلکرسٹ نے روشنی ڈالی ہے اور اپنی گرامر کے ابتدائی حصہ کو اسی کے لیے وقف کر دیا۔ جو شاید ۱۷۹۶ء میں شائع ہوئی ہے۔ اردو کے ابتدائی تذکروں میں میر، گردیزی، قائم اور [illegible] کے تذکرہ شعراء اردو بہت مشہور ہیں۔ جو [illegible] کی تالیف کہے جاتے ہیں۔ ان سب میں میر تقی میر کے تذکرہ نکات الشعراء کو اولیت حاصل ہے [illegible] کے بعد کثرت سے تذکرے لکھے گئے۔ اور اس وقت تک ان تمام تذکروں کی تعداد دو سو کے قریب پہنچ چکی ہے۔ لیکن ایسی کتاب جس میں اردو نثر اور نظم دونوں کے ارتقا پر تاریخی حیثیت سے روشنی ڈالی ہو بہت زیادہ زمانہ کی پیداوار نہیں ہے۔

محمد حسین آزاد پہلے شخص ہیں جنہوں نے اردو زبان کے دونوں پہلوؤں پر قلم اٹھایا اور کامیابی کے ساتھ عہدہ برآ ہوئے۔ گویا آب حیات اردو زبان کی پہلی تاریخ ہے جس کا سنہ تصنیف [illegible] ہے۔ سیر المصنفین، شعر الہند، گل رعنا، تاریخ ادب اردو، سکسینہ مترجمہ مرزا عسکری اسی قبیل کی مفید کتابیں ہیں۔ جو جدید اصولوں پر لکھی گئی ہیں۔ اس سلسلہ کی [illegible] فرانسیسی مستشرق گارساں ڈتاسی کے خطبات کا ترجمہ ہے جو سنہ [illegible] سے [illegible] تک [illegible] انجمن ترقی اردو کی طرف سے شائع ہو چکے ہیں۔

اردو میں تنقید نگاری کی ابتدا مولانا حالی نے مقدمہ شعر و شاعری لکھ کر کی۔ مقدمہ شعر و شاعری کو اگر اردو میں تنقید کا [illegible] کہا جائے تو کچھ بے جا نہ ہوگا۔ مولانا حالی کے دوش بدوش مولانا شبلی نے بھی اس فن کو عروج کمال [illegible] [illegible] مولوی عبدالحق وغیرہ [illegible] ڈاکٹر [illegible] قابل ستائش [illegible] اردو میں بیش بہا اضافہ کیا۔

ناقدین
پنڈت برج موہن دتاتریہ کیفی
مولوی وحیدالدین سلیم
مولوی عبدالحق
عبدالقادر سروری
سید محی الدین قادری زور
ناقدین حالی پبلشنگ ہاؤس "کتاب گھر" دہلی مرتبہ سید زوّار حسین
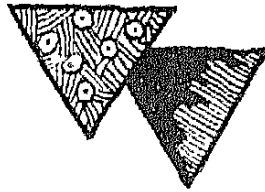
ناقدین
مولوی وحیدالدین سلیم
پنڈت برج موہن دتاتریہ کیفی
مولوی عبدالحق
سید محی الدین قادری زور
عبدالقادر سروری
ناقدین حالی پبلشنگ ہاؤس "کتاب گھر" دہلی مرتبہ سید زوّار حسین
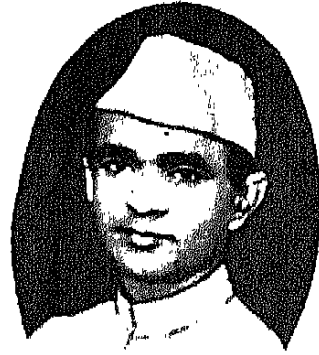
مترجمین
مولوی عنایت اللہ
سید عابد حسین
سید علی بلگرامی
مولوی خلیل الرحمن
مرزا محمد عسکری
مترجمین
حالی پبلشنگ ہاؤس کتاب گھر دہلی
مرتبہ سید زوار حسین

مولانا عبدالحق دہلوی

پنڈت رتن ناتھ سرشار

مولوی عبدالحق صاحب

وطن مالوف ہاپوڑ ضلع میرٹھ ہے۔ ایم اے او کالج کے ابتدائی دور کے گریجویٹوں میں سے ہیں (خواجہ غلام الثقلین مرحوم اور ڈاکٹر ضیا الدین کے ہم جماعتوں میں سے ہیں) زمانہ طالبعلمی سے ہی آپ کو مضمون نگاری کا شوق ہے۔ اس سلسلہ میں کالج کی طرف سے بہترین مضمون نگاری کے صلہ میں سیڈن وائسرائے میڈل بھی آپ کو عطا ہوا تھا۔ تعلیم سے فارغ ہو کر آپ حیدرآباد تشریف لے گئے۔ عرصہ تک انسپکٹر مدارس کی خدمات انجام دیتے رہے۔ پھر اورنگ آباد عثمانیہ کالج کے پرنسپل ہو گئے، وہیں آپ نے آنریری سکریٹری کی حیثیت سے مشہور انجمن ترقی اردو کی بنیاد ڈالی کو استوار کیا۔ اور رابعہ درانی کے مقبرہ کی از سر نو تشکیل کرا کر اس میں انجمن کا دفتر قائم کیا۔ انجمن نے جو خدمات اردو کی اس وقت تک انجام دی ہیں وہ ارباب علم و فن سے پوشیدہ نہیں ہیں جس طرح یہ معلوم کرنا مشکل ہو کہ کپڑا تراشنے میں قینچی کے کون سے پھل نے کتنا کام کیا۔ اسی طرح اس بات کا اندازہ لگانا دشوار ہے کہ انجمن ترقی اردو اور مولوی عبدالحق صاحب مدظلہٗ کی خدمات اردو کی ترقی میں الگ الگ کس قدر ہیں۔ مولانا کو مقدمہ نویسی اور تنقید نگاری میں کمال حاصل ہے۔ اس وقت تک جس قدر کتابیں انجمن سے شائع ہوئی ہیں ان سب میں خواہ وہ کسی موضوع پر ہوں مولوی صاحب کا مقدمہ ضرور شامل ہے۔ جو علیحدہ ایک کتابی شکل میں بھی شائع ہو چکے ہیں۔ انجمن کا رسالہ "اردو" بھی آپ ہی کی ادارت میں شائع ہوتا ہے۔ رسالہ اردو کے معیار کے متعلق کچھ کہنا گویا آفتاب کو چراغ دکھانا ہے۔ اب انجمن ترقی اردو کا دفتر نئی دہلی میں آگیا ہے۔

مولوی صاحب تحریر میں مولانا حالی کے متبع ہیں۔ لیکن مولوی صاحب کی تحریریں زیادہ شگفتہ اور عبارت رنگین ہوتی ہے، ایک عرصہ تک مولوی صاحب عثمانیہ یونیورسٹی میں اردو کے پروفیسر رہے۔ یونیورسٹی کے طلبہ میں تحقیق و تنقید کا شوق پیدا کرنے میں مولوی وحید الدین سلیم اور مولوی عبدالحق صاحب کی کوششوں کو بڑا دخل ہے موصوف کو عمر خضر عطا فرمائے کیونکہ

"گیسوئے اردو ابھی منت پذیر شانہ ہے"

آپ کی تصویر محمد الیاس مجیبی (قرول باغ دہلی) نے مرحمت فرمائی۔ مولوی صاحب کے مختصر حالات حیدرآباد سے منگائے گئے مگر افسوس

مولوی وحید الدین سلیم پانی پتی

پیدائش ۱۸۶۵ء　　　　وفات ۱۹۲۸ء

وحید الدین نام سلیم تخلص ۱۸۶۵ء میں بمقام پانی پت پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گھر پر ہوئی اس کے بعد ۱۸۸۲ء میں بورڈ اسکول پانی پت سے مڈل پاس کیا۔ اور تمام پنجاب میں اول رہے۔

۱۸۸۲ء میں اورینٹل کالج لاہور میں داخل ہوئے۔ اور منشی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ ۱۸۹۴ء میں مولانا حالی اپنے ساتھ علی گڑھ لے گئے اور سرسید سے ان کی سفارش کی۔ اور انہوں نے اپنا لٹریری سکرٹری بنا لیا، سرسید کی تصانیف میں انہوں نے بہت مدد دی۔ عربی کتابوں سے حوالجات اور اقتباسات چھانٹنا ان کا خاص کام تھا۔ سرسید کے انتقال کے بعد "معارف" کے نام سے ایک رسالہ جاری کیا۔ جو اس زمانہ کا بلند پایہ مجلہ شمار کیا جاتا تھا جولائی ۱۸۹۸ء سے ۱۹۰۲ء تک جاری رہا۔ ۱۹۰۳ء میں حالی پریس کے نام سے ایک چھاپہ خانہ جاری کیا۔ اور مطبوعہ رنگ کے سب سے پہلے "مضامین حالی" شائع کئے۔ انیسویں صدی کے مشہور اخبار علی گڑھ انسٹیٹیوٹ گزٹ کے نائب مدیر کے فرائض بھی عرصہ تک انجام دیتے رہے "مسلم گزٹ" لکھنؤ اور "زمیندار" کے ایڈیٹر بھی رہے۔

۱۹۱۷ء میں حیدر آباد سر اکبر حیدری اور مولوی عبدالحق صاحب کی تحریک سے گئے۔ آپ عثمانیہ یونیورسٹی میں ادب اردو کے پروفیسر تھے۔ اور بقیہ عمر درس و تدریس میں گذار دی۔ جولائی ۱۹۲۸ء میں ملیح آباد میں انتقال ہوا۔

اردو کے نشاۃ الثانیہ میں مولوی وحید الدین سلیم کا بھی بڑا حصہ ہے۔ سلیم کا کارنامہ "وضع اصطلاحات علمیہ" ہے آپ شاعر بھی تھے، اور انشا پرداز بھی۔ آپ کی تحریریں بے لوث اور ذاتی خیالات کا صحیح آئینہ ہیں۔ اسلوب بیان ایک حد تک مولانا حالی سے مشابہ ہے۔ لیکن طرز تحریر میں سادگی اور سنجیدگی کے ساتھ ایک جوش اور ولولہ بھی پایا جاتا ہے۔ آپ کا کلام "افکار سلیم" کے نام سے ابھی شائع ہوا ہے جو دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔

پنڈت برجموہن دتاتریہ کیفی دہلوی

آپ کے بزرگ خطۂ جنت نظیر کشمیر سے بادشاہ فرخ سیر کے عہد میں دہلی آئے، چونکہ فارسی میں طاق لسان دسبان میں کامل تھے، سلطنت کے مرکزی دفاتر میں عہدہ ہائے جلیلہ پر ممتاز ہوگئے۔ آپ کے والد پنڈت کنہیا لال راجہ بھرت پور سنگھ کے عہد میں نابھہ میں افسر پولیس تھے، کیفی صاحب کی ولادت ۱۳ دسمبر ۱۸۶۶ء کو بمقام دہلی ہوئی۔ صغیر سن تھے کہ والد کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ ان کی تعلیم و تربیت دہلی میں ہوئی۔ بازار سیتارام میں رہتے تھے، آپ کی فارسی کی تکمیل اپنے نانا صاحب سے ہوئی۔ جو اس زبان کے جید فاضل تھے، اور انگریزی کی تعلیم سینٹ اسٹیفن کالج دہلی میں پائی۔

شاعری کا مذاق آپ نے اپنے ایک بزرگ پنڈت نرائن داس ضمیر دہلوی سے ورثہ میں پایا۔ شاعری کی ابتدا اس زمانہ کے مذاق اور رواج کے مطابق غزل سے ہوئی۔ مگر خود آپ کے قول کے مطابق یہ رنگ پختہ نہ ہونے پایا تھا کہ اسے ترک کر دیا۔ اس کا باعث اول تو زمانہ کی رفتار اور پسند عام ہے اور دوسرے حضرت آزاد مرحوم و خواجہ حالی مغفور کی صحبتوں اور ادب مغربی کا اثر کہنا چاہیے، نیچرل شاعری کے رنگ میں جناب کیفی نے ایک مدت یہ داخل کی کہ خشک موضوع میں رنگین بیانی کی چاشنی آمیز کی۔

علامہ کیفی فارسی اور انگریزی کے فاضل اجل ہیں۔ ہندی کے پورے ماہر۔ عربی اور سنسکرت بھی جانتے ہیں۔ ستمبر ۱۹۱۷ء میں آپ اردو کے متعلق ایک کانفرنس میں حیدرآباد بلائے گئے، جو حضور نظام کے حکم سے منعقد ہوئی تھی، اس میں آپ نے ایک نہایت عالمانہ لیکچر مبادیات فصاحت کے موضوع پر عثمانیہ یونیورسٹی میں دیا کیفی صاحب نے ۱۹۱۴-۱۵ء میں یورپ کا سفر کیا۔ اور وہاں اکثر علماء اور ادیبوں سے ملاقات کی۔

پنڈت برجموہن کیفی اس زمانہ کی یادگار ہیں جبکہ ہندوستان اور خصوصاً دہلی کے ہندو مسلمان ماں جائے بھائیوں کی طرح زندگی بسر کرتے تھے، ایک مذاق، ایک رنگ اور ایک زبان تھی۔ اردو کے پرانے مذاق اور اہل قلم حضرات میں سے ہیں، آپ شاعر بھی ہیں، نثار بھی، اردو لسانیات کے مختلف موضوعات پر آپ کے بیشتر مضامین اردو رسائل میں شائع ہو کر مقبول ہو چکے ہیں۔ جن کا ایک مجموعہ منشورات کے نام سے شائع بھی ہو گیا ہے۔ نہت. راما وغیرہ ناول بھی آپ کے زور قلم کا نتیجہ ہیں۔ آپ کی زبان ٹکسالی دہلی کی زبان ہے۔ آپ کی تصانیف میں صحت فکر اور صحت بیان دونوں پائے جاتے ہیں۔

پنڈت جی بڑے علم دوست اور سخن شناس بزرگ ہیں۔ ملازمت کی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہو کر آپ اپنا سارا وقت اردو کی خدمت میں صرف کرتے ہیں۔ آجکل آپ لائل پور میں مقیم ہیں۔

میں پنڈت جی کا تہ دل سے شکر گذار ہوں کہ آپ نے اپنے حالات اور تصویر مرحمت فرمائی۔

ڈاکٹر سید محی الدین قادری زور

ڈاکٹر سید محی الدین قادری زور ایم۔ اے پی۔ ایچ۔ ڈی (لندن) ۲۰ رمضان ۱۳۲۲ھ میں بمقام حیدرآباد پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم دارالعلوم اور کلیہ بلدہ میں ختم کرکے جامعہ عثمانیہ سے اکیس سال کی عمر میں بی۔ اے پاس کیا۔ ۱۹۲۷ء میں ایم۔ اے کی ڈگری بھی امتیاز کے ساتھ حاصل کی اور جامعہ میں اول آئے امتیازی کامیابیوں اور علمی دلچسپیوں کی بنا پر آپ کو اعلیٰ تعلیم کے لئے سرکاری وظیفہ عطا ہوا۔ چنانچہ اگست ۱۹۲۷ء ہی میں یورپ روانہ ہوگئے۔ وہاں آپ نے آریائی زبانوں کی لسانی تحقیقات کی جس میں خاص اردو زبان پر کام کیا۔ اسی سلسلہ میں ۱۹۲۹ء میں لندن یونیورسٹی سے پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ ۱۹۳۰ء میں آپ یورپ سے واپس تشریف لائے اور جامعہ عثمانیہ میں اردو کے پروفیسر مقرر ہوئے۔ آپ کی کتاب "روح تنقید" فن تنقید پر اردو میں سب سے پہلی کتاب ہے، جو ۱۹۲۵ء میں شائع ہوئی۔ جب کہ مصنف نے بی۔ اے کا امتحان بھی نہیں دیا تھا۔

آپ موجودہ عہد کے بلند پایہ ادیب اور برقلم انشا پرداز ہیں۔ ملک کے اردو داں نوجوان طبقہ نے ادبی، تحقیقی، تنقیدی جس قدر خدمات انجام دی ہیں آپ ان سب میں پیش پیش ہیں۔ ایک درجن سے زائد مستند و مفید تصانیف کے مالک ہیں۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے بہت تھوڑے عرصہ میں اردو کے مایہ ناز انشا پردازوں کی صف اول میں جگہ حاصل کرلی ہے اور لطف یہ ہے کہ ایک ادیب و انشا پرداز ہونے کے ساتھ ساتھ آپ شاعر اور افسانہ نویس بھی ہیں۔ گویا اردو زبان کے ہر شعبہ پر آپ کا سکہ رواں ہے۔

اللہ کرے زور قلم اور زیادہ

(متعدد خطوط کے بعد آپ کے مختصر حالات اور تصویر موصول ہوئی، میں ڈاکٹر صاحب کا بیحد ممنون ہوں کہ آپ نے حضرت تجلیل مانک پوری مدظلہ کی تصویر مرحمت فرمائی)۔

تصانیف سید محی الدین قادری زور

روح تنقید
فن تنقید پر اردو ادب کی واحد مستند کتاب جو مختلف یونیورسٹیوں کے نصاب میں داخل ہے۔ قیمت ایک روپیہ بارہ آنہ (عہ/۱)

تنقیدی مقالات
روح تنقید کا دوسرا حصہ اردو کے بہترین ادبی کارناموں پر بلند پایہ تنقیدیں۔ قیمت تین روپے چار آنہ

اردو شہ پارے
آغاز اردو سے ولی دکنی تک کے اردو ادب (نظم و نثر) کا محققانہ تذکرہ مع نمونہ کلام (قدیم شعرا اور) قدردانان اردو کی نایاب تصاویر۔ بڑی تقطیع۔

قیمت چھ روپے چار آنہ (۴/۶)

اردو کے اسالیب بیان
اردو نثر نگاری کی تاریخ انشا پردازوں کی نثر کے اسلوب اور ان کی خصوصیات پر تبصرہ۔ جدید اردو نثر کے رجحانات اور مستقبل کے متعلق مشورے۔

قیمت سوا روپیہ (عہ/۱)

ہندوستانی لسانیات
اردو زبان کا لسانی تجزیہ بشرح اپنے فن میں اردو کی پہلی کتاب۔ اردو ہندی جھگڑے کی تاریخ۔ قیمت دو روپے (۲)

فن انشا پردازی
مضمون نگاری اور انشا پردازی کے راز اور فن تحریر میں کامیابی کے عملی طریقے (انشا پردازی) میں کامیابی حاصل کرنے کے وسائل۔ قیمت سوا روپیہ

ہندستانی صوتیات
(زبان انگریزی میں) اردو زبان کا صوتی تجزیہ و تشریح جدید ترین عملی صوتیاتی آلوں اور تجربوں

دونوں کے نتائج کے بہتر نمونے۔ قیمت دو روپیہ چار آنہ

محمود غزنوی کی بزم ادب
غزنویں کے فارسی شعرا اور وہاں کی ادبی و علمی چہل پہل کا مبسوط تذکرہ۔

قیمت ایک روپیہ (عہ/۱)

عہد عثمانی میں اردو کی ترقی
گذشتہ ربع صدی میں اردو ادب میں جو ترقیاں ہوئی ہیں ان کا مفید اور مکمل تذکرہ، جامعہ عثمانیہ کی مستند تاریخ، حیدرآباد کے جملہ خدمت گذاران اردو کی خدمات پر تبصرہ۔

قیمت ڈیڑھ روپیہ (۸/۱)

طلسم تقدیر
زوال گولکنڈہ کے وقت کا ایک تاریخی افسانہ۔ قیمت آٹھ آنہ

سیر گولکنڈہ
۱۶ افسانے۔ ۱۲ تصویریں۔ گولکنڈہ کی زندگی کے مختلف پہلو افسانوں کی شکل میں قطب شاہوں کی مختصر تاریخ

قیمت پندرہ آنہ (۱۵/)

گولکنڈہ کے ہیرے
۲۰ افسانے۔ ۸ تصویریں۔ سیر گولکنڈہ کا دوسرا حصہ۔ گولکنڈہ کے آخری دور کے متعلق نیم تاریخی افسانے

قیمت بارہ آنہ (۱۲/)

ادبی تحقیق
ڈاکٹر صاحب نے کئی کتابیں مرتب کی ہیں جن میں حسب ذیل قابل ذکر ہیں

مرقع سخن
(جلد اول) دکن کے پچیس (۲۵) شعرا ... صفحہ کا باتصویر تذکرہ ہے

قیمت پانچ روپے (صہ)۔

جلد دوم مرقع سخن کا دوسرا حصہ جس میں پچاس شعرائے دور آصفیہ کا باتصویر تذکرہ ہے۔ قیمت پانچ روپے (صہ)۔

فیض سخن میر شمس الدین محمد فیض اردو شاعری کے مسلم الثبوت استاد تھے، ڈاکٹر سید محی الدین زور نے حضرت فیض کے کلام کا انتخاب شائع کیا ہے۔ اور اس کے ساتھ ان کا ایک مقدمہ بھی ہے قیمت بارہ آنہ (۱۲ر)۔

کیف سخن حضرت کیفی ایک بوقلموں طبیعت کے سخن گو ہیں۔ ڈاکٹر زور نے کیف سخن کے نام سے ان کے کلام کا انتخاب ایک معلومات آفریں مقدمہ کے ساتھ شائع کیا ہے۔ قیمت بارہ آنہ (۱۲ر)۔

متاع سخن نواب عزیز جنگ بہادر فصیح الملک داغ کے شاگرد اور حیدرآباد کے ایک پختہ مشق شاعر ہیں۔ ڈاکٹر زور نے ان کے حالات اور ان کی شاعری پر تبصرہ کے ساتھ ان کے کلام کا لطیف انتخاب پیش کیا ہے قیمت بارہ آنہ (۱۲ر)۔

پروفیسر عبدالقادر سروری

ولادت بمقام حیدرآباد دکن ماہ صفر ۱۳۲۱ھ۔ ابتدائی تعلیم مدرسہ منصب داران مرحوم اور فوقانیہ مفید الانام اور مدرسہ فوقانیہ ملبدہ میں ہوئی ۔ ۱۳۴۳ھ میں ایم۔ اے اور ایل۔ ایل۔ بی کے امتحانات ایک ساتھ دیئے، بہ امتیاز کامیاب ہوئے۔ اور ۱۳۴۵ھ سے جامعہ عثمانیہ میں مددگار پروفیسر اردو کی خدمت پر مامور ہیں۔

پندرہ سولہ برس کی عمر سے ادبی دلچسپی کا نشو و نما ہونے لگا۔ پہلے پہل رسالوں اور اخباروں میں مضامین شائع ہوتے رہے، فن افسانہ، شعری تنقید اور تاریخ ادب اردو سے خاص دلچسپی ہے۔

آپ نے جدید اردو شاعری لکھ کر ادب اردو میں خاص اضافہ کیا ہے۔

(آپ کے مختصر حالات اور تصویر موصول ہوئی، اس ہمدردی کا شکریہ ادا کرتا ہوں)

تصانیف عبدالقادر صاحب سروری

جدید اردو شاعری حالی مرحوم سے لے کر موجودہ عہد تک اردو شاعری کے مختلف دبستانوں کی مفصل تاریخ، شعراء کے حالات اور تصاویر۔ قیمت مجلد تین روپے (سے)۔

دنیائے افسانہ فن افسانہ نگاری کے اصول اور مبادی اور اردو افسانوں کی مختصر تاریخ۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ (عہ)۔

کردار اور افسانہ افسانوں میں کردار پیدا کرنے کے اصول۔ ان کی اہمیت، نوعیت وغیرہ پر اردو کی واحد کتاب قیمت عہر۔

لالہ سری رام دہلوی

لالہ سری رام ایم۔اے دہلی کے ایک مشہور خاندان سے تھے، جس کا سلسلہ اکبر کے وزیر ٹوڈرمل سے ملتا ہے۔ ان کے بزرگ سلاطین مغلیہ کے عہد میں معزز عہدوں پر ممتاز تھے، آپ کے والد آنریبل رائے بہادر مدن گوپال تھے۔ لالہ سری رام ۱۸۷۵ء میں دہلی میں پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم دہلی میں حاصل کر کے اپنے والد کے ساتھ لاہور چلے گئے، جہاں منصفی کا امتحان پاس کر کے منصف ہو گئے، چند سال منصفی کی، ۱۹۰۶ء میں مستعفی ہو گئے۔ بقیہ عمر علمی مشاغل میں صرف کی۔ آپ نہایت خلیق اور ملنسار تھے۔

لالہ صاحب تذکرہ ہزار داستان المعروف "خمخانۂ جاوید" کے مصنف تھے۔ اس تذکرہ کی چار ضخیم جلدیں شائع ہوئی تھیں، اس کی ترتیب میں انہوں نے بے حد محنت کی اور بے انتہا روپیہ خرچ کیا۔ اس تذکرہ کو اگر نظم اردو کی "انسائیکلوپیڈیا" اور قاموس الاعظم کہیں تو بیجا نہیں، اس کے ذریعہ سینکڑوں گمنام شاعر روشناس ہوئے۔ انداز بیان اس قدر مہذب اور سنجیدہ ہے کہ اچھوں کا تو ذکر ہی کیا، بروں کو بھی برا نہیں کہا۔ فاضل مصنف نے نہایت محنت سے ہر شاعر کے بہترین اشعار انتخاب کئے ہیں، عبارت نہایت سلیس اور بامحاورہ ہے۔ "خمخانۂ جاوید" کی صرف چار جلدیں ہی شائع ہونے پائی تھیں کہ فاضل مصنف کا انتقال ہو گیا۔ افسوس "خمخانۂ جاوید" اب نایاب ہے، پہلی جلد تو ان کی زندگی ہی میں ختم ہو گئی تھی۔ بقیہ جلدیں بھی دوبارہ شائع نہ ہوئیں، اس کتاب کے نہ ملنے سے ایک بہت بڑی کمی ہے۔ ہمارے یہاں حصہ دوم سوم اور چہارم کی چند جلدیں محفوظ ہیں۔

مولوی نصیر الدین صاحب ہاشمی

نصیر الدین صاحب ہاشمی کا خاندان ان خاندانوں میں سے ایک ہے جنہوں نے عرب کے جنوبی ہند کے سواحل پر تبلیغ اسلام اور تجارت کی غرض سے شمالی ہند میں اسلامی فاتحوں سے پہلے آئے تھے۔ بیجاپور کی عادل شاہی سلطنت میں اس خاندان کے افراد اعلیٰ مناصب پر فائز رہے۔
ہاشمی صاحب کی پیدائش ۱۸۹۵ء میں بمقام حیدرآباد ہوئی۔ ابتدائی خانگی تعلیم کے بعد حیدرآباد کے

قدیم مشہور مدرسے دارالعلوم میں تعلیم پائی۔ اس کے بعد مدراس یونیورسٹی سے منشی فاضل میں کامیابی حاصل کی ۱۹۲۳ء میں پہلی تصنیف "دکن میں اردو" شائع کی۔ ۱۹۲۹ء میں سرکار آصفیہ نے "دکن میں اردو" کی تالیف کے صلہ میں ان کو ایک سال کے لئے یورپ بھیجا جہاں انہوں نے دکنی ادبیات کے متعلق مواد فراہم کرنے کے علاوہ وہاں کی اردو کیٹلاگوں کی تصحیح بھی کی۔ ۱۹۳۱ء میں سلطنت آصفیہ کے دفتر دیوانی و مال (ہسٹاریکل ریکارڈ آفس) میں ملازم ہوئے، اس وقت نائب مددگار ناظم ہیں۔

دکن میں اردو اور یورپ میں دکنی مخطوطات، کے نامور مصنف اور اردو کے نوجوان ادیب و انشاپرداز ہیں۔ دفتری زندگی جس قدر بے کیف اور خشک ہوتی ہے اس کا اندازہ خود وہی حضرات کر سکتے ہیں جو اس صحرائے بے آب و گیاہ میں رہ نورد ہیں۔ باوجود اس بے کیفی و خشکی کے ہاشمی صاحب علمی تحقیق اور ادبی خدمات میں مشغول رہتے ہیں ؛

تاریخ ادب

نکات الشعراء اردو شعراء کا اولین مستند تذکرہ اور حضرت میر تقی میرؔ کے خامۂ جواہر نگار کی گہر پاشیوں کا بہترین نمونہ۔ قیمت مجلد دو روپے چار آنہ (عہ)۔

گلشن گفتار شعرائے اردو کا اولین تذکرہ نہایت معتبر و مستند معلومات۔ مرتبہ مولوی سید محمد۔ قیمت بارہ آنہ (۱۲ر)۔

مخزن نکات یہ اردو شعراء کا نایاب تذکرہ مصنفہ شیخ محمد قیام الدین قائمؔ چاندپوری ہے۔ شروع میں مولوی عبدالحق صاحب کا مقدمہ ہے۔ اور آخر میں قائمؔ کے کلام کا انتخاب قیمت فی جلد ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ)۔

تذکرہ شعراء اردو مشہور استاد سخن حضرت میر حسن مصنف مثنوی "سحر البیان" کا مرتبہ تذکرہ مع مقدمہ نواب صدر الصدور مولانا حبیب الرحمٰن خاں شروانی۔ قیمت مجلد عہ۔ ۱۲ر

تذکرہ گلزار ابراہیمی ۱۱۸۴ھ میں یہ اردو شعراء کا تذکرہ مرتب ہوا۔ جس کا اردو ترجمہ شاہ عالم بادشاہ کے عہد میں ہوا اور مولانا شبلی نعمانی کی تصحیح اور تحشیہ کے بعد اب پھر شائع ہوا ہے۔ قیمت غیر مجلد دو روپے (عہ) مجلد ڈھائی روپے (عہ)۔

ریاض الفصحا استاد مصحفیؔ کا نوشتہ صفحات (۲۸۸) اردو فارسی شعراء کا تذکرہ۔ بیشتر شعراء سے خود مصنف نے ملاقات کی ہے، یہ مصحفیؔ کا آخری تذکرہ ہے۔ قیمت غیر مجلد دو روپے۔ مجلد ڈھائی روپے (عہ)۔

عقد ثریا مصحفیؔ کا نوشتہ اردو شعرائے قدیم کا مستند تذکرہ مع مقدمہ مولوی عبدالحق صاحب بی۔ اے۔ قیمت مجلد ایک روپیہ دو آنہ

تذکرہ ہندی استاد مصحفیؔ کا نوشتہ تیسرا ہندی گو وا اردو کے شعراء کا تذکرہ انجمن ترقی اردو کا شائع کردہ۔ عہ

گل عجائب دکن کے اردو شعراء کے حالات ۱۲ر

چمنستان شعراء مؤلفہ لالہ لچھمی نرائن ایک قدیم و نایاب اردو زبان کے شاعروں کا تذکرہ ہے۔ حجم ۶۰۰ صفحات قیمت مجلد پانچ روپے آٹھ آنہ (صہ) غیر مجلد چار روپے بارہ آنہ (للعہ)۔

خطبات گارساں دتاسی یہ اردو کے شیدائی محسن گارساں دتاسی کے لیکچروں کا مجموعہ ہے۔ جو انھوں نے بحیثیت پروفیسر ۱۸۵۰ء سے ۱۸۶۹ء تک پیرس کے السنۂ شرقیہ کالج میں دیے۔ یہ لیکچر اس زمانہ کے بیش بہا معلومات کا خزانہ ہیں۔ قیمت غیر مجلد چار روپے آٹھ آنہ (للعہ)۔

شعر الہند قدما سے دور جدید تک اردو شاعری کے تمام تاریخی تغیرات، تمام اصناف شاعری یعنی غزل، قصیدہ، مثنوی اور مرثیہ وغیرہ پر تاریخی و ادبی حیثیت سے تنقیدی نظر، شعراء کا تذکرہ و نمونۂ کلام۔ قیمت حصہ اول تین روپے آٹھ آنہ (عہ) حصہ دوم تین روپے آٹھ آنہ (عہ)۔

گل رعنا مصنفہ مولانا سید محمد عبدالحیٔ مرحوم ناظم ندوۃ العلماء۔ اردو کی شاعری پر جامع تبصرہ۔ اور اردو شعراء کا مستند تذکرہ اور کلام کا پاکیزہ انتخاب طباعت عمدہ۔ قیمت صرف چار روپے (للعہ)۔

تذکرہ شعرائے دکن دکنی شعراء کا نہایت مستند

اور مبسوط تذکرہ۔ از محمد عبدالجبار صاحب صوفی۔ دو جلد (۱۲۴۸) صفحے۔ قیمت دس روپے (عـ۵)۔

مخزن الشعرا کا مستند تذکرہ مع مقدمہ مولوی گجرات کے (۱۱۱) اردو شعراء عبدالحق صاحب جس میں گجراتی مصنفین و شعراء کے بھی مختصر حالات ملادیئے ہیں۔ جو اصل میں تذکرہ میں نہ تھے، یہ تذکرہ اتنا اہم ہے کہ مہاراجہ بہادر یمین السلطنت سرکار عالی کی ضمانت پر حاصل ہوا تھا۔ قیمت مجلد صرف سوا روپیہ (عہ)۔

تذکرہ خندۂ گل اردو اور فارسی کے ظریف شاعروں کے دلچسپ حالات اور پرلطف انتخاب کلام مصنفہ مولوی عبدالباری صاحب آسی قیمت دو روپے عا

تذکرہ ریختی ریختی گو شعراء کا دلچسپ اور پراز معلومات تذکرہ از جناب تمکین کاظمی صاحب، طباعت خوبصورت قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)۔

سیر المصنفین یہ اردو کے نثر نگاروں کا نہایت دلچسپ اور مفید و کار آمد معلومات سے لبریز و قابل قدر تذکرہ ہے۔ اردو زبان کی عہد بعہد کی تبدیلیوں اور ترقی کا ذکر مصنفین کا نمونۂ تحریر۔ قیمت حصہ اول عا حصہ دوم تین روپے آٹھ آنہ (سے)۔

سخنوران ایران ایران کی مردم خیز سرزمین کو شاعری اور ادب میں خاص امتیاز حاصل ہے۔ مگر پہلے وہاں کی شاعری صرف قصیدہ و غزل تک محدود تھی اور اب جب سے وہاں کی سیاسیات میں انقلاب ہوا ہے، شاعری کے زمین و آسمان بھی بدل گئے، نثر نگاروں نے بھی اپنا طرز بدلا اور صاف و سادہ اسلوب کو ترجیح دی، اس میں ہر عصر کے ایرانی شعراء کے حالات اور ان کے کلام کا نمونہ اور ہر شاعر کی تصویر بھی ہے زبان آجکل ہی کی فارسی ہے۔ کتاب ٹائپ میں خاص اہتمام سے اعلے پیمانہ پر چھپی ہے۔ قیمت اٹھارہ روپے (مـ۱۸) ۔ حصہ دوم [illegible]

نگارستان فارس از مولانا محمد حسین صاحب آزاد مرحوم۔ صفحہ ۳۶ پر دیکھئے۔

ارباب نثر اردو فورٹ ولیم کالج کے نثر نویسوں کا محققانہ تذکرہ: مصنفہ مولوی سید محمد صاحب ایم۔ اے قیمت مجلد دو روپے (عا)۔

سخنوران دکن از سید تمکین عابدی۔ سلاطین و عہد قطب شاہی کے عہد سے شعراء کا مکمل تذکرہ، حضور بندگان عالی دست نواز گان [illegible] شان کے نایاب تصاویر کے علاوہ شعرائے عصر کے متعدد فوٹو ہے

اردوئے قدیم جس میں زبان اردو اور اس کے نظم و نثر کی مفصل تاریخ اور عہد بعہد کی ترقیوں کا تذکرہ ابتدائی زمانہ سے لے کر عالمگیر کے عہد آخر تک شعراء اور مصنفین کے صحیح حالات تحریر ہیں از سید شمس اللہ قادری۔ قیمت عہ

تذکرہ معرکۂ سخن اس کتاب میں شعراء باہم نوک جھونک علمی مباحث۔ مختلف اساتذۂ فن کا اختلاف مناظرۂ ادبی۔ غرض آپ کو ہر وہ چیز نظر آئے گی جس کا علم ادب لطیف اور ادب تنقیدی کے سلسلہ میں شخص کے لئے ضروری ہو۔ از عبدالباری آسی قیمت ۶/۸

مترجمین

پیدائش ۱۸۵۱ء　　　　وفات ۱۹۱۱ء

شمس العلماء ڈاکٹر سید علی بلگرامی

بی۔اے۔ بی ایل۔ ایف۔ جی۔ ایس۔ سوشیٹ رائل
اسکول آف مائینس لندن

ممبر آف دی رائل ایشیاٹک سوسائٹی آف گریٹ برٹن اینڈ آئرلینڈ
ممبر آف دی نارتھ آف انگلینڈ انسٹی ٹیوشن آف مائننگ انجنیرس
ممبر ایشیاٹک سوسائٹی بنگال و بمبئی۔ بی۔ ایل۔ گولڈ میڈلسٹ
کلکتہ یونیورسٹی
ممتحن سنسکرت مدراس یونیورسٹی وغیرہ
معتمد تعمیرات وریلوے سرکار نظام وغیرہ وغیرہ

مولوی سید علی بلگرامی قصبہ بلگرام میں ۱۸۵۱ء میں پیدا ہوئے۔ ان کا خاندان عرصے سے علم و فضل، جاہ و مرتبہ کے لحاظ سے نہایت ممتاز تھا۔ مولوی سید علی کے والد زین الدین خاں ڈپٹی کلکٹری سے پنشن لے کر حیدر آباد میں ایک معزز جگہ پر ہو گئے تھے، یہ بھی اپنے وقت کے بہت بڑے عالم و فاضل تھے۔ یہی وجہ تھی کہ انہوں نے اپنے بیٹے سید علی بلگرامی کی تعلیم کا خاص خیال رکھا۔ پندرہ سال تک محض عربی و فارسی تعلیم دلاتے رہے، جب اس سے فارغ ہوئے تو انگریزی تعلیم شروع ہوئی۔ ذہن اور حافظہ کی یہ حالت تھی کہ خود ان کے استادوں کو حیرت ہوتی مشکل سے مشکل بات جلد سے جلد سمجھ لیتے۔ اور ہمیشہ کے لئے دماغ میں محفوظ رکھتے۔ اس ذاتی جوہر کا ایک نتیجہ یہ بھی تھا کہ صرف آٹھ سال انگریزی پڑھ کر بی۔اے کی ڈگری حاصل کی، اور لطف یہ کہ امتحان میں ان کا ایک مضمون سنسکرت تھا۔

ڈاکٹر سید علی کی روز افزوں ترقی دیکھ کر حیدر آباد کے سرسالار جنگ بہادر اول نے بلا کر اپنے خاص عملہ میں داخل کر لیا۔ وہاں پہنچنے کے بعد انہوں نے سائنس کے علوم کو گہری نظر سے مطالعہ کیا تکمیل تعلیم کے لئے مولوی صاحب نے یورپ کا سفر اختیار کیا۔ اور وہاں بھی اپنی قابلیت کا نہایت عمدہ ثبوت دیا۔ علمی دلچسپی کا یہ حال تھا کہ جتنی زبانیں انھوں نے حاصل کی تھیں شاید ہی ہندوستان میں کوئی ایک آدمی جانتا ہو، آپ حسب ذیل زبانوں کے عالم و فاضل تھے عربی۔ فارسی۔ اردو۔ انگریزی۔ جرمنی۔ فرانسیسی۔ لاطینی۔ سنسکرت، بنگالی۔ مرہٹی۔ تلنگی۔ گجراتی۔ ہندی۔ لیکن باوجود اس ہمہ گیر علمی قابلیت کے مولوی صاحب نے افسوس ہے کہ تصنیف کی طرف توجہ بہت کم کی ہے۔ آپ کی جو کچھ یادگار ہیں وہ ترجمے ہیں۔ مگر اس میں شک نہیں کہ وہ ترجمے بھی کسی تصنیف

سے کم نہیں۔ یوں تو کئی کتابوں کے آپ نے قابل قدر ترجمے کئے لیکن تمدن ہند اور تمدن عرب نے آپ کی شہرت میں چار چاند لگا دیے۔ یہ دونوں کتابیں اصل میں فرانسیسی زبان میں تھیں۔ ان کا مصنف موسیو لیبان ہے۔ ان ترجموں کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب کو اردو زبان پر پوری طرح عبور حاصل تھا۔ سلاست اور روانی ان کے بیان کے خاص جوہر ہیں۔ محاورات بھی با موقع درست ہوتے ہیں۔ اصطلاحات کے ترجمے کرنے میں کمال ہے۔ آپ کی انتہائی کوشش یہ ہوتی ہے کہ جہاں تک ممکن ہو ترجمہ میں انگریزی الفاظ نہ آنے پائیں۔

مولوی سید علی بلگرامی کا ارادہ بہت سی نایاب کتابوں کے لکھنے کا تھا لیکن موت نے مہلت نہ دی۔ اور وہ فاضل اجل ۳ مئی ۱۹۱۱ء کو عالم جاودانی کی طرف رحلت کر گیا۔

تمدن عرب

مستشرقین کے سرتاج علامہ ڈاکٹر گستاولی بان کی مشہور زمانہ تصنیف کا وہ ترجمہ جو شمس العلماء ڈاکٹر سید علی بلگرامی مرحوم نے ۱۸۹۸ء میں شائع کیا تھا۔ اور جس کی قیمت پچاس روپیہ تھی، مگر ۱۹۱۲ء سے پہلے نایاب ہو چکی تھی۔ اور سو روپے میں بھی شائقین کو دستیاب نہیں ہوتی تھی۔ مع نواب جیون یار جنگ بہادر بی۔ اے بیرسٹر ایٹ لا چیف جسٹس ہائی کورٹ حیدرآباد دکن کے ناقدانہ مقدمہ اور فاضل مترجم کی جامع سوانح حیات کے، پانچ رنگین اور دو سو سادہ تصاویر، تین نقشوں سے مزین ہو کر

اعلیٰ حضرت سلطان العلوم فرمانروائے دکن

کے جشن سیمیں کی شادمانی میں دوبارہ نہایت خوشنما سنہری جلد کے ساتھ شائع ہو چکی ہے۔ اس نادر تصنیف میں عربوں کا روشن اور شاندار تمدن بتفصیل بیان کیا گیا ہے جو [illegible] باعث تخلیق جہاں حضرت سیدنا مولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سادہ تعلیم سے پیدا کیا تھا۔ اور جس سے دنیا کا ہر تمدن اثر پذیر ہوا۔ اسلامی تاریخ کے متعلق اس سے بہتر کتاب آج تک شائع نہیں ہوئی اور اتنی قیمتی کتاب کا بار بار شائع ہونا بھی ممکن نہیں اس لئے شائقین کو جلد خرید کرنا چاہیے۔ قیمت پچیس روپے (۲۵ عہ)۔

تمدن ہند نایاب ہے۔

ڈاکٹر سید عابد حسین صاحب ایم۔ اے۔ پی ایچ۔ ڈی

ڈاکٹر سید عابد حسین صاحب ۱۸۹۶ء میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۱۶ء میں الٰہ آباد یونیورسٹی سے بی۔ اے پاس کیا۔ تمام یونیورسٹی میں [illegible] ۱۹۲۵ء میں [illegible] جرمنی سے ایم۔ اے پی۔ ایچ۔ ڈی [illegible] فلسفہ اور تعلیمات کے پروفیسر مقرر ہوئے۔ ۱۹۲۶ء [illegible] رسالہ جامعہ ہندوستان کے مشہور رسالوں میں سے [illegible] پی۔ ایچ۔ ڈی ہیں۔ آپ نے بھی ترجموں کے ذریعہ [illegible]

ملنے کا پتہ - حالی پبلشنگ ہاؤس کتاب گھر اردو بازار جامع مسجد دہلی

زبان کی بڑی خدمت کی ہے۔ جرمن زبان سے بخوبی واقف ہیں، اور اکثر کتابوں کا جرمنی سے براہ راست ترجمہ کر چکے ہیں۔ انجمن ترقی اردو کے خاص معاونین میں سے ہیں۔ تاریخ فلسفۂ اسلام کا براہ راست جرمنی سے اردو میں ترجمہ کیا نفسیات شباب، تلاش حق، قوم کی آواز کے علاوہ جرمنی کے شہرۂ آفاق شاعر گوئٹے کے ڈرامہ "فاوسٹ" کا بھی نہایت کامیاب ترجمہ کیا ہے۔ جو انجمن ترقی اردو کی طرف سے شائع ہو کر خراج تحسین حاصل کر چکا ہے۔

آپ متعدد کتابوں کے مترجم ہیں اور بڑی روانی اور خوبی کے ساتھ ترجمہ کرتے ہیں، ملک میں جو اصحاب ترجموں کے ذریعہ اردو کی خدمت کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کی ذات ان میں نمایاں خصوصیت رکھتی ہے اور موجودہ مترجمین میں ایسا تو ایک بھی نہیں جو جرمنی انگریزی اور اردو پر یکساں قدرت اور عبور رکھتا ہو۔

ہماری بہت سی امیدیں ان کی ذات سے وابستہ ہیں۔

آپ نہایت ملنسار، منکسر المزاج اور خلیق ہیں۔ (بیگم صاحبہ ڈاکٹر عابد حسین نے تصویر مرحمت فرمائی)۔

مولوی عنایت اللہ صاحب دہلوی

سابق ناظم دارالترجمہ عثمانیہ

شمس العلما مولوی ذکاء اللہ مرحوم کے لائق فرزند
۱۵ نومبر ۱۸۶۹ء کو پیدا ہوئے، آپ کا آبائی وطن دہلی ہے، اپنے والد بزرگوار سر سید اور محمڈن کالج
ہیں، دہلی۔ الہ آباد۔ علی گڑھ جیسے مرکزی اداروں میں تعلیم حاصل کی۔
کے پروفیسروں کی صحبت میں رہ کر ترجمہ کا شوق ہوا، مشہور اور مفید انگریزی کتابوں کے آسان اور سلیس تراجم
میں اس وقت ہندوستان میں اپنا نظیر نہیں رکھتے، آپ نے اس شوق کی ابتدا ڈاکٹر آرنلڈ کی "پریچنگ آف اسلام"
سے ہوئی جس کا ترجمہ سر سید کی فرمائش پر آپ نے "دعوت اسلام" کے نام سے کیا، آپ کا دوسرا شاہکار "اندلس
کا جغرافیہ" ہے۔ ایسی بے نظیر اور بلند پایہ کتاب اندلس کے متعلق کسی زبان میں موجود نہیں۔ اگر مولانا اور کچھ
بھی نہ لکھتے تو یہ دونوں کتابیں علمی دنیا میں ان کا نام زندہ رکھنے کے لئے کافی تھیں۔ مگر مولانا برابر کچھ نہ کچھ لکھتے
رہتے ہیں اور بہت کچھ لکھ چکے ہیں۔ ڈوزی کی مشہور عالم "تاریخ الاندلس" کا بھی آپ ہی نے ترجمہ کیا جو تین
چار ضخیم جلدوں کا ترجمہ کر چکے ہیں، حیدرآباد میں سررشتۂ تالیف و ترجمہ کے ناظم بھی رہ چکے ہیں۔ وہاں کی نظامت
کے زمانہ میں جو کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں ان کا ذکر اردو کی تاریخ میں ہمیشہ رہے گا۔ فرائض نظامت سے سبکدوش
ہونے کے بعد بھی آپ آرام سے نہیں بیٹھے۔ اور برابر تراجم میں مصروف ہیں۔ آج کل آپ شیکسپیر کے ڈراموں
کے ترجمے کر رہے ہیں۔
مولانا کے ترجمہ کی خوبی یہ ہے کہ ادق سے ادق کتاب کا ترجمہ اس قدر سلیس، آسان، عام فہم اور بامحاورہ
ہوتا ہے کہ صفحے کے صفحے پڑھتے چلے جائیے لیکن ذرا بھی الجھن نہیں ہوتی۔
آپ کا تازہ علمی کارنامہ لین پول کی صلاح الدین ہے، جو صلاح الدین ایوبی کی بے مثل سوانح ہے۔
آجکل آپ دہرہ دون میں اقامت پذیر ہیں۔ اور ہمہ تن علمی مشاغل میں منہمک رہتے ہیں۔
مولوی صاحب کا بے حد ممنون ہوں کہ آپ نے مختصر حالات روانہ کئے۔
آپ کی اور آپ کے والد بزرگوار مولوی ذکاء اللہ مرحوم کی تصاویر جناب شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی
نے مرحمت فرمائیں۔

تراجم مولوی عنایت اللہ صاحب دہلوی

اشاعت اسلام
مصنفہ سوس آرنلڈ، ترجمہ مولوی عنایت اللہ قیمت

یونانی شہنشاہی
Ferguson W. S. Greek Imperialism
ترجمہ مولوی عنایت اللہ

بی اے۔ قیمت قسم اول دو روپے بارہ آنہ قسم دوم
ڈھائی روپے (۲/۸)
Abbott, E. Pericles and The golden age of Athens
پیریکلیز اور ایتھنز کا دور اقبال

مترجمہ مولوی عنایت اللہ۔ قیمت قسم اول مجلد تین روپے آٹھ آنہ (عہ) قسم دوم مجلد تین روپے (عہ)۔

اندلس کا تاریخی جغرافیہ

تالیف مولوی عنایت اللہ۔ قیمت مجلد پانچ روپے آٹھ آنہ (عہ)۔

Firth J. B. Constantine

قسطنطین اعظم

مترجمہ مولوی عنایت اللہ بی۔ اے قیمت قسم اول مجلد تین روپے چار آنہ۔ قسم دوم مجلد تین روپے (عہ)

تیمور

یہ تیمور لنگ کی نہایت مفصل سوانح عمری ہے، اصل کتاب ہیرلڈ لیمب نے لکھی تھی مولوی عنایت اللہ صاحب نے بڑی محنت سے ترجمہ کیا ہے۔ قیمت تین روپے (عہ)۔

چنگیز خاں

تاتاریوں کے پہلے باقاعدہ فرمانروا چنگیز خاں کے حالات اور کارناموں پر ہیرلڈ لیمب کی دل چسپ محققانہ کتاب کا اردو ترجمہ مصنف نے اس میں تاتاری و فرنگی و عربی و فارسی ماخذوں سے اس عجیب و غریب بادشاہ کے حالات مرتب کئے ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کیونکر اس وقت کی دنیائے اسلام پر چھا جانے کا مستحق ہوا۔ ترجمہ کی صحت اور خوبی کے لئے مولوی عنایت اللہ صاحب بی۔ اے سابق ناظم دارالترجمہ عثمانیہ کا نام نامی کافی ہے۔ قیمت دو روپے بارہ آنہ (عہ)۔

جاپان اور اس کا تعلیمی نظم و نسق

مؤلفہ سر راس مسعود مرحوم، مترجمہ مولوی عنایت اللہ، سر راس مسعود نے وہاں رہ کر اس عجیب و غریب ملک کے حالات، اور خاص کر تعلیمی نظم و نسق کو نہایت غور و تحقیق سے مطالعہ فرمایا۔ قیمت مجلد تین روپے۔ غیر مجلد ڈھائی روپے (عہ)

نجم السحر

پانچ ہزار سال پہلے جب مصر کی تہذیب اپنے معراج کمال پر تھی تو رب عمون کی بیٹی ملکہ نجم السحر نے سر بفلک محلوں میں آنکھیں کھولیں، پروان چڑھی، جوان ہوئی۔ اور پھر اس کی داستان عشق شروع ہوئی جو حد درجہ المناک ہے، ساحرہ آتشی کا جادو، توران کے مظالم، کیفر کی پر اسرار ہستی، اشمعون نجومی کی سحر آفرینی غرض اس زمانے کے تمدن و معاشرت کا کوئی پہلو مصنف کی نظر سے نہیں بچا ہے۔ اس کے دوران مطالعہ میں آپ کو ایسا معلوم ہوگا کہ ماضی کا دلکش فلم آپ حال کی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں ضخامت ۰۰۴ صفحات۔ قیمت دو روپے آٹھ آنہ (عہ)۔

سلامبو

شہرہ آفاق فرانسیسی انشا پرداز گستاؤ فلابیر کا شہ پارہ جس میں قرطاجنہ قدیم کی مٹی ہوئی تہذیب اس طرح از سر نو الفاظ میں تعمیر کی گئی ہے کہ اب سے دو ہزار سال پہلے کی تصویر آنکھوں کے آگے آجاتی ہے سلامبو اور ماتو کی محبت کی کہانی اس قدر حسرتناک ہے کہ پڑھنے والوں کی آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑتے ہیں۔
وحشیوں کی لڑائیوں کا بیان جب آپ پڑھیں گے تو سانس بھی روک کر لیں گے، غرض شروع سے اخیر تک یہ کتاب عجیب و غریب چیز ہے۔ ضخامت ۰۰۵ صفحات۔ قیمت تین روپے (عہ)۔

تائیس

یورپ کے بہترین مصنف کی بہترین تصنیف کا اردو کے بہترین مترجم مولوی عنایت اللہ دہلوی کے قلم سے ترجمہ، یہ فرانسیسی مصنف اناطول فرانس کا شہ پارہ ہے، اس میں جسم و روح کے تصادم کے مسئلہ کو مصر قدیم کی ایک عروس بازاری کی داستان کے طور پر نہایت دل فریبی سے پیش کیا گیا ہے۔
یہ ناول تمام دنیا کی ادبیات میں نہایت بلند مرتبہ رکھتا ہے مولوی عنایت اللہ صاحب نے اس کا ترجمہ

مولوی عنایت اللہ صاحب دہلوی

سابق ناظم دار الترجمہ عثمانیہ

شمس العلماء مولوی ذکاء اللہ مرحوم کے لائق فرزند ہیں، آپ کا آبائی وطن دہلی ہے، ۱۵ نومبر ۱۸۶۹ء کو پیدا ہوئے، دہلی، الہ آباد، علی گڑھ جیسے مرکزی اداروں میں تعلیم حاصل کی۔ اپنے والد بزرگوار، سرسید اور محمڈن کالج کے پروفیسروں کی صحبت میں رہ کر ترجمہ کا شوق ہوا، مشہور اور مفید انگریزی کتابوں کے آسان اور سلیس تراجم میں اس وقت ہندوستان میں اپنا نظیر نہیں رکھتے، آپ کے اس شوق کی ابتدا ر ڈاکٹر آرنلڈ کی "پریچنگ آف اسلام" سے ہوئی جس کا ترجمہ سرسید کی فرمائش پر آپ نے "دعوت اسلام" کے نام سے کیا، آپ کا دوسرا شاہکار اندلس کا جغرافیہ" ہے۔ ایسی بے نظیر اور بلند پایہ کتاب اندلس کے متعلق کسی زبان میں موجود نہیں۔ اگر مولانا اور کچھ بھی نہ لکھتے تو یہ دونوں کتابیں علمی دنیا میں ان کا نام زندہ رکھنے کے لئے کافی تھیں۔ مگر مولانا برابر کچھ نہ کچھ لکھتے رہتے ہیں اور بہت کچھ لکھ چکے ہیں۔ ڈوزی کی مشہور عالم "تاریخ الاندلس" کا بھی آپ ہی نے ترجمہ کیا، مغل تاریخ پر چار ضخیم جلدوں کا ترجمہ کر چکے ہیں۔ حیدرآباد میں سررشتۂ تالیف و ترجمہ کے ناظم بھی رہ چکے ہیں، اپنی نظامت کے زمانہ میں جو کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں ان کا ذکر اردو کی تاریخ میں ہمیشہ رہے گا۔ فرائض نظامت سے سبکدوش ہونے کے بعد بھی آپ آرام سے نہیں بیٹھے، اور برابر تراجم میں مصروف ہیں۔ آج کل آپ شکسپیر کے ڈراموں کے ترجمے کر رہے ہیں۔

مولانا کے ترجمہ کی خوبی یہ ہے کہ اول سے آخر کتاب کا ترجمہ اس قدر سلیس، آسان، عام فہم اور بامحاورہ ہوتا ہے کہ صفحے کے صفحے پڑھتے چلے جایئے لیکن ذرا بھی الجھن نہیں ہوتی۔

آپ کا تازہ علمی کارنامہ لین پول کی "صلاح الدین" ہے، جو صلاح الدین ایوبی کی بے مثل سوانح ہے۔

آجکل آپ دہرہ دون میں اقامت پذیر ہیں۔ اور ہمہ تن علمی مشاغل میں منہمک رہتے ہیں۔

مولوی صاحب کا بے حد ممنون ہوں کہ آپ نے مختصر حالات روانہ کئے۔

آپ کی اور آپ کے والد بزرگوار مولوی ذکاء اللہ مرحوم کی تصاویر جناب شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی نے مرحمت فرمائیں۔

تراجم مولوی عنایت اللہ صاحب دہلوی

مترجمہ مولوی عنایت اللہ۔ قیمت قسم اول مجلد تین روپے آٹھ آنہ (عہ/) قسم دوم مجلد تین روپے (عہ)۔

اندلس کا تاریخی جغرافیہ تالیف مولوی عنایت اللہ۔

قیمت مجلد پانچ روپے آٹھ آنہ (صہ/)۔

Firth J. B. Constantin

قسطنطین اعظم مترجمہ مولوی عنایت اللہ بی۔ اے۔ قیمت قسم اول مجلد تین روپے چار آنہ۔ قسم دوم مجلد تین روپے (عہ)

تیمور یہ تیمور لنگ کی نہایت مفصل سوانح عمری ہے۔ اصل کتاب ہیرلڈ لیمب نے لکھی تھی مولوی عنایت اللہ صاحب نے بڑی محنت سے ترجمہ کیا ہے۔ قیمت تین روپے (عہ)۔

چنگیز خاں تاتاریوں کے پہلے باقاعدہ فرمانروا چنگیز خاں کے حالات اور کارنامے پر ہیرلڈ لیمب کی دلچسپ محققانہ کتاب کا اردو ترجمہ مصنف نے اس میں تاتاری و فرنگی و عربی و فارسی ماخذوں سے اس عجیب و غریب بادشاہ کے حالات مرتب کئے ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کیونکر اس وقت کی دنیائے اسلام پر چھا جانے کا مستحق ہوا۔ ترجمہ کی صحت اور خوبی کے لئے مولوی عنایت اللہ صاحب بی۔ اے سابق ناظم دارالترجمہ عثمانیہ کا نام نامی کافی ہے۔ قیمت دو روپے بارہ آنہ (عہ/)۔

جاپان اور اس کا تعلیمی نظم و نسق مؤلفہ سر راس مسعود مرحوم۔ مترجمہ مولوی عنایت اللہ۔ سر راس مسعود نے وہاں رہ کر اس عجیب و غریب ملک کے حالات، اور خاص کر تعلیمی نظم و نسق کو نہایت غور و تحقیق سے مطالعہ فرمایا۔ قیمت مجلد تین روپے۔ غیر مجلد ڈھائی روپے (عہ/)

نجم السحر پانچ ہزار سال پہلے جب مصر کی تہذیب اپنے معراج کمال پر تھی تو رب عمون کی بیٹی ملکہ نجم السحر نے سربفلک محلوں میں آنکھیں کھولیں، پروان چڑھی، جوان ہوئی۔ اور پھر اس کی داستان عشق شروع ہوئی جو حد درجہ المناک ہے، ساحرہ آتشی کا جادو، توران کے مظالم۔ کیفر کی پراسرار ہستی، اشمعون نجومی کی سحر آفرینیا غرض اس زمانے کے تمدن و معاشرت کا کوئی پہلو مصنف کی نظر سے نہیں بچا ہے۔ اس کے دوران مطالعہ میں آپ کو ایسا معلوم ہوگا کہ ماضی کا دلکش فلم آپ حال کی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں ضخامت ۴۰۰ صفحات۔ قیمت دو روپے آٹھ آنہ (عہ/)۔

سلامبو شہرہ آفاق فرانسیسی انشاپرداز گستاؤ فلابیر کا شہ پارہ جس میں قرطاجنہ قدیم کی مٹی ہوئی تہذیب اس طرح از سر نو الفاظ میں تعمیر کی گئی ہے کہ اب سے دو ہزار سال پہلے کی تصویر آنکھوں کے آگے آجاتی ہے۔ سلامبو اور ماتو کی محبت کی کہانی اس قدر حسرتناک ہے کہ پڑھنے والوں کی آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑتے ہیں۔

وحشیوں کی لڑائیوں کا بیان جب آپ پڑھیں گے تو سانس بھی روک کر لیں گے، غرض شروع سے اخیر تک یہ کتاب عجیب و غریب چیز ہے۔ ضخامت ۵۰۰ صفحات۔ قیمت تین روپے (عہ)۔

تائیس یورپ کے بہترین مصنف کی بہترین تصنیف کا اردو کے بہترین مترجم مولوی عنایت اللہ دہلوی کے قلم سے ترجمہ، یہ فرانسیسی مصنف اناطول فرانس کا شہ پارہ ہے، اس میں جسم و روح کے تصادم کے مسئلہ کو مصر قدیم کی ایک عروس بازاری کی داستان کے طور پر نہایت دلفریبی سے پیش کیا گیا ہے۔

یہ ناول تمام دنیا کی ادبیات میں نہایت بلند مرتبہ رکھتا ہے مولوی عنایت اللہ صاحب نے اس کا ترجمہ

ایسی قادر الکلامی اور اعجاز بیانی سے کیا ہے کہ اردو میں ادب لطیف کی ایک غیر فانی یادگار رہ گیا ہے۔ قیمت دو روپے (عہ)۔

ہیرودیاس

سلومی کا حسن، بدی کا بے پناہ حسن تھا۔ اس کا ناچ رقص گناہ ہوتا تھا۔ اس کا جذبہ کوہ آتش فشاں کی طرح تند اور اس کی محبت لاوے کی طرح جھلس دینے والی تھی۔ اس کے سانس میں زہر تھا اور بوسے میں موت، وہ یوحنان کے لبوں کو چومنا چاہتی تھی، مگر یہ خدا رسیدہ بزرگ اسے اور اس کی ماں کو برا بھلا کہتا تھا۔ حاکم ربع تطیفس کے حکم سے سلومی ایک طلسمات رقص میں ناچی اور انعام میں اس نے یوحنان کا سر مانگا۔ اس خون آلود سر کو طشت میں سے اٹھا کر سلومی نے اس کے لبوں کو دیوانہ وار چوما۔ گناہ، خون اور محبت کی اس رونگٹے کھڑے کر دینے والی کہانی کو پڑھئے۔ قیمت بارہ آنہ (۱۲؍)۔

چنگیز خاں کے سوانح حیات

[illegible] کے ... اب حضرت کے لئے چنگیز خاں کے مستند وقائع حیات نہایت تحقیق و تدقیق سے ایک مشہور روسی عالم نے لکھے ہیں جن کا ترجمہ مولانا عنایت اللہ دہلوی مترجم شگفتہ اردو میں کیا ہے۔ مورخین کا بیان ہے کہ چنگیز خاں خدا کا قہر تھا۔ اس نے جہاں کہیں کوچ کیا اسے جلا کر خاک کر دیا [illegible] عورتوں اور بچوں کے قتل عام [illegible] چنگیز خاں کی حیات ہنگامہ خیز اور موت کی [illegible] اس کتاب میں دیکھئے۔ قیمت [illegible]۔

ڈانٹے کا جہنم

اطالیہ کے مشہور عظیم شاعر ڈانٹے کی [illegible] جہنم ہے مشرق و مغرب کے [illegible] مسلمہ طور پر دنیا کی عظیم ترین تصنیف تسلیم کی گئی ہے۔ اس کی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ دنیا کی تمام بڑی بڑی زبانوں میں اس کا ترجمہ ہو چکا ہے۔ اب اردو زبان میں پہلی مرتبہ کمال حسن اہتمام سے شائع ہوا ہے۔ اردو کے بہترین مترجم نے دلکش، دلچسپ اور پُر اثر انداز میں کمال جانفشانی اور عرق ریزی سے اردو کے قالب میں ڈھالا ہے۔ اس میں کم و بیش ۶۰ عکسی تصاویر ہیں اور شروع میں [illegible] انصار ناصری بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی نے ابتدا میں ایک نہایت عمدہ تنقیدی مضمون لکھا ہے جس میں بتایا ہے کہ ڈانٹے کے لٹریچر خصوصاً اس کی غیر فانی مثنوی "جہنم" ادبیات عالم میں ایک غیر فانی حیثیت رکھتی ہے۔ قیمت بارہ آنہ (۱۲؍)۔

ہیملٹ

شہرۂ آفاق شکسپیئر کا سب سے مشہور ڈرامہ ہیملٹ شہزادہ ڈنمارک کا ترجمہ مولانا عنایت اللہ نے ایسی قادر الکلامی سے کیا ہے کہ اردو میں ایک غیر فانی کتاب کا اضافہ ہو گیا۔ اردو میں لفظی پابندی کے ساتھ آج تک شکسپیئر کے کسی ڈرامہ کا ترجمہ کسی سے نہیں ہو سکا۔ مولانا عنایت اللہ صاحب کا یہ کمال ہے کہ انہوں نے اس کو اردو میں نہایت عمدگی سے منتقل کیا ہے۔ لکھائی چھپائی عمدہ۔ ٹائیٹل رنگین۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)۔

خواب پریشاں

مولوی عنایت اللہ صاحب بی۔ اے۔ سابق ناظم دارالترجمہ حیدرآباد دکن کا ایک طنز آمیز افسانہ جس میں انہوں نے اپنی نفیس زبان میں ایک حکیم صاحب کا دلچسپ قصہ لکھا ہے اور پھر مصنف نے اپنا ایک خواب حکیم صاحب کو سنایا ہے۔ خواب میں دیکھا ہے کہ یونان کے تمام اساتذہ طب [illegible] اور انہوں نے ہندوستان کے [illegible] پھانسی کا حکم جاری کیا ہے۔ خواب بجائے خود ایک نہایت عالمانہ چیز ہے، طنز [illegible] نے اور بھی لطف پیدا کر دیا ہے۔ قیمت چار آنہ۔

[illegible] - ایک مضمون [illegible] آثار قدیمہ [illegible]

مولوی خلیل الرحمٰن صاحب

آپ کا آبائی وطن اور مولد قصبہ سراوہ ضلع میرٹھ ہے۔ اور تاریخ پیدائش ۱۰ شوال ۱۲۸۱ھ ہجری ہے۔ ابتدائی تعلیم گھر پر ہوئی۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ انگریزی پڑھنا کفر کہلاتا تھا۔ آپ کے والد نے باوجود مخالفت کے ۱۸۸۰ء میں انگریزی شروع کرائی، ۱۸۸۶ء سے مضمون نگاری کا شوق ہوا۔ ۱۸۸۹ء میں سید ممتاز علی صاحب کے بلانے پر لاہور گئے، اور چیف کورٹ میں ملازم ہوگئے، مولوی صاحب کی صحبت سے آپ نے بہت فائدہ اٹھایا اس پر مولوی محمد حسین آزاد کی روزانہ حاضری نے سونے پر سہاگے کا کام دیا۔ اس کے بعد سرسید، نواب محسن الملک مولانا شبلی۔ خواجہ الطاف حسین حالی اور مولوی نذیر احمد جیسے حضرات کی صحبتوں سے فیض پہنچا۔ مولانا ابوالکلام آزاد نے تراجم کی طرف توجہ دلائی۔ سب سے پہلی مشق عذرا ہے، یہ کتاب بہت ہی مقبول ہوئی، یہ فخر سے کہا جاسکتا ہے کہ یہ سب سے پہلی کتاب ہے جس نے اتنی لمبی زندگی پائی۔ اس کے بعد حافظ سیوطی کی کتاب تاریخ الخلفاء کا ترجمہ کیا۔ نفح الطیب فی غصن الاندلس کی الرطیب کی تلخیص کی، آپ کا سب سے بڑا کارنامہ اخبار الاندلس کا ترجمہ ہے۔ اس پر گورنمنٹ پنجاب نے ایک ہزار روپیہ انعام دیا۔ اور پنجاب ایجوکیشن کانفرنس نے ایک طلائی تمغہ عطا کیا۔

۱۹۲۶ء میں لاہور سے ریٹائر ہوئے۔ آپ آجکل الہ آباد میں مقیم ہیں۔ اور اردو کی زبان کی خدمت میں ہمہ تن مصروف ہیں۔

آپ کے صاحبزادگان بھی بڑی بڑی علمی و ادبی خدمات پر مامور ہیں۔ اس لئے یہ مثل صادق

آتی ہے ۔

"این خانہ تمام آفتاب است"

(مولوی خلیل الرحمٰن صاحب کا شکرگذار ہوں کہ آپ نے اپنی تصویر اور حالات مرحمت فرمائے ۔)

تراجم مولوی خلیل الرحمٰن صاحب

اخبار الاندلس اسلامی اندلس کی مشہور ترین تاریخ "ہسٹری آف مورس اسپانیہ ان یورپ" کا ترجمہ جس سے بہتر اس وقت تک کوئی کتاب نہیں لکھی گئی ۔ مصنفہ ایس ۔ پی اسکاٹ مترجمہ مولوی خلیل الرحمٰن صاحب ۔ ہر سہ حصہ مجلد علیحدہ علیحدہ حسب ذیل

حصہ اول ابتداء سے ۱۰۲۳ء تک قیمت دس روپے (عنہ)

" دوم جنگ بازیافت تک " آٹھ روپے (عـہ)

" سوم جنگ بازیافت کے بعد " سات روپے (عـہ)

مولدین مسٹر ہنری چارلس کی موسٹ کوز کا ترجمہ جس میں اسپین کے مسلمانوں کے ہاتھوں سے نکلنے کے بعد اسپین میں جو مسلمان رہ گئے تھے ان کے حالات اور عیسائیوں کا ان کے ساتھ جو سلوک ہوا اس کی تفصیل دی گئی ہے ۔ قیمت ڈھائی روپے (عـہ) ۔

تاریخ الخلفا مترجمہ مولوی خلیل الرحمٰن صاحب قیمت دو روپے (عـہ) ۔

نفح الطیب مترجمہ مولوی خلیل الرحمٰن صاحب قیمت مجلد چار روپے بارہ آنہ (للعہ)

عذرا قدیم مصری تہذیب کا ایک نہایت دلچسپ اور پرلطف ناول ۔ مترجمہ مولوی خلیل الرحمٰن صاحب ۔ قیمت تیرہ آنہ (۱۳؍) ۔

مختصر تاریخ اسلامی

تاریخ اسلام کا طالبعلموں کے لئے مفید سلسلۂ اسباق ، جس کو مصر کے فاضل مورخ محی الدین خیاط کی کتاب سے ضروری اضافوں کے ساتھ مولوی خلیل الرحمٰن صاحب نے ملخص کیا ۔

حصہ اول ۔ ذکر رحمۃ اللعالمین ۔ قیمت آٹھ آنہ (۸؍) ۔

حصہ دوم ۔ خلافت راشدہ قیمت ۹؍

" سوم ۔ خلافت بنو امیہ " ۱۰؍

" چہارم ۔ خلافت بنو عباس " ۱؍

ان کے علاوہ اور بھی کئی کتابیں زیر طبع ہیں آپ آجکل تاریخ ایران لکھ رہے ہیں جو انشاء اللہ بہت ہی مفید ثابت ہوگی ۔

مرزا محمد عسکری صاحب

(مترجم تاریخ ادب اردو)

لکھنو کے مشرقی تمدن کی آخری یادگاروں میں سے ہیں ۔ مدت تک ہائی کورٹ کے مدد مترجم کی حیثیت سے سلسلۂ ملازمت میں منسلک رہے ، انگریزی اردو اور فارسی تینوں زبانوں پر کامل عبور ہے متعدد تراجم اس وقت تک شائع ہو چکے ہیں ، جن میں رام بابو سکسینہ کی تاریخ ادب اردو بہت مشہور و مقبول ہے ......

ملنے کا پتہ ۔ حالی پبلشنگ ہاؤس کتاب گھر اردو بازار جامع مسجد دہلی

مرزا غالب کی شاعری پر آپ کا تنقیدی مقالہ بھی طلبا کے طبقہ میں مقبولیت حاصل کر چکا ہے۔ فن لسانیات پر ایک کتاب حال ہی میں شائع ہوئی ہے۔

تاریخ ادب اردو

(مترجمہ مرزا محمد عسکری)

یہ کتاب اردو کے واسطے ایک گراں بہا اضافہ ہے جس میں زبان اردو کی ابتدا اور اس کے تمام مدارج ارتقا اور تدریجی ترقیوں کو اس حسن و خوبی کے ساتھ دکھایا گیا ہے کہ آج تک کسی کتاب میں اس شرح و بسط اور تفصیلی حالات کے ساتھ یہ مضامین نظر نہیں آتے، نہ صرف اردو ہی بلکہ جہاں جہاں سلسلہ تشریح میں دوسری زبانوں کا ذکر آ گیا ہے۔ اس پر بھی نظر غائر ڈال کر کافی روشنی ڈالی گئی ہے۔ اردو کی نظم کی ابتدائی حالت اور دور اول سے لے کر اس وقت تک کے تمام مشہور مشہور اساتذہ کا نہایت بسیط تذکرہ اور ان کی شاعری پر بے لاگ رائیں۔ اور کامل تنقید کی گئی ہے۔ وہ باتیں جو دوسرے تذکروں میں غلطی سے درج ہیں یا بہت سے بے بنیاد واقعے جو مشہور ہو گئے ہیں ان کو خصوصیت سے صحیح کر کے بیان کیا گیا ہے۔ بہت سے جدید واقعات کا ذکر کیا گیا ہے جن سے دنیا اب تک بے خبر تھی دوسرے حصہ میں ہندوستان کے بہترین شاعروں۔ ناول نویسوں اور ڈرامہ نگاروں کے تفصیلی تذکرے، حالات اور ان کی تصانیف کا ذکر اور اُن پر تنقیدیں کی گئی ہیں۔ سیکڑوں ادبی کتابوں سے اس میں مدد لی گئی ہے اور گویا اس صورت سے دریا کو کوزہ میں بند کر دیا ہے۔ کتاب کے آخر میں نہایت مفصل انڈکس اور اول میں فہرست مضامین شامل ہے۔ بہت سے مشہور مشہور مصنفوں کی نایاب تصویریں بھی موقع بموقع دی گئی ہیں۔ جن سے کتاب بے مثل اور ایک نایاب مجموعہ ہو گئی ہے۔ اصل کتاب انگریزی میں رام بابو سکسینہ نے لکھی تھی جس کا ترجمہ فاضل ادیب مرزا محمد عسکری صاحب بی۔ اے لکھنوی نے بہت سی مفید باتوں کا اضافہ کر کے کیا ہے۔ قیمت نو روپے (لعہ)۔

مرزا غالب کی شاعری

مرزا محمد عسکری کا مضمون۔ غالب اور غالب کی شاعری پر تبصرہ ہے قیمت چار آنہ (مر)۔

ادبی خطوط غالب۔ قیمت عکار

اکاڈیمی 〃 سہ ر

نوادر 〃 عہ

قاضی تلمذ حسین صاحب

قاضی تلمذ حسین صاحب گورکھپور کے رہنے والے ہیں، مارچ سنہ ۱۹۰۰ء میں مدرسۃ العلوم علی گڑھ میں داخل ہوئے اسنہ ۱۹۰۲ء میں بی۔ اے پاس کیا۔ اور سنہ ۱۹۰۸ء میں ایم۔ اے۔

ستمبر سنہ ۱۹۰۸ء میں گورنمنٹ کالج جبلپور میں قائم مقام پروفیسر (فارسی و عربی) مقرر ہوئے، جولائی سنہ ۱۹۰۹ء میں دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کے ہیڈ ماسٹر رہے۔ اگست سنہ ۱۹۱۳ء میں محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس علی گڑھ میں اول مدارس کے انسپکٹر اور بعد ازاں دفتر کے سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوئے۔

ستمبر سنہ ۱۹۱۷ء میں دار الترجمہ (جامعہ عثمانیہ) حیدر آباد دکن میں مترجم سیاسیات مقرر ہوئے اور

اس وقت تک اسی خدمت پر مامور ہیں۔

قاضی صاحب مشہور دارالترجمہ حیدرآباد کے رکن اور تقریباً گیارہ کتابوں کے مترجم ہیں جو دارالترجمہ کی جانب سے شائع ہوئی ہیں۔ آپ نے مرآۃ المثنوی کے نام سے مثنوی مولانا روم کو ایک خاص ترتیب کے ساتھ شائع کرکے مذہب و ادب دونوں کی بڑی خدمت انجام دی ہے۔ حال ہی میں ریاض رضوان، دیوان ریاض خیرآبادی بھی آپ ہی نے مرتب کرکے شائع کیا ہے۔

(آپ کے مختصر حالات تو موصول ہوگئے مگر تصویر باوجود انتہائی کوشش کے دستیاب نہ ہوسکی جس کا بہت افسوس ہے۔ تصویر کی فرمائش پر آپ نے حسب ذیل خیالات کا اظہار فرمایا ہے۔

"جناب نے اس گمنام عزلت نشین کی تصویر بھی طلب فرمائی ہے۔ مگر یہاں بھی وہی خیال غالب ہے جو مولوی عبدالماجد صاحب کا خیال ہے"!

"تصویروں کے متعلق مجھے آپ کے انہماک پر حیرت ہے۔ مولوی عبدالماجد صاحب سے زبانی گفتگو کرچکا ہوں۔ وہ تصویر کھچوانا نہیں چاہتے۔ یہی حال برنی صاحب کا ہے۔ اور خود میرا بھی عمل ایسا ہی ہے آپ ہرگز یہ خیال نہ فرمائیں کہ یہ دو تین شخص سہل انکاری برتتے ہیں۔ بلکہ اصل یہ ہے کہ رائے تصویر کھچوانے کے خلاف ہے جس گروپ کا آپ نے ذکر فرمایا ہے اور جس میں برنی صاحب کی تصویر ہے وہ بھی دستیاب نہ ہوا ورنہ میں ضرور ارسال خدمت کردیتا"۔

تراجم قاضی تلمذ حسین صاحب

مرآۃ المثنوی مرتبہ قاضی تلمذ حسین صاحب صفحہ ۶۰ پر ملاحظہ فرمائیے۔

ریاض رضوان دیوان ریاض خیرآبادی مرتبہ و شائع کردہ قاضی تلمذ حسین صاحب۔ قیمت چھ روپے

تاریخ ظفرہ مصنفہ گردھاری لال صاحب تصحیح شائع کردہ قاضی تلمذ حسین صاحب۔ قیمت ۶/

Bluntschli J. K. - The Theory of the State

نظریہ سلطنت ترجمہ قاضی تلمذ حسین ایم۔اے۔ قسم اول مجلد چار روپے سہ، قسم دوم غیر مجلد تین روپے (سے)۔

Leacock S. - The Elements of Political Science

علم السیاست ترجمہ قاضی تلمذ حسین ایم۔اے۔ قسم اول مجلد چار روپے، قسم دوم مجلد تین روپے بارہ آنہ (۱۲/۳)۔

Ogg, F. A. - The Governments of Europe Part I.

حکومتہائے یورپ ترجمہ قاضی تلمذ حسین ایم۔اے۔ حصہ اول قسم اول مجلد آٹھ روپے (۸)، قسم دوم غیر مجلد ۱۲/۷۔

Seeley, J. - An Introduction to Political Science

تقریب السیاسات ترجمہ قاضی تلمذ حسین ایم۔اے۔ قسم اول مجلد دو روپے بارہ آنہ (۱۲/۲)، قسم دوم غیر مجلد ۱۲/۱

ملنے کا پتہ۔ حالی پبلشنگ ہاؤس کتاب گھر اردو بازار جامع مسجد دہلی

Sidgwick, H — The Development of European Polity

ارتقائے نظم حکومت

ترجمہ قاضی تلمذ حسین ایم۔ اے قسم اول مجلد چار روپے (للعہ)۔ قسم دوم مجلد تین روپے (سے)

Begehot, W — The English Constitution

دستور سلطنت انگلشیہ

ترجمہ قاضی تلمذ حسین ایم۔ اے

قسم اول مجلد تین روپے چار آنہ۔ قسم دوم مجلد تین روپے (سے) قسم سوم غیر مجلد دو روپے (عہ)۔

Green J. R. A short History of The English people. vol. I to V.

تاریخ اہل انگلستان

ترجمہ قاضی تلمذ حسین ایم۔ اے

جلد اول مجلد ایک روپیہ (عہ)

جلد دوم مجلد ایک روپیہ پانچ آنہ (عہ)۔

جلد سوم قسم اول مجلد ایک روپیہ، قسم دوم مجلد ۱۵ آنے

جلد چہارم قسم اول مجلد ایک روپیہ ۴ آنہ قسم دوم مجلد عہ

جلد پنجم قسم اول مجلد ۱۵ آنے۔ قسم دوم مجلد ۱۳ آنے۔

قسم سوم غیر مجلد ۱۱ آنے۔

Fyffe, C. A — A History of Modern Europe Vol: I to III

یورپ کا عصر جدید

ترجمہ قاضی تلمذ حسین ایم۔ اے۔

جلد اول (۱۷۹۲ء تا ۱۸۱۴ء) قسم اول مجلد چھ روپے چار آنہ (سہ)، قسم دوم غیر مجلد پانچ روپے چار آنہ (ﷲ)

جلد دوم (۱۸۱۴ء تا ۱۸۴۸ء) قسم اول مجلد پانچ روپے آٹھ آنہ (عہ) قسم دوم غیر مجلد چار روپے بارہ آنہ (للعہ)۔

جلد سوم (۱۸۴۸ء تا ۱۸۷۸ء) قسم اول مجلد دو روپے چار آنے (عہ) قسم دوم غیر مجلد ایک روپیہ بارہ آنہ عہ۔

Thatcher, O. J. and F. Schwill — A General History of Europe Parts I and II

تاریخ یورپ

حصہ اول ترجمہ مولوی عبدالماجد بی۔ اے و نواب حیدر یار جنگ بہادر طبا طبائی۔ و قاضی تلمذ حسین ایم۔ اے قیمت مجلد چار روپے (للعہ)۔

حصہ دوم ترجمہ قاضی تلمذ حسین ایم۔ اے۔

قسم اول مجلد پانچ روپے چار آنہ (صہ) قسم دوم مجلد پانچ روپے (ﷲ) قسم سوم غیر مجلد تین روپے آٹھ آنہ (سیہ)۔

مولانا عبدالمجید سالک

مولانا عبدالمجید سالک بٹالہ ضلع گورداسپور کے رہنے والے ہیں۔ ۱۳ دسمبر ۱۸۹۴ء کو بٹالہ میں پیدا ہوئے آپ کے دادا مولوی میر محمد صاحب بہت واجب الاحترام عالم اور صالح بزرگ تھے، آپ کے والد مرحوم منشی غلام قادر صاحب پٹھانکوٹ کے میونسپل سکرٹری تھے۔

مولانا کی ابتدائی تعلیم مڈل تک پٹھان کوٹ میں ہوئی۔ اور انٹرنس کا امتحان بٹالہ سے پاس کیا۔ اور اس کے بعد بی۔ اے تک تعلیم پائی۔ چند ماہ ریلوے اکاؤنٹس کے دفتر میں کام کیا۔ پانچ سال تہذیب نسواں اور پھول

کی ایڈیٹری کی ۱۹۲۰ء سے ۱۹۲۷ء کے اوائل تک ایڈیٹر زمیندار کی حیثیت سے رہے۔ مارچ ۱۹۲۷ء کو زمیندار سے مستعفی ہوکر اپنا اخبار انقلاب جاری کیا۔ جو اب تک نہایت کامیابی سے شائع ہو رہا ہے۔ اور حضرت سالک کو از سرتاپا سیاسات اور صحافت میں مستغرق رکھتا ہے۔ آپ کا سارا وقت انقلاب کی ترتیب و تہذیب میں صرف ہوتا ہے۔ کبھی کبھی ریڈیو پر ادبی و ظریفانہ تقریریں بھی ہوتی رہتی ہیں۔ افکار و حوادث آپ کی خاص چیز ہے۔ اور ملک بھر میں شہرت رکھتی ہے۔

مولانا نے ڈاکٹر ٹیگور کی کتابوں کے بہترین ترجمے کئے ہیں جو مقبول ہونے کے علاوہ خود ڈاکٹر صاحب نے بھی پسند فرمائے۔ ان کے علاوہ امداد باہمی۔ ایجادات۔ سیاحوں کی کہانیاں وغیرہ بہت ہی مفید کتابیں لکھی ہیں۔ راہ و رسم منزلہا۔ آپ کی چند ابتدائی اردو اور فارسی نظموں کا مجموعہ ہے۔ (آپ کے مختصر حالات تو موصول ہوگئے لیکن تصویر نہ ملنے کا افسوس ہے۔)

تراجم منشی تیرتھ رام فیروزپوری

دغا کا پتلا

مارس لیبلانگ کے تازہ ترین شاہکار دی ریٹرن آف آرسین لوپن کا اردو ترجمہ۔ قیمت دو روپے عا/

گردشِ آفاق (۲۸) حصوں میں۔ قیمت فی حصہ بارہ آنہ (۱۲/) مکمل ۲۸ حصے ۲۱ روپے

نام		قیمت
ستم ہوش ربا	قیمت	۳ روپے
نازک کنارہ	״	عا/
کرنی کا پھل	״	عا/
شاہی خزانہ	״	عا/
ڈاکٹر کہولا	״	عہ/
سنہری بچھو	״	عہ/
خنجر بیداد	״	عا/
سنہری لاش	״	سے/
حور ظلمات	״	عہ
آتشی لتا	״	عہ/
گمنام مسافر	״	عا/
چڑیا کی ٹی	״	عہ
انمول ہیرا	״	عہ
نیلا ہیرا	״	عہ

خونی چکر

میری دا برٹس رینہارٹ کے ناول سرکولر سٹیرکیس کا پرلطف ترجمہ

قیمت عا/

نام		قیمت
زہری بان	قیمت	عا/
ہیروں کا بادشاہ	״	عہ
کارنامجات آرسین لوپن	״	عا/
تلاشِ اکسیر	״	عا/
قاتل ہار	״	عا/
آزادی	״	عا/
مطلبی دنیا	״	عا/
نولکھا ہار	״	عا/
کارنامجات شرلک ہومز	״	عا/
سراب زندگی	״	عہ/
انصاف	״	عہ/
تبدیل قسمت	״	عا/
مہر خموشی	״	عا/
لعل شب چراغ	״	عا/
مصری جادوگر	״	عا/
مقدس جوتا	״	عا/

تراجم پروفیسر رام سروپ کوشل

بدنصیب

فرانس کے شہرۂ آفاق ناول نویس وکٹر ہیوگو کے زندہ جاوید لامزابل کی تلخیص اردو میں۔ قیمت عہ/ ایک روپیہ دس آنہ۔

نل دمینتی ۸/ محبت نامے ۷/ تصویر خانہ عا/

ان پورنا کا مندر

شرمیتی نرا پلہ دیوی کے مشہور بنگالی ناول کا ترجمہ سوا روپیہ (عہ)۔

کبڑے مکوڑے عہ/ نٹ کھٹ پانڈے ۹/ گدھے کی آپ بیتی ۵/

ملنے کا پتہ۔ حالی پبلشنگ ہاؤس کتاب گھر اردو بازار جامع مسجد۔ دہلی

ناول نگار — حالی پبلشنگ ہاؤس "کتاب گھر" دہلی — مرتبہ سید زوار حسین

افسانہ نویس
سید سجاد حیدر
نیاز فتحپوری
خواجہ حسن نظامی
مسز حجاب امتیاز علی
مہاشہ سدرشن
ایم۔ اسلم
منشی پریم چند
سلطان حیدر جوش
مجنوں گورکھپوری
قاضی عبد الغفار
سید علی عباس حسینی
افسانہ نویس
حالی پبلشنگ ہاؤس کتاب گھر دہلی
مرتبہ سید زوار حسین

مولوی عبدالحلیم صاحب شرر لکھنوی

پیدائش سنہ ۱۸۶۰ء   وفات سنہ ۱۹۲۶ء

عبدالحلیم نام شرر تخلص سنہ ۱۸۶۰ء کو دارالسلطنت لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد حکیم تفضل حسین صاحب عربی و فارسی کے اعلیٰ تعلیم یافتہ تھے اور واجد علی شاہ کے یہاں ایک ممتاز خدمت پر مامور تھے۔ ۹ سال کی عمر میں آپ کو اپنے ہمراہ کلکتے لے گئے۔ اور وہیں ابتدائی تعلیم ہوئی۔ سید علی حیدر طباطبائی سے منطق و فلسفہ پڑھا اور اسی زمانہ میں علم معقولی حاصل کیا۔ حکیم محمد مسیح صاحب سے طب پڑھی۔ اور چند سال مطب بھی کیا۔ سنہ ۱۸۷۹ء میں (۱۹ سال کی عمر میں) آپ لکھنؤ آئے۔ اور نظم طباطبائی صاحب سے شاعری میں شرف تلمذ حاصل کیا۔ سنہ ۱۸۸۰ء میں اودھ اخبار کے اسسٹنٹ ایڈیٹر مقرر ہوئے۔ اور اپنی ادارت میں ایک ہفتہ وار رسالہ "محشر" نکالا۔ پھر اودھ اخبار سے قطع تعلق کر کے پہلا ناول دلچسپ لکھا۔ جو مقبول عام ہوا۔ سنہ ۱۸۸۷ء میں دلگداز جاری کیا۔ جو آپ کے مرتے دم تک جاری رہا۔ سنہ ۱۸۹۱ء میں آپ دکن تشریف لے گئے۔ نواب وقار الامراء بہادر مدار المہام نے اپنی ریاست سے دو سو روپے ماہوار کا وظیفہ مقرر کر دیا۔ سنہ ۱۸۹۵ء میں نواب وقار الامراء کے صاحبزادے کے ہمراہ انگلستان تشریف لے گئے۔ انگلستان کی واپسی کے چھ ماہ بعد آپ دکن سے پھر لکھنؤ آئے۔

اردو ناول نویسی کے آغاز کا سہرا آپ ہی کے سر رہا۔ نثر میں شاعرانہ تخیل کا اظہار کرنا۔ تاریخی اور عاشقانہ خیالات کو پُردرد پیرایہ میں تحریر کرنا آپ کا فطری حصہ تھا۔ قدرتی مناظر کا فوٹو اس ادا سے دکھایا ہے کہ سبحان اللہ۔ مولانا شرر صرف ناولسٹ ہی نہ تھے، بلکہ مورخ۔ ڈراما نگار۔ ادیب اور ایک زبردست جرنلسٹ بھی تھے۔ شرر سچ پوچھو تو اردو لٹریچر کی دنیا میں ایک چابک دست مصور تھے۔ اور جذبات انسانی پر حکومت کرنے والے بادشاہ۔ آپ کی کثیر التعداد تصانیف آپ کی یادگار ہیں۔

دسمبر سنہ ۱۹۲۶ء میں انتقال فرمایا۔ اور لکھنؤ میں دفن کئے گئے۔

(آپ کے صاحبزادے محمد صدیق حسن صاحب نے حیدرآباد سے آپ کی تصویر بھیجی۔ میں آپ کی اس ہمدردی کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔)

تصانیف مولوی عبدالحلیم شرر

تاریخی ناول

ایام عرب مولانا عبدالحلیم شرر کا مشہور و معروف ناول۔ اس ناول میں جاہلیت عرب کی مکمل تصویر دکھائی گئی ہے۔ قیمت دو روپے (عـ۲)

فتح اندلس پانچویں صدی عیسوی میں جبکہ مسیحیت ... کا قومی مذہب بن رہی تھی۔ اندلسیوں کی معاشرت اور ان کی تمدنی حالت پر ایک دلچسپ تاریخی ناول۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ (عـ۱؍)۔

ماہ ملک مولانا شرر مرحوم نے دولت غوریہ کے عروج اور کارناموں، ان کی معاشرت کے علاوہ شہزادی ماہ ملک کے سچے حالات اس ناول میں

ملنے کا پتہ۔ حالی پبلشنگ ہاؤس "کتاب گھر" اردو بازار جامع مسجد دہلی

ایک معزز ایرانی کی شادی کی دل چسپ داستان ہے قیمت دس آنہ (۱۰ر) ۔

حُسن کا ڈاکو عیش پرست رئیسوں کا حال۔ مولانا شرر نے بڑی خوبی سے بیان فرمایا ہے۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ (عہ) ۔

خوفناک محبت ہندوستان کی شریف زادیاں جو جاہل ہونے کے باوجود صاحب عصمت ہوتے ہیں بے نظیر ہیں از شرر لکھنوی۔ قیمت سوا روپیہ (عہ) ۔

زوال بغداد بغداد کی اسلامی شان کی تباہی و بربادی کا دردناک افسانہ مولانا نے تحریر فرمایا ہے۔ قیمت سوا روپیہ (عہ) ۔

افسانہ قیس مشہور لیلےٰ مجنوں کی تاریخی تحقیق مولانا نے فرمائی ہے اور ان کے حالات دیئے ہیں۔ قیمت ۳ر

عزیزہ مصر مولانا کے تاریخی ناولوں کی ایک کڑی جس میں عہد بنی طولون کا دلچسپ حال بیان کیا ہے۔ قیمت سوا روپیہ عہ ۔

ملکہ زنوبیہ عربی نژاد اور ایک حسین شاہزادی کے رومانی حالات۔ قیمت ۳ر ۔

شیریں ملکہ عجم فرہاد کی معشوقہ کے حالات قیمت تین آنہ (۳ر) ۔

غیب داں دلہن سفید سوشل ڈرامہ قیمت ایک روپیہ (عہ) ۔

دلچسپ مولانا کے قلم سے سب سے پہلا ناول، جس نے ہندوستان میں ناول نگاری کی بنیاد رکھی۔ پلاٹ مشرقی، فرخ اور اس کے عشق کا مزیدار قصہ، جوانی کے زمانہ کی تصنیف ہے قیمت آٹھ آنہ (۸ر) ۔

دلکش کامل مولانا شرر مرحوم کے قلم سے نکلا ہوا وہ ناول جس نے اردو انشا پردازی میں حیرت انگیز انقلاب پیدا کر دیا تھا جس کی ایک جھلک سے اہل ہند ہمہ بدنظر بچرت کے والہ و شیدا بن گئے مولانا کے ایام جوانی کی یادگار۔ پلاٹ سے شباب اور اور زندہ دلی کا جوش نمایاں، مشرقی تمدن کا نمونہ زبان نہایت پیاری۔ قیمت صرف چودہ آنہ (۱۴ر) ۔

بدرالنسا کی مصیبت خلاف شریعت پردے کے نقصانات پر ایک دل چسپ، سبق آموز، حیرت انگیز ناول قیمت ۸ر

شہید وفا جوش جہاد کے کارنامے، اسلامی ایمان کے نمونے، اسے پڑھ کر معلوم ہوگا کہ مسلمان کیسے بات کے دھنی ہوتے ہیں۔ اور مذہب پر کیونکر قربان ہو جاتے ہیں۔ قیمت آٹھ آنہ (۸ر)

الفانسو ۱۲ر معتزلہ ۱۲ر حلیۃ العذرا ۸ر
اسرار دربار حرام پور ۳ر

تاریخ و سوانح عمریاں

	قیمت	
تاریخ خلافت		۴ر
افسانہ قیس	"	۳ر
ابوبکر شبلی	"	عہ
ثانی اثنین	"	۶ر
عصر قدیم	"	۸ر
قرۃ العین	"	۲ر
سیر رجال	"	۸ر
سیر نسواں	"	عہ
حسن بن صباح	"	۶ر
خواجہ معین الدین اجمیری	"	۳ر
ذی النورین	"	۱۰ر
ابوالحسنین ؑ	"	۸ر

مولانا شرر کے مضامین

جلد اول شاعرانہ و عاشقانہ مضامین تین حصے

حصہ اول	قیمت	عمر
" دوم	"	عمر
" سوم	"	عمر

جلد دوم تاریخی۔ جغرافیائی مضامین تین حصے

حصہ اول	قیمت	عمر
" دوم	"	عمر
" سوم	"	عمر

جلد سوم سیر و سوانح تین حصے

حصہ اول	قیمت	عہ
" دوم	"	عمر
" سوم	"	عہ

جلد چہارم ادب و تحقیق مسائل عمر
" پنجم اصلاح قوم وملت عہ
" ششم تاریخی واقعات (زیر طبع)
" ہفتم نظمیں و ڈرامے عہ
انتخاب مضامین شرر عمر

مولانا عبدالحلیم شرر مرحوم کی وہ کتابیں جو ان کے انتقال کے بعد کسی وجہ سے شائع نہ ہو سکیں۔ اُن کے مسودات ابھی تک اسی حالت میں رکھے ہیں۔ ان کتابوں کو آپ کے صاحبزادے جناب محمد صدیق حسن صاحب بہت جلد شائع کرنے والے ہیں۔

پیدائش
۱۸۴۶ء

پنڈت رتن ناتھ سرشار

وفات
۱۹۰۲ء

پنڈت رتن ناتھ در متخلص بہ سرشار گذشتہ صدی کے آخر میں ایک عجیب زندہ دل باکمال شخص گذرے ہیں۔ ایک معزز کشمیری خاندان سے تھے۔ ۱۸۴۶ء یا ۱۸۴۷ء میں لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ صرف چار برس کے تھے کہ باپ کا سایہ سر سے اُٹھ گیا۔ اول عربی فارسی پڑھی۔ جب انگریزی تعلیم کا رواج ہوا تو کیننگ کالج میں داخل ہوئے۔ مگر کوئی ڈگری حاصل نہ کر سکے۔ کسب معاش کے لئے کھیری کے ضلع اسکول میں معلمی اختیار کی۔

سرشار کو بچپن ہی سے انشا پردازی کا شوق تھا۔ اول اول تو اودھ پنچ میں مضامین بھیجتے رہے۔ بعد ازاں منشی نول کشور کی دعوت پر اودھ اخبار کی ایڈیٹری کے فرائض انجام دینے لگے۔ ان کی ایڈیٹری کی وجہ سے اودھ اخبار کو جو عروج نصیب ہوا وہ اس کے لئے معراج کمال تھا۔

سرشار نے فسانہ آزاد کی بنیاد اسی اخبار کے ذریعہ ڈالی۔ یہ اردو ناول نویسی کے فن میں ایک خاص امتیازی حیثیت رکھتا ہے۔ ۱۸۸۰ء میں فسانہ آزاد بصورت ایک علیحدہ کتاب کے چھپا اور بہت مقبول ہوا۔ فسانہ آزاد کے علاوہ حضرت سرشار کی تصانیف سیر کہسار، جام سرشار، کامنی۔ خدائی فوجدار وغیرہ بہت مشہور ہیں۔

سرشار کی عالمگیر شہرت ۱۸۹۵ء میں اُن کو حیدرآباد لے گئی۔ حیدرآباد میں مہاراجہ سرکشن پرشاد نے اپنا کلام بغرض اصلاح سرشار کو دکھایا اور اس کے عوض میں دو سو روپے ماہوار عنایت فرماتے رہے۔ حضور نظام نے بھی سرشار کی کمال قدر دانی کی۔ سرشار کچھ عرصہ تک حیدرآباد میں دبدبۂ آصفیہ بھی نکالتے

افسوس کہ کثرت مے نوشی نے اتنے قابل قدر دماغ کو قبل از وقت خراب کردیا۔ اور ۱۹۰۲ء میں سرشار نے حیدرآباد ہی میں انتقال کیا۔

اردو ناول کو انگریزی طریقے پر لکھنے کا فخر انھیں کو حاصل ہے۔ اور اسی کے ساتھ وہ ایک زبردست جرنلسٹ، ایک مشہور مصنف، اردو کے زبردست زبان داں، ظریف اور بذلہ سنج اور ایک طرز خاص کے موجد بھی تھے۔

حکیم محمد علی متخلص بہ طبیب

اگر ایک طرف مولانا عبدالحلیم شرر کے ادب پرور قلم نے لکھنؤ کی فضا کو ادبستان بنا دیا تھا۔ تو دوسری طرف اس سے بہت ہی قریب ہردوئی میں مولانا محمد علی طبیب بھی آسمان ادب پر آفتاب بن کر چمک رہے تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہندوستان کو ناول نویسی میں جن لوگوں نے روشناس کیا وہ صرف یہی دو ہستیاں تھیں اس سے پہلے نہ ملک میں ناول نگاری کا کوئی صحیح معیار موجود تھا اور نہ فسانہ نگاری کے باضابطہ اصول مقرر ہوئے تھے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مولانا شرر اور حکیم محمد علی کو قدرت نے صرف اسی لئے پیدا کیا تھا کہ وہ ادب اور انشائے لطیف سے اردو ادب میں ایک نئے باب کا اضافہ کریں چنانچہ شرر نے عموماً اور حکیم محمد علی نے خصوصاً ناول نویسی کو کیا باعتبار پلاٹ اور کیا باعتبار زبان خاک گمنامی سے نکال کر شہرت و قبولیت عوام کے بام معراج تک پہنچا دیا (آپ کے مختصر حالات اور تصویر حاصل کرنے کی بے انتہا کوشش کی گئی بیگم صاحبہ محمد علی طبیب نے تحریر فرمایا کہ تصویر تو موجود نہیں البتہ حالات بھیج دیئے جائیں گے۔ مگر افسوس کہ حالات بھی نہ مل سکے۔)

تصانیف حکیم محمد علی طبیب

گورا حکیم محمد علی صاحب طبیب نے ہردوئی ضلع گونڈہ کا نوہ (جو خادم کا وطن ہے) کا سچا واقعہ لکھا ہے۔ یہ ایک اوریجنل ناول ہے جس میں ایک ہندو بیوہ کی الم انگیز زندگی کی نہایت ہی درد ناک تصویر کھینچی ہے۔ اور اس میں عقد بیوگان پر بہت ہی پیارے انداز میں گفتگو اور بحث کی ہے اور صغر سنی کی شادی کے خلاف ہندوستان بھر میں سب سے پہلا جہاد کیا گیا ہے۔ ناول کی دلکشی اور واقعات کی دل فریبی اتنی اثر انگیز ہے کہ اسے شروع کرنے کے بعد اختتام سے پہلے ہاتھ سے رکھ دینا ناممکن ہے۔ قیمت دو روپے آٹھ آنہ (۲؍۸)۔

عبرت حکیم صاحب نے ان تمام ناولوں میں جو قبولیت عام و شہرت کو حاصل ہوئی حقیقت یہ ہے کہ دوسرے ناول اس سے کسی قدر پیچھے رہ گئے ہیں اگر اس ناول کو حکیم صاحب کا شاہکار کہا جائے تو کچھ بیجا نہ ہوگا۔ متوقع کے مطابق پہلا ایڈیشن شائع ہوا تھا کہ اس ناول نے ملک میں حیرت و استعجاب کی ایک لہر دوڑا دی۔ چونکہ پہلی اشاعت تعداد میں کچھ زیادہ نہ تھی اس لئے مصنف کو مسلسل دس ایڈیشن شائع کرنے پڑے۔

اس ناول میں جہاں ہندوستان کے تاریخی واقعات کو کچھ اس انداز سے سپرد قلم کیا ہے کہ ہر شخص اپنے اندر عشق و محبت کا لطیف ترین جذبہ محسوس کرنے لگتا ہے کہ تو یہی چاہتا ہے کہ اس کی تعریف و توضیح میں صفحے کے صفحے لکھے جائیں۔ مگر وقت کی قلت اور کتابت کی دشواری مانع ہے۔ مختصر یہ کہ ناول کی دنیا اور ناول مجابات میں شمار کیا جا سکتا ہے تین جلدوں میں ختم ہوا ہے مجموعی قیمت دو روپے دس آنے (۲؍۱۰) ہے۔

اختر و حسینہ

یہ ناول خاص حکیم صاحب کی دماغی کاوشوں کا نتیجہ ہے۔ اس میں اس امر پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے کہ عورتوں کی انتہائی تعلیم کہاں تک ہونی چاہیئے، اور ان کا تعلیمی معیار دنیا کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً کیا رکھنا چاہیئے۔ یہ بحث اس خوبی اور وضاحت کے ساتھ کی گئی ہے کہ جو آپ کو اس موضوع کی تمام موجودہ کتابوں میں نہ ملے گی۔ تفریح و دلچسپی کے لیے حسن و عشق کی معرکہ آرائیاں بھی عجیب پُر سوز و دل گداز انداز میں دکھائی گئی ہیں۔ وہ شادیاں جو محبت یا باہمی رضامندی کے خلاف وجود میں آتی ہیں اُن کے وہ نتائج بد جو آپس کی زندگیوں کو تلخ اور گھر کی بربادی کا سامان فراہم کر کے تباہی کا سبب ہوتے ہیں ان کا بیان بھی بہت ہی رقت انگیز ہے۔

یہ ناول دو حصوں میں ختم ہوا ہے۔ قیمت ڈھائی روپے (عہ/)

نیل کا سانپ

"کلیوپیٹرا" جس کی داستان حسن ایک غیر فانی اور لازوال شہرت حاصل کر چکی ہے اور جس کی ذات عالم حسن کی تاجدار تسلیم کی جا چکی ہے اس کی رومانی زندگی کا یہ دلکش اور حیرت انگیز ترجمہ ہے۔ مولانا محمد علی طبیب کی ذات ہزار ستائش و تحسین کی مستحق ہے کہ انھوں نے انگریزی کے اس شاہکار کو اردو اور پھر ادب پرور اردو میں ترجمہ کر کے اردو جاننے والے حضرات پر ایک بہت بڑا احسان کیا ہے، یہ اسی ناول کا ترجمہ ہے جس کا ترجمہ دنیا کی ہر زندہ زبان میں ہو چکا ہے۔ اردو کو بھی اس اعتبار سے خوش نصیب کہیے کہ اس نے اس کا ترجمہ کرنے والا بھی حکیم محمد علی جیسا بلند پایہ ادیب پایا۔ ہمیں یقین ہے کہ اگر آپ نے اس کتاب کو شروع کر دیا۔ تو اس کے ختم ہونے تک آپ پر سونا اور کھانا پینا بار ہو جائے گا۔ قیمت فی جلد ایک روپیہ دو آنے (عہ/)۔

حسن سرو

افسانہ ایک تو یوں ہی اثر انداز چیز ہے لیکن اگر وہ افسانہ حقیقت پر مبنی ہو تو پھر اس کی تاثیر کا کیا ٹھکانا۔ حسن سرو ایسا ہی ناول ہے۔ جس کے تمام واقعات سچے اور تمام ہیروز کے نام اصلی ہیں۔ اس میں حسن و عشق کی تصویر کشی کے علاوہ رنج و غم درد و حسرت کی تمام وہ افتادیں جن کا عشق کی منزلوں میں پیش آنا ناگزیر ہے عجیب خوبی کے ساتھ دکھائی گئی ہیں۔ اس میں آپ ابنائے زمانہ کی دراندازیوں و فتنہ کاریوں کی ان مفسدانہ کوششوں کو دیکھیں گے جو کامیابی سے ہم آغوش ہوتے ہوئے دکھیہ کر عمل میں لائی جاتی ہیں۔ غرض جہاں تک پلاٹ و زبان کا تعلق ہے یہ ناول حکیم صاحب کے ناولوں میں بہترین شمار کیا جا سکتا ہے۔ یہ ناول تین حصوں میں ختم ہوا ہے۔ مجموعی قیمت دو روپے آٹھ آنہ (عمہ/)

رام پیاری

رام پیاری کی اساسی حیثیت بھی تاریخی ہے۔ چتوڑ جیسے راجپوت آبادی کے لحاظ سے مرکزیت کا درجہ حاصل ہے اور جو کبھی رانا کھمبوجی کا دار السلطنت رہ چکا ہے تاریخ میں مارواڑ کا یہ خطہ ایک غیر فانی شہرت و عظمت رکھتا ہے ہندوستان کے ابتدائی دور میں آپس کی خانہ جنگیوں میں کیسی کیسی خوں ریزیاں ہوئیں اور حسن کی بے پناہ کرشمہ سازیوں نے کیا کیا گل کھلائے۔ اس میں اس کا بالتشریح ذکر ہے سب سے بڑی بات یہ ہے کہ یہ ناول حکیم صاحب کا آخری ناول ہے۔ اور اس میں مرحوم نے اپنا پورا زور قلم صرف کر دیا ہے۔ دوسرے ناولوں کی طرح اس کی دلچسپی بھی بہت ہی عمیق و مستقل ہے۔

یہ ناول دو حصوں میں مکمل ہوا ہے۔ قیمت تین روپے آٹھ آنہ (سہ/)۔

جعفر و عباسہ

ہارون الرشید کے عہد زریں کا وہ تاریخی واقعہ جس نے سلطنت عباسیہ پر ایک گہرا اثر ڈالا۔ اور آخر میں ایک انقلاب کی صورت اختیار کرلی۔ عجیب و غریب انداز میں سپرد قلم کیا گیا ہے۔ جس میں حسن و عشق کی ایسی دلفریب اور فطرت انسانیہ کے مطابق تصویر کھینچی گئی ہے کہ محبت آشناؤں کے لئے تیر و نشتر سے کم نہیں اس تاریخی افسانے کے متعلق ملک کے بڑے بڑے ادبا کی یہ رائے ہے کہ اس میں افسانوی ناول نویسی کے تمام محاسن اپنی پوری قوت کے ساتھ جلوہ گر ہیں۔ ناممکن ہے کہ انسان اسے پڑھے اور واقعہ کی نوعیت پر آنسو روکنے میں صبر و ضبط سے کام لے سکے قیمت فی جلد ایک روپیہ دو آنے (عہ)۔

دیول دیوی

یہ ناول بھی حکیم صاحب کے ناولوں میں کافی شہرت و عظمت رکھتا ہے۔ اس میں علاءالدین خلجی کے عہد حکومت کا ایک تاریخی واقعہ حسن و عشق کی صورت میں نہایت ہی دلفریب انداز میں حوالۂ قلم کیا گیا ہے۔ اس کے پڑھنے کے بعد آپ علاءالدین خلجی کے انتظام سلطنت اور طرز حکومت سے بخوبی واقف ہو سکتے ہیں۔ ناول کے مطالعہ سے ہند و مسلم اتحاد کی نہایت ہی حسین تصویر آپ کے سامنے آجائے گی اور آپ کو معلوم ہوگا کہ وہ اتحاد پرور زمانہ کس طرح آہستہ آہستہ منافرت و اختلاف سے بدلا گیا۔ خضر خاں اور دیول دیوی کی داستان محبت اس امر کا روشن ثبوت ہے۔ قیمت فی جلد ایک روپیہ چار آنہ (عہ)۔

مولوی بشیرالدین احمد صاحب دہلوی

پیدائش سنہ ۱۸۶۱ء — وفات سنہ ۱۹۲۷ء

مولوی بشیرالدین احمد ۲۸ اگست سنہ ۱۸۶۱ء کو مقام دہلی پیدا ہوئے۔ آپ کے والد بزرگوار کا نام مولوی نذیر احمد ہے۔ اردو، فارسی، عربی، انگریزی کی تعلیم اپنے والد موصوف ہی سے حاصل کی۔ چند پند بھی انہیں کے لئے تصنیف کی گئی تھی۔ صرف دو برس کے تھے کہ گورنمنٹ اسکول دہلی میں داخل کر دیا تھا جنہوں نے موعظۂ حسنہ پڑھی ہے وہ جانتے ہیں کہ مولانا نے اس زمانہ میں کیسی دل سوزی اور شفقت کے ساتھ ان کی تعلیم و تربیت جاری رکھی۔ ... سے چھوڑ کر حیدرآباد دکن گئے۔ وہاں تعلقداری کی خدمات انجام دیں سنہ ۱۹۱۱ء میں وظیفہ یاب ہوکر دہلی واپس آگئے۔

مولوی بشیرالدین احمد نے زمانۂ ملازمت ہی میں اپنے والد کی تقلید شروع کر دی تھی یعنی تعلیم نسواں کا اقبال دلہن، حسن معاشرت وغیرہ کتابیں لکھیں۔ تاریخ کا بہت شوق تھا چنانچہ واقعات دارالحکومت دہلی اور واقعات مملکت بیجاپور ایسی مکمل و جامع تاریخیں لکھیں جو اپنا جواب آپ ہی ہیں۔ مولوی نذیر احمد صاحب کی طرح آپ کی کتابیں بھی نہ صرف پبلک میں مقبول ہوئیں بلکہ گورنمنٹ نے انعام دے کر ان کی قدردانی فرمائی۔

مولوی صاحب کو شاغل علمی سے اس قدر شغف تھا کہ اطبا کے منع کرنے پر بھی اپنی پیرانہ سالی کا بیشتر حصہ تصنیف و تالیف میں صرف کیا۔ بالآخر اس محنت شاقہ کی وجہ سے صحت نے جواب دے دیا۔ مرض فالج میں مبتلا ہوکر ۲۸ اگست سنہ ۱۹۲۷ء کو رحلت فرمائی۔

آپ کے صاحبزادے جناب شاہد احمد صاحب ایڈیٹر "ساقی" نے آپ کی بڑی تصویر جو آویزاں تھی مرحمت فرمائی۔ میں شاہد صاحب کی اس مہربانی کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

انشائے بشیر
جس میں کارآمد سو خطوط و عرضیاں کے لیے ہیں۔ قیمت ایک روپیہ بارہ آنہ (عہ ۱۲/)۔

حکایات لطیفہ
عمدہ عمدہ با مذاق دلچسپ حکایتیں مع فوٹو مؤلف۔ قیمت مکمل سٹ دو روپے دس آنہ (عہ ۲/۱۰)۔

لطائف عجیبہ
پھڑکا دینے والے دلچسپ لطیفے تین حصے مع فوٹو مؤلف حصہ اول حصہ دوم۔ حصہ سوم۔ قیمت فی حصہ ایک روپیہ (عہ)
پورا سٹ حکایات لطیفہ دو روپے دس آنہ (عہ ۲/۱۰)۔

فرامین سلاطین
بادشاہوں کے فرمانوں کی نقلیں ۱۰۸ فرمان ۔ ۸۰ فوٹو اس پر گورنمنٹ سے پانچسو روپے کا اعزازی انعام مرحمت ہوا ہے۔ قیمت تین روپے آٹھ آنہ (عہ ۳/۸)۔

واقعات مملکت بیجاپور
ملک دکن کی مکمل تاریخ تین جلدوں میں۔ اس کتاب پر گورنمنٹ نظام سے بارہ سو روپے انعام مرحمت ہوا ہے۔ ۔۔ فوٹو۔ الگ الگ حصص فروخت نہیں ہوں گے۔ قیمت دس روپے (عہ)

واقعات دار الحکومت
شہر دہلی کی لاجواب تاریخ و آثار قدیمہ۔ تین جلدوں میں۔ اس کتاب پر گورنمنٹ سے ایک ہزار روپے انعام مرحمت ہوا ہے۔ صفحات ۲۵۹۶۔ نقشہ جات و تصاویر قلمی ۲۰۹۔ عکسی تصاویر ۹۰۔ قیمت پندرہ روپے (عہ)۔

حصہ اول۔ ۱۵۰۰ برس قبل مسیح سے سنہ ۱۹۲۱ء تک کی مکمل تاریخ صفحات ۱۰۶۶۔ نقشہ جات و تصاویر قلمی ۵۶۔ فوٹو ۶۔

حصہ دوم۔ اندرون و ملحقات شہر کی عمارات کے حالات۔ تصاویر قلمی ۸۲۔

حصہ سوم۔ بیرون شہر و مضافات شہر کی عمارتوں کے حالات۔ نقشہ جات اور قلمی تصاویر۔ فرمانوں کے فوٹو۔ الگ الگ حصص فروخت نہیں ہوں گے۔

عزم بالجزم
استقامت ارادہ کا ایک دلچسپ چھوٹا سا قصہ۔ اس قصے میں بتلایا گیا ہوگا کہ ایک شخص پر کیسی کیسی مصیبتیں پڑیں اور اس نے کیونکر ان سب کو برداشت کیا۔ مصنفہ مولوی بشیر الدین۔ قیمت ۴/

پیدائش سنہ ۱۸۶۸ء

مصور غم علامہ راشد الخیری مرحوم

وفات سنہ ۱۹۳۶ء

علامہ راشد الخیری دہلی کے اس ممتاز خاندان سے تعلق رکھتے تھے جسے خاندان شاہان مغلیہ کے اتالیق ہونے کا سلسلہ بعد نسل فخر حاصل رہا ہے۔ علامہ مغفور بمقام دہلی سنہ ۱۸۶۸ء میں پیدا ہوئے۔ ابھی ۷ برس کے تھے کہ باپ کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ جس کے سبب آپ کی تعلیم و تربیت دادا اور چچا کی نگرانی میں ہونے لگی۔ یہ وہ زمانہ تھا جب انگریزی تعلیم کو مسلمان کفر سمجھتے تھے۔ اردو، فارسی، عربی وغیرہ گھر پر اور انگریزی تعلیم دہلی کے عربک اسکول میں ہوئی۔ سنہ ۱۸۹۲ء میں محکمہ بندوبست کے انگریزی دفتر میں ملازم ہوئے۔ کچھ مدت بعد مستعفی ہو گئے۔

مولانا کی سب سے پہلی تصنیف حیات صالحہ ہے۔ دیگر تصانیف منازل السائرہ، شب زندگی ...

شائع کردہ ۔۔۔ پبلشنگ ہاؤس کتاب گھر اردو بازار جامع مسجد۔ دہلی

وغیرہ بہت مقبول ہوئیں۔ چونکہ عبارت نہایت درد انگیز او رتاثیر سے لبریز ہوتی ہے اس لئے مصور غم کے لقب سے مشہور ہوئے۔

مصور غم کی تحریروں سے عورتوں کی مظلومیت پر سنگدل مردوں کے دل پسیج گئے اور عورتوں کو اپنی اصلاح و ترقی کا احساس ہوا۔ علامہ مغفور ناولسٹ بھی تھے۔ جرنلسٹ بھی۔ اور انشا پرداز بھی المختصر خدمت خلق اللہ حاصل عمر تھا۔

۵۸ سال کی عمر میں دو ماہ بیمار رہ کر ۳ر فروری ۱۹۳۶ء کی صبح کو اس دنیا سے ناپائیدار سے رحلت فرمائی۔

مولانا مرحوم کی کتابیں بہت ہی مقبول ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہزاروں کی تعداد میں ہر سال چھپتی ہیں اور فروخت ہو جاتی ہیں (آپ کے چھوٹے صاحبزادے صادق الخیری صاحب نے آپ کی تصویر مرحمت فرمائی)۔

تمغہ شیطانی

امت شیطانی کے آٹھ کیرکٹر نہایت سبق آموز اور نتیجہ خیز ہیں۔ بعض واقعات اس قدر دردانگیز کہ آنسو نکل پڑیں بعض کیرکٹر اتنے دلچسپ کہ ہنسی ضبط نہ ہو۔ قیمت بارہ آنہ (۱۲ر)۔

سات روحوں کے اعمالنامے

ایک شیطان کی مغفرت کے لئے سات روحیں پیش کی جاتی ہیں ہر روح کے حالات نتیجہ خیز ہیں۔ آخری روح کے واقعات پڑھ کر سنگدل بھی آنسو بہائے بغیر نہیں رہ سکتا۔ قیمت آٹھ آنہ (۸ر)۔

بیلہ میں میلہ

یا غدر کی ماری شہزادیاں۔ لال قلعہ کی رہنے والیوں کی آپ بیتی وہ دل ہلا دینے والے واقعات کہ بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں۔ اجڑی ہوئی دلی کا آخری سماں۔ قیمت بارہ آنہ (۱۲ر)۔

ستونتی

اس افسانہ میں دکھایا ہے کہ مرد کے لئے شریف بیوی سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں ہو سکتی۔ واقعات دلچسپ اور دردانگیز ہی نہیں سبق آموز بھی ہیں۔ قیمت سات آنہ (۷ر)۔

موؤدہ

محروم وراثت لڑکی کا دردِ عظیم بھرا افسانہ جو صرف اس لئے کہ لڑکی ہے اور ترکہ پدری کی حقدار حقیقی باپ اور بھائی کے ہاتھوں وہ تکلیفیں اٹھاتی ہے کہ کلیجہ منہ کو آئے۔ قیمت ۶ر

تفسیر عصمت

فلیج اور انتداد پردہ سے بہتر افسانہ شائع نہیں ہوا یکی جگہ سے نہایت دردانگیز ہے۔ کئی موقعوں پر ظرافت اور ہنسی سے لبریز ہے۔ قیمت پانچ آنہ (۵ر)۔

بنت الوقت

ہماری مستورات کی تعلیم و تربیت کا مرقع۔ وقت کا ساتھ دینے والی ایک ناعاقبت اندیش لڑکی کا انجام۔ قیمت آٹھ آنہ (۸ر)۔

سراب مغرب

غیر مسلم مدارس میں مسلم لڑکیوں کا تعلیم پانا کہاں تک جائز ہے اس بحث پر مشہور افسانہ۔ مغربی تقلید کے دردناک نتائج۔ قیمت آٹھ آنہ (۸ر)۔

انگوٹھی کا راز

تین مختلف الخیال لڑکیوں کا سبق آموز اور درد بھرا افسانہ۔ قیمت چھ آنہ (۶ر)

فسانۂ سعید

اس فسانہ میں جس قابلیت سے حضرت علامہ مغفور نے سہا جیسی بیوہ کے نکاح ثانی کو بے سود ثابت کیا ہے وہ بے انتہا سبق آموز ہے۔ قیمت آٹھ آنہ (۸ر)

ولائتی نخمی

ایک نہایت ہی مزیدار پرلطف مزاحیہ کہانی جس کے ہر ہر فقرہ پر ہنسی آتی ہے۔ بی نخمی نے بڑھاپے میں وہ سوانگ بھرے ہیں کہ بس پڑھنے ہی سے تعلق رکھتے ہیں۔ قیمت چھ آنہ (۶ر)۔

منازل ترقی

اس افسانہ میں دکھایا گیا ہے کہ انسان ترقی کی دھن اور لیڈری کے شوق اور دولت کے نشہ میں غریب رشتہ داروں پر کیسے کیسے ظلم ڈھاتا ہے۔ قیمت چار آنہ (۴ر)

بچہ کا کرتہ

ایک بدنصیب ماں اپنے جوان بچہ کی بدولت وہ وہ مصیبتیں اٹھاتی ہے کہ کلیجہ منہ کو آتا ہے اور پڑھ کر بے اختیار آنکھوں سے آنسو نکل آتے ہیں۔ قیمت چار آنہ (۴ر)۔

ویڈیا کی سرگذشت

فیشن اور جدت کی دلدادہ

ایک انگریزی خاتون کی کہانی، اسی کی زبانی۔ مغربی معاشرت کا کامیاب مرقع۔ یورپین میاں بیوی کے تعلقات کا فوٹو۔ قیمت چار آنہ (۴ر) ۔

چہار عالم ایک افسانے میں چار افسانے۔ حیات انسانی پر پرندوں کی بحث، چند نسوانی کمزوریوں کا خاکہ کھینچا گیا ہے۔ پلاٹ نہایت دل چسپ۔ قیمت چار آنہ (۴ر) ۔

جوہر عصمت مظلوم بیوی کا پاک جذبہ بھولو کی دلہن۔ اگلی محبتیں۔ بے گناہ کا قتل۔ عدل جہانگیری۔ بلبل کی شہادت وغیرہ سبق آموز افسانوں کا مجموعہ۔ چھٹا ایڈیشن قیمت ڈیڑھ روپیہ (عہ/)

سیلاب اشک پرستار محبت بلوچن کے تین رنگ، طلاق کا سفید بال، حج اکبر، عدل، گلبدن، بے قصور بچی۔ ثریا کا تخیل درد انگیز باتصویر افسانے۔ قیمت ایک روپیہ چار آنہ (عہ)

طوفان اشک رواج کی چوکھٹ پر مظلوم عورتوں کی قربانیاں! دل ہلا دینے والے بارہ افسانوں کا مجموعہ نہایت دردانگیز اور عبرتناک۔ قیمت ایک روپیہ (عہ) ۔

نالۂ عشق ایک نہایت ہی پرلطف افسانہ جسے پڑھ کر ہنسی ضبط کرنی ناممکن ہے اس کے ساتھ تین اور افسانے جو مزاحیہ بھی ہیں اور دردناک بھی۔ قیمت دس آنہ (۱۰ر) ۔

نسوانی زندگی ۱۴ افسانے ہیں جن میں دکھایا گیا ہے کہ ماں، بیوی بیٹی، بہن ہر حیثیت میں عورت ایسی ایسی قربانیاں کرتی ہے کہ غور کرے تو مرد حیرت میں رہ جائے قیمت آٹھ آنہ (۸ر) ۔

گلدستۂ عید اگرچہ عید اور رمضان کے متعلق بارہ مضمونوں اور افسانوں کا مجموعہ ہے۔ مگر اثر اور نتیجہ کے اعتبار سے ہر وقت پڑھنے کی چیز ہے۔ قیمت آٹھ آنہ (۸ر) ۔

روداد قفس حضرت علامہ مغفور کی درد و اثر میں ڈوبی ہوئی ان نظموں کا مجموعہ ہے جنہیں پڑھ کر پتھر دل تڑپ اٹھتے ہیں چھٹی مرتبہ چھپا ہے۔ قیمت دس آنہ (۱۰ر) ۔

گرفتار قفس اس مجموعہ میں بھی بہت موثر نظمیں ہیں جن سے معلوم ہوگا کہ حضرت مصور غم علیہ الرحمۃ کو جذبات نگاری میں کس درجہ کمال حاصل تھا۔ قیمت چار آنہ (۴ر) ۔

آمنہ کا لال اردو زبان میں مولود شریف کی بہترین کتاب جس میں ایک واقعہ بھی ایسا نہیں جو خلاف عقل کہا جا سکے۔ اس میں علامہ مغفور کا بہترین لٹریچر ہے۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)

سیدہ کا لال اردو زبان میں مکمل تاریخ شہادت جس میں واقعہ کربلا سے پہلے اور بعد کے مفصل حالات ہیں۔ نثر میں مصور غم نے جو مرثیے لکھ دیئے ہیں صدیوں ان کا جواب نہ نکلے گا۔ قیمت ایک روپیہ بارہ آنہ (عہ/) ۔

الزہرا اردو زبان میں جگر گوشۂ رسول خاتون جنت حضرت بی بی فاطمۃ الزہرا کی بہترین سوانح عمری، آخر میں واقعہ کربلا کا مختصر بیان نویں دفعہ چھپی ہے۔ قیمت ایک روپیہ (عہ) ۔

وداع خاتون مشہور ادیبہ محترمہ خاتون اکرم کی جوان مرگی پر قدردان خسر کے خون کے آنسو یہ کتاب بتائے گی کہ بہو کیسے کہتے ہیں۔ قیمت پانچ آنہ (۵ر) ۔

قلب حزیں ان چھوٹے چھوٹے لطیف ادبی مضامین کا مجموعہ جن میں علامہ مغفور نے شاعری کی تھی۔ طرز تحریر اتنا پیارا کہ بار بار پڑھیے۔ قیمت آٹھ آنہ (۸/) ۔

وداع ظفر یا نوبت پنج روزہ۔ بہادر شاہ دہلی کے آخری پانچ جشن۔ اسی سال پہلے کی دلی کی جھلک۔ قلعہ کی بہاریں۔ شاہی جمگھٹے۔ میلوں ٹھیلوں کے رنگ۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ (عہ/) ۔

امین کا دم واپسیں شہنشاہ ہارون الرشید اور ملکہ زبیدہ خاتون کے لخت جگر امین الرشید کے دردناک قتل کے حالات اور مصور غم کے قلم سے۔ قیمت چار آنہ (۴/) ۔

یاسمین شام امیر المومنین حضرت عمر فاروق کے زمانہ خلافت کی اسلامی لڑائیاں یرموک۔ انطاکیہ۔ بیت المقدس وغیرہ کی لڑائیاں وہ تھیں جن میں مسلمان اس طرح لڑے تھے کہ دشمنوں کے دانت کھٹے کر دیے گئے۔ قیمت سوا روپیہ (عہ/) ۔

عروس کربلا کربلا کا واقعہ لیوں بھی کچھ کم دردانگیز نہیں اس پر مصور غم کے قلم نے قیامت ڈھائی ہے۔ بلحاظ درد و اثر مصنف کے تاریخی ناولوں میں بہت بڑا ہے۔ قیمت سوا روپیہ (عہ/) ۔

محبوب خداوند شہادت زریقہ کے مسلمانوں کی بہت بڑی جماعت نے خلیفہ سوم کے زمانہ میں عیسائیوں کی مذہبی دل فتوح پرکس طرح فتح پائی۔ صلیب و ہلال کے معرکے۔ اسلام و عیسائیت کی لڑائیاں۔ قیمت بارہ آنہ (۱۲/) ۔

تیغ کمال ترکوں اور یونانیوں کی ہولناک اور خونریز لڑائیاں مصطفےٰ کمال پاشا کے حیرت انگیز کارنامے۔ و محبت کا لطیف افسانہ

شہید مغرب طرابلس۔ برقہ میں مسلمانوں اور عیسائیوں کے مقابلے مسلمان عورتوں کی ناموس اسلام پر جانبازیاں۔ ہندوستان میں شدھی اور سنگٹھن کا اثر۔ قیمت ایک روپیہ (عہ/)

دربار ہوا ایران۔ مازندران سیستان کی ہولناک لڑائیوں کا مرقع۔ مندرجہ بالا دل آویز ناولوں کی طرح یہ بھی محبت کا دل کش افسانہ ہے قیمت آٹھ آنہ (۸/) ۔

منظر طرابلس تسخیر طرابلس کے لئے مسلمانوں کا جوش ایمانی۔ حضرت زبیر بن العوام کی بے مثل شجاعت اور ایثار۔ محبت کے آتش کدہ میں بے گناہ لڑکی کی قربانی۔ قیمت پانچ آنہ (۵/) ۔

سودائے نقد یہ تاریخی نہیں مگر محبت کا افسانہ ہے جس سے معلوم ہوگا کہ جوان بیٹی کی شادی نہ کرنا سوسائٹی پر کیا اثر ڈالتا ہے۔ حقیقی ماں باپ کے ہاتھوں جوان بیٹے کا قتل قیمت ۵/

شہنشاہ کا فیصلہ عہد عباسی کے بغداد کا دل چسپ افسانہ۔ ایک شخص اپنی بیوی کا نکاح ایک اور شخص سے کرا لے ایک مصیبت زدہ ماں کا بے گناہ بچہ واجب القتل ٹھہرتا ہے۔ قیمت چار آنہ (۴/) ۔

احکام نسواں عورتوں کے متعلق احکام قرآن مجید اور ان کی تفسیر اس ترکیب سے تمام احکام جمع کر دیے گئے ہیں۔ کتاب زمانہ لٹریچر میں نہایت بیش بہا اضافہ ہے اور ہر مسلمان خاتون کے پاس رہنی چاہیے۔ قیمت ایک روپیہ (عہ/) ۔

محسن حقیقی مسلمانوں کے آقا و مولا سرور دو عالم آنحضرت صلعم کی مقدس زندگی کے چند واقعات اس قدر موثر ہیں کہ آنکھ سے آنسو نکل پڑیں۔ قیمت ۸/

دعائیں مصنف کی سب سے آخری تصنیف اردو زبان میں نظم و نثر کی دعائیں ایک ایک جملہ اور ایک ایک مصرعہ کلیجہ کے پار ہو جاتا ہے قرآن مجید کی دعائیں پیغمبروں کی دعائیں سرور کائنات اور آپ کے عزیزوں کی دعائیں بھی ہیں قیمت آٹھ آنہ

قرآنی قصے ان نبیوں اور رسولوں کے مقدس حالات جن کا قرآن مجید میں ذکر ہے یہ قصے مسلمان لڑکیوں کے لئے ان کی سمجھ کے مطابق آسان کی زبان میں۔ قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)۔

گدڑی میں لعل لڑکیوں اور عورتوں کو گھر ہنر مند۔ کفایت شعار بننے اور کامیاب زندگی بسر کرنے کے لئے خانہ داری کے متعلق نہایت ہی مفید مشورے۔ قیمت ایک روپیہ عہ

چمنستان مغرب خانہ داری۔ تاریخ۔ معاشرت، ادب غرض ہر موضوع پر جو خواتین کے لئے مفید ہو سکتا ہے انگریزی زبان کے چند بہترین مضامین کے عام فہم ترجمے قیمت ایک روپیہ (عہ)۔

دلی کی آخری بہار ۶۰ برس پہلے دلی کیا تھی۔ مرد۔ عورتیں۔ بوڑھے بچے کس طرح بے فکری اور سادگی کے ساتھ زندگی کا لطف اٹھاتے تھے، میلے ٹھیلے کس طرح منائے جاتے تھے، اور سیر و تفریح کس طرح کی جاتی تھی۔ اس کا جواب اس کتاب میں ملے گا۔ قیمت ایک روپیہ عہ

مسلی ہوئی پتیاں دلی کی بیگماتی زبان میں زنانہ خطوط قیمت ۴ر

داستان پارینہ مسلم بیگمات اور حکمرانوں پر غیر مسلم متعصب مورخوں نے جو نار وا حملے کئے ہیں ان کے اس قدر مدلل اور دندان شکن جوابات کہ حقیقت جلوہ گر ہوگئی قیمت بارہ آنہ (۱۲ر)۔

عروس مشرق یورپ کی اندھا دھند نقالی اور مغربی تہذیب کے زہر آلود اثر سے محفوظ رکھنے کے لئے گذشتہ چوتھائی صدی میں حضرت مصنف نے اپنی مخصوص طرز میں جو مضامین تحریر فرمائے ہیں ان کا مجموعہ۔ قیمت دس آنہ (۱۰ر)۔

بزم رفتگاں اردو ادب کے غیر فانی نثر کے مرثیے جو ملک کی مایہ ناز خواتین اور باکمال شعرا و ادبا کی یاد میں لکھے گئے تھے۔ اور جو معدن ادب کے بیش بہا جواہر ریزے ہیں۔ قیمت دس آنہ (۱۰ر)۔

نالۂ زار مصنف کے دردانگیز مضامین جن میں عورت کی مختلف حیثیتوں پر بحث کی گئی ہے، یہ وہ معرکۃ الآرا مضامین ہیں جو زنانہ لٹریچر میں غیر فانی درجہ رکھتے ہیں۔ قیمت بارہ آنہ (۱۲ر)۔

بے فکری کا آخری دن اور دوسرے مضامین کنواری بچیوں کے لئے جن کا مقصد یہ ہے کہ ان میں اچھی عادات و خصائل پیدا ہوں وہ اپنے فرائض کو سمجھنے لگیں۔ قیمت چار آنہ (۴ر)۔

بلبل بہار مصنف نے لڑکیوں کی تعلیم و تربیت اور پردے کے مختلف پہلوؤں پر جو مضامین تحریر فرمائے تھے ان کا بے انتہا قیمتی مجموعہ قیمت دس آنہ (۱۰ر)۔

سیاحت ہند مصنف نے ہندوستان کے مختلف شہروں اور قصبوں کا دورہ فرمایا تھا ان کے حالات وہ سب اس کتاب میں جمع کئے گئے ہیں۔ قیمت ایک روپیہ عہ

یادگار تمدن تمدن ایک ماہوار رسالہ تھا اس کے ایڈیٹر کی حیثیت سے مصنف نے جو مضامین تحریر فرمائے تھے ان کا مجموعہ۔ قیمت چھ آنہ (۶ر)۔

پر جو احسانات اپنی تصانیف سے کئے ہیں، ادب ہمیشہ ان کا ممنون احسان رہے گا۔ مرزا رسوا کی کامیابی کا راز زیادہ تر ان کی شیریں بیانی میں مضمر ہے۔ عبارت کا عام انداز رقم کچھ ایسا ہے کہ تحریر میں بات چیت کا لطف پیدا ہو جاتا ہے۔ مرزا صاحب نے متعدد ناول لکھے ہیں۔ اور ناول نویسی کو اس قدر ابھارا ہے کہ اپنے ناولوں کو اپنے زمانہ کا مرقع بنا دیا ہے۔ ان کے ناولوں کو دیکھ کر یہ کہنا بیجا نہ ہوگا کہ انھیں ناولوں نے مرزا صاحب کی قدر و قیمت کو بڑھا دیا۔

حیات انسانی کا صحیح مطالعہ مرزا صاحب کے مخصوص طرز تحریر کا پتہ دیتا ہے، رسوا فن شعر میں مرزا اوج مرحوم کے شاگرد تھے۔ مرزا صاحب جوانی میں غالب کے رنگ کو زیادہ پسند کرتے تھے۔ مگر بعد میں غالب کی نازک خیالیاں اور عبارت آرائی ان کو زیادہ مرغوب نہیں رہی۔ بلکہ کلام نہایت صاف سادہ اور لطیف تخیل سے معمور ہوتا ہے۔ اور اس رنگ میں وہ البتہ مومن کے متبع کہے جا سکتے ہیں۔

مرزا صاحب عثمانیہ یونیورسٹی کے دارالترجمہ میں ملازم تھے۔ ۱۹۳۱ء میں آپ نے انتقال فرمایا گویا فلک ادب کا ایک روشن ستارہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے غروب ہو گیا۔

تصانیف مرزا محمد ہادی رسوا

امراؤ جان ادا

لکھنؤ کی ایک خواندہ تسعلیق طوائف کی سوانح عمری، اسی کی زبانی جس میں لکھنؤ کے طرز معاشرت کی ہوبہو تصویر سچے واقعات اور اصلی مقامات کے بعینہ نقشے ہر شخص اور ہر حالت کے مناسب بول چال، اعلیٰ درجہ کا مذاق سلیم، دلچسپ انداز بیان۔ لطیف جذبات، الفاظ میں پوری مصوری کی گئی ہے، قیمت ڈیڑھ روپیہ عہ۔

بہرام کی رہائی

عدیم المثال ادیب مرزا محمد ہادی رسوا کے قلم سے سراغرسانی کا ایک عجیب و غریب فسانہ جو اردو ادب میں اپنے قسم کے ناولوں میں مخصوص ہے۔ سلسلہ کی پہلی اور دوسری کڑی نیلی چھتری اور بہرام کی گرفتاری کو چھوڑ کر اپنی آپ نظیر ہے۔ جس میں بہرام کی رہائی کے حیرت انگیز واقعات اور اس کے عجیب و غریب کارنامے، سیاہ پوش قاتل کی پُر اسرار زندگی اور خوفناک جرائم کا ارتکاب، بہرام اور مہاراجہ کی پوشیدہ ملاقاتیں طلسمی قلعہ کے مناظر اور سنسنی خیز مخفی رازوں کا پرلطف انکشاف نہایت ہی موثر اور دلکش انداز سے بیان ہوا ہے۔ سراغرسانی کے تمام ناولوں میں اپنے رنگ ڈھنگ کا نرالا اور بہترین ناول ہے۔ کاغذ عمدہ کتابت و طباعت بہترین۔ ٹائٹل خوبصورت باتصویر قیمت سوا روپیہ (عہ)۔

خونی عاشق

فرانس کی بہترین سوسائٹی کے جلوے نشہ کے عالم میں ہر چیز کا مبز نظر آنا۔ شدت عشق میں جو رقابت اور بے وفائی کا ظہور ہوتا ہے، اس کا انتقام نہایت عبرتناک ہے۔ انقلاب طبیعت تفصیلی نقشے۔ ہو بہو تصویریں۔ خونی وجدان اور آدم کش جذبات کا ہیجان۔ قیمت تین روپے (عـــہ)۔

اختری بیگم

ایک خوبصورت امیرزادی۔ بڑی دولت والی اور نیک بخت۔ اکثر غریبوں کو اپنی دولت سے بے منت نفع پہنچاتی ہے حاسد دشمن درپے آزار ہیں۔ بہت سے مصائب پیش آتے ہیں۔ بڑی بڑی تہمتیں لگائی جاتی ہیں۔ بالآخر نیکی

پر جو احسانات اپنی تصانیف سے کئے ہیں، ادب ہمیشہ ان کا ممنونِ احسان رہے گا۔ مرزا رسوا کی کامیابی کا راز زیادہ تر ان کی شیریں بیانی میں مضمر ہے۔ عبارت کا عام انداز رقم کچھ ایسا ہے کہ تحریر میں بات چیت کا لطف پیدا ہو جاتا ہے۔ مرزا صاحب نے متعدد ناول لکھے ہیں۔ اور ناول نویسی کو اس قدر سجایا ہے کہ اپنے ناولوں کو اپنے زمانہ کا مرقع بنا دیا ہے۔ ان کے ناولوں کو دیکھ کر یہ کہنا بیجا نہ ہوگا کہ انھیں ناولوں نے مرزا صاحب کی قدر و قیمت کو بڑھا دیا۔

حیاتِ انسانی کا صحیح مطالعہ مرزا صاحب کے مخصوص طرزِ تحریر کا پتہ دیتا ہے، رسوا فنِ شعر میں مرزا اوج مرحوم کے شاگرد تھے۔ مرزا صاحب جوانی میں غالب کے رنگ کو زیادہ پسند کرتے تھے۔ مگر بعد میں غالب کی نازک خیالیاں اور عبارت آرائی ان کو زیادہ مرغوب نہیں رہی۔ بلکہ کلام نہایت صاف سادہ اور لطیف تخیل سے معمور ہوتا ہے۔ اور اس رنگ میں وہ البتہ مومن کے متبع کہے جا سکتے ہیں۔

مرزا صاحب عثمانیہ یونیورسٹی کے دارالترجمہ میں ملازم تھے۔ ۱۹۳۱ء میں آپ نے انتقال فرمایا۔ گویا فلکِ ادب کا ایک روشن ستارہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے غروب ہو گیا۔

کی فتح ہوتی ہے۔ وفادار عزیزوں اور دوستوں کو نفع پہنچتا ہے بدمعاش ہاتھ ملتے رہ جاتے ہیں۔ کچھ کسی کے بنائے نہیں بنتی۔ اخیری عبارات ایسی ہیں آزادانہ زندگی بسر کرتی ہے حسن و عشق کے منظر بھی دکھلاتے ہیں۔ مگر بدی اور بدکاری کا کہیں پتہ بھی نہیں ہے۔ دلکش انداز بیان۔ نرالی طرز ادا۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ (عہ)۔

خونی بھید

ایک بوڑھے روسی نواب کا دستاویز کو تعویذ بنائے ہوئے ہر وقت اپنے پاس رکھنا۔ ایک نواب صاحب کو جوئے کی لت ہے۔ لڑکی حسین مہ جبین ماشقان زر کے پھندے میں نہیں پھنستی چھلے در پے آزار ہیں مگر بس نہیں چلتا۔ انہیں جعلسازوں میں ایک عاشق صادق وفادار اس شمع انجمن کا پروانہ ہے سایہ کی طرح ساتھ ساتھ رہتا ہے۔ مگر جیتے جی پیچھا نہیں چھوڑتے۔ ایک ہوٹل میں ظالم اور اس مظلوم کی مڈبھیڑ ہو جاتی ہے۔ لیکن ناخدا ترس صیاد اپنا شکار ہو جاتا ہے۔ مسکین نواب زادی بال بال بچ جاتی ہے۔ عجیب دلچسپ ناول ہے قیمت ڈیڑھ روپیہ (عہ)۔

خونی شہزادہ

سائنس کے کرشمے حسن و عشق کے پرلطف مناظر۔ رقابت کی چاشنی۔ معشوق ناشناس صنعت کا کسی اور کو دل دینا۔ اور پریشان ہونا۔ عاشق حقیقی کا اضطراب اور مارے مارے پھرنا۔ رقیب کی شاطرانہ چالیں۔ آخر میں عاشق صادق کی کامیابی۔ رقیب بوالہوس کی شکست نہایت پاکیزہ الفاظ میں تمام واقعات دکھلائے ہیں قیمت عہ

ذات شریف

لکھنؤ کے جعلیوں کے کارنامے۔ ایک نوعمر نواب زادے کا ان کے دام تزویر میں گرفتار ہونا۔ عشقبازی کی ناکامیابی کی حسرت کی تصویر ہونا۔ جعلسی کا رفتہ رفتہ خوشنما ہونا لیکن پھر بھی تین ہزار روپے کا دو پری اور بیدار ہونا۔ زنداں۔

دولت کے بعد طلسم جعلسازی کا ٹوٹنا۔ آنکھیں کھلنا۔ جعلی معاملات جعلی نکاح، غرضکہ لکھنؤ کی سوسائٹی کا پورا نقشہ ناول کے پیرایہ میں۔ قیمت عہ

لیلیٰ مجنوں ڈرامہ

جس میں ہر ایک سین کی تحریر مناسب حال واقعات، ہر موقع کے مناسب دھن کا بھی خیال رکھا گیا ہے۔ زبان ہر موقع اور ہر شخص کی مناسب اس کی حالت اور وضع کے ہے۔ قیمت ۸ر

مثنوی امید و بیم

حسن و عشق کی چھیڑ چھاڑ کے ساتھ صنعت خدائی عظمت پر اجمالی نظر۔ قیمت چار آنہ (۴ر)۔

خونی جورو

ایک لاابالی سنڈ کی عورت اپنی سازش کی تکمیل کے لئے ایک کرنیل کو اپنے دام گیسو میں گرفتار کرتی ہے۔ اور پھر اشتراکیت پھیلانے کے لئے اپنی ذہانت اور طباعی کے جوہر دکھاتی ہے۔ جاسوس پیچھے پڑتے ہیں۔ قتل عمد کا ارتکاب عائد ہوتا ہے۔ لیکن اپنی چالاکی سے بال بال بچ کر نکل جاتی ہے۔ پولیس ہاتھ ملتی رہ جاتی ہے۔ قیمت چار آنہ (۴ر)۔

نوبہار۔ ایک قابل دید مثنوی ہے۔ قیمت ۱ر

شریف زادہ (بہترین ناول) ″ عہ

غیر مطبوعہ تصانیف

(۱) کلیات اردو (۲) فطرۃ الاسلام (۳) جوزف آف ... (۴) مصطلحات کیمیا۔

(۵) ہدیہ سعیدیہ در علم کلام (۶) ۲ جلد

(۷) رسالہ در علم النفس۔

(۸) رسالہ در منطق استقرائی۔

(۹) مثنویات۔ غزلیات کا ایک کامل ذخیرہ جو قابل ...

ظفر عمر صاحب بی ۔ اے

ظفر عمر صاحب تھانہ بھون ضلع مظفر نگر کے رہنے والے ہیں، آپ کا خاندان غدر کے ہنگامہ میں برباد ہو گیا آپ کے دادا جو انگریزوں سے لڑے تھے بڑوت میں آکر مقیم ہوئے اور نئے سرے سے زندگی شروع کی۔ آپ نے انٹرنس اناؤ اسکول سے پاس کیا، ۱۹۰۲ء میں علی گڈھ سے بی۔ اے کیا۔ دو سال نواب محسن الملک مرحوم کے پرسنل اسسٹنٹ رہے، پھر نواب صاحب مرحوم نے سفارش کرکے ۱۹۰۵ء میں بھوپال بھیجا، یا جہاں سلطان جہاں بیگم مرحومہ کے سکریٹری ۱۹۰۹ء تک رہے، ۱۹۱۰ء میں محکمہ پولیس میں ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوئے، پھر ۱۹۲۱ء سے ۱۹۲۵ء تک گورنمنٹ یو۔پی کے پبلسٹی آفیسر رہے اور اپریل ۱۹۳۳ء میں پنشن لیکر علی گڑھ آ گئے۔ آپ نے ۱۹۱۱ء میں مستقبل اسلام کے نام سے پروفیسر وامبری کی کتاب کا ترجمہ کیا۔ اس کے بعد "پولیس میں" لکھی جو ہندوستان کے مختلف صوبوں میں رائج ہے، ۱۹۱۶ء میں نیلی چھتری شائع کی جس کے اب تک آٹھ ایڈیشن نکل چکے ہیں۔ اس کے بعد بہرام کی گرفتاری، چوروں کا کلب اور لال کھور شائع کئے۔ آپ کا سب سے بڑا شاہکار نیلی چھتری ہے جس نے آپ کی شہرت کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔

(میں کس زبان سے شکریہ ادا کروں کہ آپ نے اپنے مختصر حالات اور تصویر مرحمت فرمائی)۔

تصانیف ظفر عمر صاحب

مستقبل اسلام پروفیسر وامبری کی معرکۃ الآرا تصنیف "مغربی تمدن اور مشرقی ممالک" کا قابل دید ترجمہ۔ جس سے اسلام کے مستقبل پر کافی روشنی پڑتی ہے، آئندہ کے لئے مسلمانوں کے ترقی و تنزل کا آئینہ ہے "تاریخی استدلال کی بنا پر پیشینگوئیاں کی گئی ہیں مسلمانوں کے لئے قابل عبرت ہیں۔ قیمت ایک روپیہ پانچ آنہ (عہ)۔

نیلی چھتری بڑا ہی عجیب و غریب دل چسپ اور حیرت انگیز ناول جس کا پلاٹ بے نظیر ہے، ہزاروں کا بیان ادھر چھپیں ادھر ختم ہو گئیں۔ اس زمانہ کا بہترین ناول ہے، اس میں زبان طباعی کے حیرت انگیز نمونے موجود ہیں۔ قصہ کی سنجیدگی و متانت نے کتاب کی خوبی دو بالا کر دی۔ دہلی کے مشہور

شاطر بہرام کی عیاریاں۔ پولیس اور بہرام کی چالبازیاں عیاری اور مکاری کا خاتمہ۔ قیمت سوا روپیہ (عہ)

بہرام کی گرفتاری نیلی چھتری کا دوسرا حصہ۔ نیلی چھتری کے پڑھنے کے بعد جب تک آپ اسے بھی نہ دیکھ لیں چین نہ آئے گا۔ قیمت ایک روپیہ عہ

چوروں کا کلب نیلی چھتری کے طرز کا ایک حیرت انگیز فسانہ۔ جو نیلی چھتری پڑھ چکے ہیں وہ جانتے ہیں کہ ظفر عمر صاحب فسانہ نویسی میں کیسا کمال رکھتے ہیں۔ یہ کتاب بھی دلچسپ ہے۔ قیمت ۹ر

لال کھور ایک نیا سازشی مکار اور دغا باز پیر کے ہتھکنڈے اور اس کی عیاری مکاری اور دغا بازی کے ناپاک کارنامے، جاسوسی کے ذریعہ اس کا بھانڈا پھوٹ گیا ہے۔ قیمت عہ

پولیس میں اردو آٹھ آنہ (۸ر)۔

ملنے کا پتہ۔ حالی پبلشنگ ہاؤس "کتاب گھر" اردو بازار جامع مسجد دہلی

ہندوستان کے مشہور ادیب مستند مصنف صاحب طرز انشا پرداز

مرزا محمد سعید دہلوی

ایم۔ اے۔ آئی۔ ای۔ ایس

(ریٹائرڈ سابق نائب معتمد محکمہ تعلیمات گورنمنٹ آف انڈیا)

مرزا صاحب اگست ۱۸۶۸ء میں بمقام دہلی پیدا ہوئے۔ تمام عمر تعلیم و تعلم سے سروکار رہا ہے۔ علمی کی قدر کا اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ ان کا تقرر انڈین ایجوکیشنل سروس میں اس وقت ہوا تھا جب محکمہ تعلیم کی اس اعلیٰ ملازمت میں بہت کم ہندوستانی تھے منجملہ اور خدمات کے کچھ مدت تک گورنمنٹ آف انڈیا کے محکمہ تعلیم کے نائب معتمد کے رفیع منصب پر فائز رہ چکے ہیں۔ تصنیف و تالیف کا ذوق سولہ سترہ سال کی عمر سے ہے۔ متفرق مضامین کے علاوہ (جن میں سے بعض اختر دہلوی کے نام سے لکھے) ایک ناول اور ایک ڈرامہ زمانہ طالب علمی ہی میں تصنیف کیا تھا۔ بعد کی تصانیف میں متعدد کتب درسی کے علاوہ خواب ہستی (ناول)، یاسمین (ناول)، مذہب اور باطنی تعلیم (تاریخ اسلامی پر فلسفیانہ تبصرہ) زیادہ مشہور ہیں۔

مرزا صاحب اردو زبان کے پرانے اہل علم حضرات میں سے ہیں، اپنی تعلیمی و ملکی مصروفیتوں کے باوجود اردو ادب میں ایک گراں بہا اضافہ کرتے رہتے ہیں، اس وقت تک بلند پایہ ناول اور متعدد علمی مضامین آپ کی تراوش قلم کا نتیجہ ہیں۔ مرزا صاحب کا ٹھوس ادبی ذوق آپ کی ہر تصنیف میں .... خاص طور پر نمایاں ہے اور زبان کا تو کیا کہنا، دلی کی مستند زبان جس شستگی و سلاست سے آپ پیش کرتے ہیں، موجودہ بہت کم مصنفین کے حصہ میں آئی ہے۔

آپ کی تنقیدیں اکثر ریڈیو اسٹیشن دہلی سے براڈکاسٹ ہوتی رہتی ہیں۔ مرزا صاحب نہایت خلیق ملنسار اور منکسر المزاج ہیں۔ (میں بے حد ممنون ہوں کہ آپ نے اپنی تصویر اور حالات مرحمت فرمائے۔)

تصانیف مرزا محمد سعید دہلوی

خواب ہستی مرزا محمد سعید صاحب دہلوی کا ادب اردو میں پہلا بلند مرتبہ ناول جس میں ایک ذہین نوجوان کی داستان ہے جو کمزور طبیعت و فسلفیانہ خیالات سے متاثر ہو کر دام محبت میں گرفتار رہتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ دس آنہ۔

یاسمین مرزا صاحب کا دوسرا ناول ایک مصور کی دلآویز داستان محبت جس کے ضمن میں تعلیم نسواں کے اہم مسائل پر بحث ...

مذہب اور باطنی تعلیم قابل مصنف نے دس سال کے مطالعہ اور غور و فکر کے بعد اس تصنیف پر قلم اٹھایا ہے۔ یا اصول تصنیف اپنے موضوع پر سب سے پہلی اور اعلیٰ درجہ کی تصنیف ہے ... قابلیت سے روشنی ڈالی ہے۔ قیمت ایک روپیہ ... اردو زبان کی ترقی تا ہر یری اس نادر کتاب کے بغیر مکمل نہیں سمجھی جا سکتی۔ قیمت ڈھائی روپے رکھا۔

ملنے کا پتہ۔ حالی پبلشنگ ہاؤس کتاب گھر اردو بازار جامع مسجد دہلی

فیاض علی صاحب ایڈووکیٹ فیض آباد

(مصنف ناول شمیم و انور)

فیاض علی صاحب بمقام فیض آباد پیدا ہوئے، آپ کے والد منشی امتیاز علی صاحب ایڈووکیٹ کا شمار اس شہر کے بہترین و کامیاب ترین وکلا، اور معزز ترین ہستیوں میں ہے، ابتدائی تعلیم گھر پر ہوئی۔ دس برس کی عمر میں علی گڑھ بھیج دیا گیا، اس زمانہ میں انگلش ہاؤس علی گڑھ میں سر راس مسعود مرحوم، نواب احمد سعید خاں سابق گورنر یوپی سر سکندر حیات خاں سابق گورنر پنجاب و موجودہ وزیر اعظم پنجاب و سر ناظم الدین موجودہ وزیر بنگال بھی تھے، چودہ برس کی عمر میں انٹرنس اور ۱۶ سال کی عمر میں ایف۔ اے امتیاز سے پاس کیا جس کے صلہ میں گورنمنٹ کو بی۔ اے تک اسکالرشپ ملا۔ اس کے بعد ایل۔ ایل۔ بی تک تعلیم حاصل کی۔ اور اپنے والد کی سرپرستی میں وکالت شروع کی۔ طالب علمی کے زمانہ ہی سے اردو اور انگریزی اخباروں اور رسالوں میں مضامین لکھا کرتے تھے۔ وکالت کے زمانہ میں 'شمیم' ناول لکھا جو بہت ہی مقبول ہوا، اس کے بعد دوسرا ناول 'انور' ۱۹۳۷ء میں شائع ہوا۔

مولانا شوکت علی مرحوم کی رائے

"شمیم کے پڑھنے کے قبل میرا یہ خیال تھا کہ یہ بھی اردو کے جیسے معمولی ناول ہوتے ہیں ویسا ہی ہوگا میں نے شروع سے آخر تک پڑھا اور شرم کے ساتھ اقرار کرتا ہوں کہ بعض اوقات اس کے پڑھنے میں ایسا مصروف ہو گیا کہ کام کا وقت بھی کھو دیا اور جب تک دو روز میں پورا ختم نہ کر لیا اس کا خیال دور نہیں ہوا۔ میرے خیال میں اپنے رنگ کا پہلا ناول ہے۔"

شمیم ہر دو جلد با تصویر رنگین۔ زمانہ حال کی اردو فسانہ نگاری میں ایک معرکۃ الآرا تصنیف۔ فن ناول نویسی میں ایک انقلاب عظیم پیدا کرنیوالا مصلح اخلاق سبق آموز۔ عبرت خیز۔ بے انتہا دلچسپ ناول جس میں جذبات فطری کی عکاسی، معاشرت حاضرہ کی مصوری حیات و حیات انسانی کی نقاشی بدرجۂ اتم پائی جاتی ہے۔ زبان کی حلاوت انداز بیان کی لطافت پلاٹ کی خوبصورتی کیرکٹرز کی آراستگی تحریر کی شوخی آمیز سنجیدگی اور خیالات کی ندرت کے لحاظ سے یہ ناول آپ اپنی مثال ہے۔ و[illegible] اور جاذب اثر ہے کہ بغیر ختم کئے اسے چھوڑنا محال ہے قیمت چار روپے (للعہ)

نور شمیم کے مصنف فیاض علی صاحب ایڈووکیٹ فیض آباد کا دوسرا بے نظیر دل پذیر اور انقلاب انگیز ناول۔ مختلف دل کش بلاک کی نقاشی قیمت مجلد صرف دو روپے آٹھ آنہ (عہ)

ناول

حافظ نذیر احمد صاحب کے ناول صفحہ ۴۴ پر ملاحظہ فرمائیے
مولوی عنایت اللہ دہلوی کے ناول " ۸۱ پر "
مولانا عبدالمجید سالک کے ناول " ۸۸ پر "
پنڈت رام پیر ذلوری کے ناول " ۸۹ پر "
منشی پریم چند آنجہانی کے ناول " ۱۱۹ پر "
منشی سجاد حسین کے ناول ملاحظہ ہو "مزاحیہ نگار"
شوکت تھانوی کے مزاحیہ ناول " " "
مزاحیہ ناول " " "

ملنے کا پتہ۔ حالی پبلشنگ ہاؤس "کتاب گھر" اردو بازار جامع مسجد دہلی

بس کا روکھ بنگال کے مشہور ناول نویس بنکم چندر چٹرجی کے بے مثل ناول کا ترجمہ از فنا علی۔ قیمت ایک روپیہ (عہ/)۔

تمنّائے دید پروفیسر سجاد مرزا بیگ مرحوم دہلوی نے اخلاق معاشرت و تمدن کے مسائل قصہ کے پیرایہ میں بیان کئے ہیں۔ قیمت ۱۰/

چندرا موہنی حسن و عشق کی داستان جگر پاش محبت کے لطیف جذبات کا خطرناک انجام۔ قیمت ایک روپیہ (عہ/)

دختر فرعون مصر و ایران کے تمدن و معاشرت تہذیب و شائستگی کا ہو بہو خاکہ اور اس کی رفعت و عروج کا بیان۔ اس کا مطالعہ نہ صرف ایران و مصر کی پرانی تاریخ و آثار قدیمہ کی طرف ذوق مطالعہ پیدا کرتا ہے، بلکہ خود اپنے ملک کی پرانی چیزوں سے ایک خاص لگاؤ پیدا ہوتا ہے۔ مترجمہ لطافت حسین خاں صاحب۔ قیمت حصہ اول دو روپے عـہ حصہ دوم ۱۲/

زندگی اس کتاب میں چودھری افضل حق صاحب نے حیات انسانی کے روشن اور تاریک پہلوؤں کو مختلف فصول اور حکایتوں سے واضح کیا ہے۔ قیمت ایک روپیہ بارہ آنہ (ہمہ/) مجلد بیجا

شاما پنڈت کشن پرشاد کول کا مشہور ناول۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ/)۔

فانوس خیال یہ ناول عالی جناب امین الدین والی لوہارو نے اصلاح معاشرت پر لکھا ہے۔ قیمت بارہ آنہ (۱۲/)۔

ماہ وخشت خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروقؓ کے عہد کا دلچسپ افسانہ از حکیم سراج الحق قیمت سوا روپیہ (عہ/)۔

لیلیٰ لارڈ لٹن کا معرکۃ الآرا ناول ہسپانیہ میں اسلامی تہذیب و تمدن کی آخری جھلک۔ ایک یہودی لڑکی کی داستان عشق۔ قیمت ایک روپیہ سوا دو آنہ (عہ/)۔

حق بحقدار منشی عبدالغفور صاحب کا مشہور ناول، یہ ناول اب کمیاب ہے۔ قیمت تین روپے (للعہ/)۔

بنی اسرائیل کا چاند مصنفہ رائیڈر ہیگرڈ و مترجمہ عبدالمجید حیرت بی۔ اے۔ (علیگ) فرعون کا دور حکومت بڑا سیٹی ولی عہد سلطنت کی معزولی عبرانیوں پر مظالم۔ ایک عبرانی لڑکی میرائی کے حیرت انگیز کارنامے۔ اور حسن و عشق کی ایک دل گداز داستان۔ ۵۰۴ صفحات قیمت مجلد عـہ/۔

حیدر علی (تاریخی ناول) مصنفہ محمود خاں محمود مصنف تاریخ سلطنت خداداد میسور کے اسلامی عہد یعنی نواب حیدر علی رح بانی سلطنت خداداد کے زمانہ کی ایک حسین و جمیل داستان جس میں عشق و محبت کے حیرت انگیز واقعات کو نہایت دلکش پیرایہ میں بیان کیا ہے۔ قیمت آٹھ آنہ (۸/)

امین بک مشہور مصری ادیب جرجی زیدان کے ایک تاریخی ناول کا ترجمہ۔ خدیو مصر محمد علی پاشا کے عہد حکومت کے حیرت انگیز حالات و واقعات۔ مصر و شام کے پر اسرار حالات اور سیاسی انقلابات قیمت آٹھ آنہ (۸/)۔

حجاج بن یوسف مصر کے مشہور عربی ناول نگار جرجی زیدان کے تاریخی ناول کا ترجمہ، خلیفہ عبدالملک کی طرف سے حجاج کا مکہ پہنچ کر حضرت عبداللہ بن زبیر سے مقابلہ کرنا، مکہ کا محاصرہ۔ اس زمانہ کا طریقہ جنگ و معاشرت اور ضمناً ایک افسانہ محبت۔ ترجمہ مولوی ظہور احمد صاحب دہلوی۔ قیمت سوا روپیہ (عہ/)۔

عبد الرحمٰن ناصر جرجی زیدان کے ایک ناول کا ترجمہ خلیفہ عبد الرحمٰن کے عہد کے واقعات کا دلچسپ مرقع. قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)۔

راسپوٹین ولی کے روپ میں شیطان جس نے سلطنت روس تباہ کر ڈالی زار و زارینہ کے پیر کی سیاہ کاریوں کی داستان - قیمت آٹھ آنہ (۸؍)۔

انجام ہوس ایک لڑکے کی دردناک کہانی اسی کی زبانی، اس میں ایک شریف لڑکے کی بری صحبت اور اس کی بداعمالیوں کا نتیجہ مؤثر انداز میں لکھا گیا ہے. قیمت دس آنہ (۱۰؍)۔

بلیک شرٹ "بروس کولیم" کے ایک معرکۃ الآرا انگریزی ناول کا ترجمہ. یورپ اور امریکہ میں کوئی ناول اتنا مقبول نہیں ہوا۔ اس کی اشاعت پر یورپی ممالک میں ایک تہلکہ مچ گیا۔ (۲۸۱) صفحے. قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)۔

نوجوان ورتھر کی داستان غم جرمنی کے مشہور فلسفی گوئٹے کے ایک شاہکار کا ترجمہ، شروع میں فاضل مترجم کی طرف سے ایک مفصل دیباچہ جس میں اس شاعر حکیم کے حالات زندگی اس کی نفسیات، فلسفہ و افراد قصہ پر عالمانہ گفتگو کی گئی ہے. قیمت عہ. مجلد عہ؍۔

معاشقۂ نپولین ایک فرانسیسی مصنف کا لکھا ہوا تاریخی ناول جس کا ہیرو شہنشاہ نپولین اعظم ہے. ایک دلچسپ حیرت انگیز افسانۂ محبت اس سے معلوم ہوگا کہ نپولین جیسی شخصیت کی نجی زندگی کیسی تاریک و رنگین تھی. مستند و نو طباعت وغیرہ عمدہ. قیمت مجلد بارہ آنہ (۱۲؍)۔

موجودہ لندن کے اسرار جرائم کی نوعیت طریق عمل. ہر طبقہ کی عیاریاں، جن کے پڑھ لینے سے بدمعاشوں کے ہتھکنڈوں میں پھنسنے سے انسان بچ سکتا ہے، انگریزی سے جناب محمد عمر نور الٰہی صاحبان نے شاداب و شگفتہ زبان اور دلآویز بیان میں منتقل کیا ہے. قیمت عہ۔

سیل حوادث مشہور انگریزی ناول "ایسٹ لین" کا تلخیصی ترجمہ، زبان صاف و شستہ. قیمت ایک روپیہ (عہ)۔

وادی خوف سر آرتھر کانن ڈائل کے ایک ناول کا ترجمہ، شرلک ہومز کے ہوشربا کارنامے، مترجم محمد نصیر صاحب عثمانی استاذ جامعہ عثمانیہ طبع دوم. قیمت سوا روپیہ (عہ)۔

لیلیٰ فرنگ ایک پاکباز انگریزی خاتون کے جذبات عشق کا مرقع. عشق و محبت کی داستان اور شادی خانہ آبادی از جناب میر محمد حسین صاحب رئیس دہلی. قیمت چھ آنہ (۶؍)۔

لیڈی ڈاکٹر حلیمہ خانم مولانا حسن الدین خاموش کا وہ مشہور ناول جس نے مخالفین کے گروہ میں ہلچل ڈال دی تھی، اس میں بتایا گیا ہے کہ ایک غریب خاندان کی لڑکی پڑھ لکھ کر لیڈی ڈاکٹر بن گئی اور کس طرح آریوں کے پھندے میں پھنس کر اسلام کو خیرباد کہنے پر تیار ہو گئی. لیکن ایک خادم قوم کی مخلصانہ کوششوں کی بدولت اس نے اپنے فاسد عقائد سے توبہ کر لی اور اپنی ساری عمر اسلام اور قوم کی خدمت کے لئے وقف کر دی. قیمت ایک روپیہ (عہ)۔

ایوان تمدن تہذیب حاضرہ کی صحیح صحیح تصویر عجیب دلکش پیرائے میں سیرت نگاری کے اصول پر اپنی قسم کی بہترین تصنیف. قیمت صرف ۱۲؍

ملنے کا پتہ۔ حالی پبلشنگ ہاؤس کتاب گھر اردو بازار جامع مسجد دہلی

افسانہ

کسی زبان کی تاریخ ادب اس وقت تک مکمل نہیں سمجھی جا سکتی جب تک افسانے اس میں شامل نہ کئے
جائیں، یہ بتانا کہ افسانے کی ابتدا سب سے پہلے کہاں اور کس طرح ہوئی بہت مشکل ہے۔ دنیا کا سب سے پہلا
افسانہ اگر کوئی ہو سکتا ہے تو وہ حضرت آدمؑ کے جنت سے نکالے جانے کی روئداد ہوگی جو خود حضرت آدمؑ نے اپنی
اولاد سے بیان کی ہوگی۔ قدیم سے قدیم قوموں کے جو ادبی آثار دستیاب ہوئے ہیں وہ اس کے شاہد ہیں کہ
ان میں قصوں اور افسانوں کا عنصر غالب ہے، افسانہ کی بنیاد کم و بیش کہانیوں پر قائم کی جا سکتی ہے، جن کی
ادبی و تاریخی دونوں حیثیتیں مسلم ہیں۔ مختصر قصے کہانیوں کا رواج بہت قدیم زمانہ سے چلا آتا ہے، یورپ میں نثری
افسانوں کا آغاز دسویں صدی میں ہو چکا تھا۔ انگلستان میں قصے سنہ ۱۳۶۶ء سے لکھے جانے شروع ہوئے۔ لیکن
قصہ گوئی مشرق کا خاص فن ہے، ہندوستان قدیم زمانہ سے افسانہ نگاری میں اپنی آپ نظیر ہے۔ سنسکرت ادب
ام الالسنہ کہا جاتا ہے، کے ادب کا بیش بہا حصہ منظوم قصوں اور نثری افسانوں پر مشتمل ہے مثلاً رامائن،
کلیلہ و دمنہ (ہت اپدیش)، مہابھارت وغیرہ۔ یوں تو اگر ابن شاطی کے طوطی نامہ کو مختصر قصہ تسلیم کر لیا جائے
تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ اردو افسانہ یا قصہ پانچویں صدی ہجری کی پیداوار ہے۔
سوداؔ نے سنہ ۱۲۰۰ ہجری کے قریب میرؔ کی مثنوی شعلۂ عشق کو نثر کا جامہ پہنایا۔ گویا اردو میں قصہ نویسی اور افسانہ
نگاری کی ابتدا سنہ ۱۷۸۵ء سے ہوتی ہے، لیکن باقاعدہ طور پر افسانہ کو منظر پر لانے میں ارباب فورٹ ولیم کالج کی
کوششوں کو بہت کچھ دخل ہے۔ فورٹ ولیم کالج کا سب سے پہلا افسانوی کارنامہ سعدی کی گلستاں کا ترجمہ
جو میر شیر علی افسوسؔ نے باغ اردو کے نام سے ۱۸۰۲ء میں کیا۔ اس کے بعد نہال چند لاہوری کا ترجمہ گل بکاؤلی موسوم
"مذہب عشق" (۱۲۱۷ھ)، سری للو لال گجراتی کے بی۔ بی قصوں کے ترجمے سنگھاسن بتیسی، پریم ساگر، ساج نیتی
میں معرض ظہور میں آئے، باغ و بہار از میر امن (۱۸۰۲ء) آرائش محفل (۱۸۰۴ء)، طوطا کہانی (۱۸۰۳ء)
دوسرے افسانے اور قصے کاظم علی جوان، جان گلکرسٹ وغیرہ نے لکھے اور ترجمے کئے، ان میں میر امن کے باغ و بہار
جو امیر خسرو کے چہار درویش کا ترجمہ ہے کافی شہرت حاصل ہوئی۔ اور ہنوز مقبول ہے۔ فورٹ ولیم کالج کی پہلی کا
کوششوں کے بعد ایک نیا باب اردو مصنفین کے لئے کھل گیا۔ اور بیسیوں افسانے اور قصے طبعزاد لکھے گئے او
ترجمہ ہوئے۔ اس سلسلہ میں مطبع نول کشور نے بیش بہا خدمات انجام دیں۔
بیسویں صدی کی ابتدا میں اردو اخبارات و رسائل کے اجرا سے مختصر افسانوں اور قصوں کی مانگ بڑھی منشی پریم چند
بڑے افسانہ نگار ہیں، جنہوں نے جدید طرز کی قصہ نویسی اور افسانہ نگاری کو اردو میں بلند معیار پر پہنچایا۔ بعد سدرشن نے
تیلیک، سجاد حیدر یلدرم اور نیاز فتحپوری نے بھی افسانے کے تخیل کو بلند کیا اور نیا اسلوب بیان اختیار کیا۔ خواجہ حسن نظامی
کے موجودہ مغربی افسانوں کے ترجموں کو بھی ایک بیش بہا اضافہ اردو ادب میں تھا ہوا طبعزاد افسانہ لکھنے والوں میں علی عباس حسینی
اعظم کریوی، ایم۔ اسلم، قاضی عبد الغفار وغیرہ حضرات نے کافی شہرت حاصل کی۔ صنف لطیف بھی ادب لطیف کی اس صنف پر اپنی قلم کو
جناب امتیاز علی کا درجہ بہت بلند ہے۔

ملنے کا پتہ۔ حالی پبلشنگ ہاؤس کتاب گھر اردو بازار جامع مسجد دہلی

پیدائش سنہ ۱۸۸۰ء

منشی پریم چند آنجہانی

وفات سنہ ۱۹۳۶ء

سنہ ۱۸۸۰ء ایک ایسا مبارک سال تھا جس میں مختصر افسانہ نویسی کا بانی اور دنیائے ادب میں ایک عظیم الشان اصلاح کرنے والی ہستی نے جنم لیا اور اپنی مؤثر و دردناک تحریروں سے ہندوستانیوں کو خواب غفلت سے بیدار کر کے مردہ دلوں میں ایک نئی روح پھونک دی اور رسم پرستی و ریاء کی آلائشوں سے پاک فطری زندگی کے حقائق روشن کر دیئے۔ منشی جی کا اصلی نام دھنپت رائے تھا لیکن منشی پریم چند کے لقب سے مشہور تھے۔ ان کے والد منشی عجائب لال بنارس کے قریب موضع پانڈے پور میں رہتے تھے۔ سات برس کے تھے کہ ماں کا انتقال ہوا اور سولھویں برس میں باپ کا سایہ بھی سر سے اٹھ گیا۔ سات آٹھ سال فارسی پڑھ کر بنارس سے انٹرنس پاس کیا اور محکمۂ تعلیمات میں ملازمت کر لی۔ منشی صاحب نے سنہ ۱۹۰۱ء سے رسالہ "زمانہ" میں مضامین لکھنے شروع کئے۔ سنہ ۱۹۰۲ء میں ایک ہندی ناول پریما لکھا۔ سنہ ۱۹۱۲ء میں جلوۂ ایثار اور سنہ ۱۹۱۶ء میں بازار حسن کے دونوں حصے تصنیف کئے۔ اردو کی طرح ہندی میں بھی کمال حاصل تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ فطرت نے منشی پریم چند کے دل و دماغ کو خاص طور سے افسانہ کے لئے بنایا تھا جس کا صرف منشی پریم چند نے بھی اس خوبی سے کیا کہ ابھی تک میدان افسانہ نویسی میں کوئی ان سے آگے قدم نہیں رکھ سکا۔ جس طرح میر دنیائے غزل میں خدائے سخن سمجھے جاتے ہیں اسی طرح پریم چند دنیائے افسانہ میں یگانۂ روزگار مانے گئے ہیں۔ منشی پریم چند ہندوستانی دیہاتوں کے ہو بہو نقشے اور کسانوں کے سچے واقعات نہایت عمدگی سے بیان کرتے تھے۔ ان کی تحریروں میں مبالغہ بالکل نہیں ہوتا۔ عبارت میں زور اور استعاروں اور تشبیہوں میں لطافت ہوتی ہے۔ وہ جذبات اور نفسیات کے ماہر تھے۔ حقیقی ظرافت ان کے کیرکٹروں کو جیتی جاگتی تصویریں بنا دیتی ہے۔

منشی صاحب اردو کے ایک شہرۂ آفاق ادیب اور بے مثال افسانہ نگار تھے۔ جن کا بنارس میں اکتوبر سنہ ۱۹۳۶ء میں انتقال ہوا۔ پریم چند ہندوستان میں اس پایہ کے شخص تھے جنھیں یورپ کے افسانہ نگار مشاہیر کی صف میں جگہ دی جا سکتی ہے۔ وہ آسمانی ہستی نہ تھے، زمین کے آدمی تھے، جو زمین پر خاص کر اپنے ملک کے اندر اپنے گرد و پیش کو ایک فلسفی کی نظر سے دیکھنے والے اور نہ صرف ایک ادیب کے زبان و قلم سے بلکہ ایک مصور کے موقلم سے انسان کی عملی زندگی کے حالات ظاہر و باطن کی تصویر کھینچ دینے والے تھے۔ ان کی نگاہ میں جادو تھا۔ ان کی زبان میں سحر آفرینی تھی۔ افسوس اب وہ کہاں۔ ان کی لکھی ہوئی چیزیں باقی رہ گئی ہیں جو ان کا نام اور ان کا کام دونوں کو زندہ رکھیں گی، اور لوگ ان سے فائدہ اٹھاتے رہیں گے۔ اگر پریم چند یورپ میں پیدا ہوتے تو آج ان کی لکھی ہوئی چیزیں لاکھوں انسانوں کے ہاتھوں میں ہوتیں۔ اور ان کے لکھے ہوئے ناول لاکھوں کی تعداد میں ہاتھوں ہاتھ نکل جاتے۔ اگر ہم نے زندگی میں ان کی جیسی چاہیئے قدر نہ کی تو اب ان کے مرنے کے بعد تو ہر ہندوستانی کو لازم ہے کہ ایسے شخص کی یادگار کے لحاظ سے ان کے لکھے ہوئے شہ پاروں کو ملک میں پھیلائیں۔ منشی صاحب کے آخری افسانوں کو زاد راہ کے نام سے حالی پبلشنگ ہاؤس دہلی نے شائع کیا ہے۔

آپ کی تصویر منیجر صاحب مکتبہ جامعہ نے مرحمت فرمائی۔ میں آپ کی اس ہمدردی کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔

بھی پریم چند کے سوقلم سے۔ پڑھنے والا اپنی ہستی کو بھول جاتا ہے۔ کہ وہ کون ہے اور کہاں ہے۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)

گوشۂ عافیت

ہندوستان کے ان پانچ لاکھ دیہات کے باشندوں کی زندگی کا مرقع، جو ہندوستان کی اصلی طاقت و زندگی ہیں جو خدا کے ان سب سے غریب لیکن سب سے زیادہ محنتی و جفاکش لوگوں کو جو اپنے وطن کے حکمران افراد کے ہاتھوں کن سختیوں اور پریشانیوں کا نشانہ بننا پڑتا ہے اور ان کے لئے رستگاری اور نجات کا راستہ ہوسکتا ہے ہندوستان کی سیاسی بیداری کے اس سب سے خاص پہلو پر ایسی روشنی ڈالی ہے کہ اس چیز کا مطالعہ ہر اس ہندوستانی کا فرض ہے جس کے دل میں ذرہ برابر بھی دردِ وطن ہو قیمت حصہ اول دو روپے (عہ) حصہ دوم ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ)

جلوۂ ایثار

منشی پریم چند کا سب سے پہلا ناول جو ۱۹۱۲ء میں شائع ہوا قیمت ایک روپیہ (عہ)۔

رام چرچا

رام چندر جی کے مکمل حالات دلچسپ اور سبق آموز پیرایہ میں از منشی پریم چند قیمت سوا روپیہ۔

باکمالوں کے درشن

از منشی پریم چند۔ قیمت سوا روپیہ (عہ)۔

قرون وسطیٰ میں ہندوستانی تہذیب

مترجمہ پریم چند قیمت للعہ

پریم سوگ

از محمد حسام الدین غوری منشی پریم چند جی کی حیات اور ان کی خصوصیات پر سیر حاصل تبصرہ۔ قیمت آٹھ آنہ (۸ر)۔

مسز حجاب امتیاز علی صاحبہ

مسز حجاب امتیاز علی (سابق مس حجاب اسمٰعیل) ان معدودے چند خواتین میں سے ہیں جن کے قلم کو خدا نے لطافت اور پاکیزگی عطا کی ہے۔ ملک کے بہترین افسانہ نگاروں کے دوش بدوش کھڑی ہیں۔ رومان لکھنے میں کمال حاصل ہے، عرصہ سے اردو رسائل میں مضامین لکھتی ہیں۔ ان کے اشعار مشہور اور نغمات موت بجد مقبول ہوچکے ہیں۔ ایک زبردست انشا پرداز ہونے کے علاوہ ایک بہترین ماہر پرواز اور ایک بلند پایہ ہوا باز ہیں اور شاید یہ ہندوستان کی پہلی ہوا باز خاتون ہیں۔ خود ایک بڑی صاحب قلم اور ایک صاحب قلم شوہر کی بیوی ہیں۔

صنوبر کے سائے

اردو دوسرے دلکش مسز حجاب امتیاز علی کا عمدہ ترین شاہکار، اردو کی بہترین رومان نویس کی بہترین تصنیف۔ ایک نکہت جو آپ کے دل و دماغ پر رومان کی رعنائیاں مسلط کردے گی، ایک نغمہ جو آپ کو آبیوں کی موآلود سرزمین میں گم کردے گا۔ افسانے جنھیں آپ اردو کے تمام مطبوعہ افسانوں سے مختلف پائیں گے جن سے آپ پر نسوانی انداز فکر کے حسن اور طرز ادا کی شائستگی منکشف ہوگی۔

جنھیں آپ بار بار پڑھیں گے اور ہر مرتبہ محسوس کریں گے۔

جو پڑھنے کے بعد یاد رہیں گے۔ اور یاد رہ کر پھر پڑھیں گے۔ دیباچہ از سید سجاد حیدر یلدرم بی اے مجلد ایک روپیہ (عہ)۔

ملنے کا پتہ حالی پبلشنگ ہاؤس کتاب گھر اردو بازار جامع مسجد دہلی

میری ناتمام محبت

مصنفہ مسز حجاب امتیاز علی

انسانی زندگی کے لطیف جذبات وواردات کے متعلق چند رنگین داستانیں ہیں جو اپنے بے نظیر ادبی محاسن کی وجہ سے اردو میں یادگار رہیں گی۔ رسالہ ساقی کی راسئے

کردار نگاری۔ جذبات کی ترجمانی اور فطرت و ماحول کی عکاسی میں لائق مصنفہ کو ید طولیٰ حاصل ہے پلاٹ کے ساتھ محاکات کی رنگین تصویریں پڑھنے والے کی دل چسپی کو دوچند کردیتی ہیں اس پر لائق مصنفہ کا لطیف پیرایہ بیان، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ واقعات ہماری آنکھوں کے سامنے ہو رہے ہیں۔ قیمت عمر۔

لاش

شہ اور دوسرے افسانے مصنفہ مسز حجاب امتیاز علی طبعزاد ہیبت ناک افسانوں اور ڈرامائیات کی ہول انگیز داستانوں کا مجموعہ ہے۔ جسے نامور ادبی رسائل نے زبان اردو میں بے مثال قرار دیا ہے۔

مصنفہ کا نام اردو ادب کی دنیا میں کافی شہرت حاصل کرچکا ہے۔ جہاں تک افسانوں کا تعلق ہے مجموعہ بے شک دل چسپ اور قابل مطالعہ ہیں۔ ان کی لکھائی چھپائی کاغذ اور ظاہری زیبائش بھی موجودہ دور کی بہترین روایات کے مطابق ہیں قیمت سوا روپیہ (عہ)۔

کونٹ الیاس کی موت

مسز حجاب امتیاز علی کی یہ تصنیف حال ہی میں شائع ہوئی ہے۔ اس میں مصنفہ نے چند اور ہیبت ناک دہشت انگیز داستانیں سپرد قلم فرمائی ہیں۔ اس میں "کونٹ الیاس کی موت" "تربت یا ہلاکت" "بلا لفافہ" "دریائے شون کا پل" "اس کا ایک ہاتھ کٹا ہوا تھا" ایسی رونگٹے کھڑے کردینے والی داستانیں ہیں، جن کا جواب یورپین زبانوں میں بھی مشکل سے مل سکتا ہے۔

اسرار ودہشت کی فضا قائم کرنے میں مصنفہ کو ید طولیٰ حاصل ہے۔ اور ان افسانوں میں ان کی یہ خصوصیت کمال کو پہنچ گئی ہے۔ قیمت سوا روپیہ عہ

نغمات موت

محترمہ حجاب اسمٰعیل کے ان دلآویز مضامین کا مجموعہ جو انہوں نے اپنی والدہ مرحومہ کی یاد میں لکھے تھے۔ اور جو اردو کے بہترین اور مشہور رسائل میں شائع ہوکر مقبول ہوچکے ہیں۔ یہ مضامین مصنفہ کے دلی جذبات کا آئینہ اور نظم نما نثر کا بہترین نمونہ ہیں۔ محترمہ حجاب کے انداز بیان کی دل کشی اور ان کے شاعرانہ خیالات کی نزاکت و لطافت پورے طور پر نغمات موت میں نمایاں ہے۔ قیمت صرف چھ آنہ (۶/)۔

ادب زریں

محترمہ حجاب اسمٰعیل کا طرز تحریر ملک کی دوسری انشا پرداز خواتین سے بالکل جدا اور نہایت دل چسپ ہے، وہ نثر میں شاعری کرتی ہیں۔ ان کے چھوٹے لطیف مضامین ان کے بلند تخیل، عبارت کی رنگینی۔ اور جذبات کی ترجمانی کا بہترین آئینہ ہوتے ہیں۔ اس مجموعہ میں وہ مضامین ہیں جو اکثر مختلف رسائل میں شائع ہوکر خراج تحسین حاصل کرچکے ہیں۔ قیمت آٹھ آنہ (۸/)۔

"مصنفین اردو"

(بالتصویر)

آپ خود منگایئے اور اپنے عزیزوں اور دوستوں کو منگانے پر مجبور کیجئے، یہ ایک بہت بڑی ادبی خدمت ہے۔

ملنے کا پتہ۔ حالی پبلشنگ ہاؤس "کتاب گھر" اردو بازار جامع مسجد دہلی۔

مصورِ فطرت خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی

خواجہ حسن نظامی ۲؍دسمبر ۱۸۷۸ء میں بمقام دہلی (درگاہ حضرت نظام الدین اولیاء رح) پیدا ہوئے۔ عربی، فارسی اور اردو کی تعلیم حاصل کی، انگریزی بالکل نہیں جانتے، خواجہ صاحب حضرت بابا فرید گنج شکر رح کے داماد حضرت خواجہ سید بدرالدین اسحاق دہلوی کی اولاد ہیں۔ جن کے صاحبزادے حضرت خواجہ سید امام رح کو حضرت سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ نے فرزند معنوی بنایا تھا۔
ابتدائی زندگی بہت مشکلات میں گذری۔ درگاہ شریف کی آمدنی لینی چھوڑ دی تھی۔ اور خود محنت کر کے روزی کماتے تھے۔

خواجہ صاحب ابتدا ہی سے اخبارات میں مضامین لکھا کرتے تھے۔ آپ کی پہلی تصنیف "مفلسی کا مجرب علاج" بہت مقبول ہوئی۔ اور اس طرح تصنیف و تالیف کا سلسلہ شروع کیا۔ اب تک ڈیڑھ سو کے قریب کتابیں تصنیف و تالیف کر چکے ہیں جن میں سے بعض ایم۔ اے اور بی۔ اے کے کورس میں بھی داخل ہیں۔
خواجہ صاحب اس عمر میں بھی صبح کے تین بجے سے شام کے تین بجے تک مسلسل تحریری کام کرتے ہیں۔ اردو میں خاص طرز تحریر کے موجد ہیں، تحریر کے علاوہ تقریر میں بھی بہت مہارت ہے۔ چنانچہ ریڈیو پر اکثر تقریریں ہوتی رہتی ہیں۔ خواجہ صاحب ہندوستان کے بہت بڑے صوفیوں میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کا حلقۂ اثر بہت وسیع ہے، تحریر بہت شگفتہ، سلیس اور آسان ہوتی ہے۔ اور خصوصیت یہ ہے کہ نہایت معمولی معمولی مضامین کو نہایت دلکش اور موثر طریقہ سے نبھاتے ہیں۔ اور نئے نئے الفاظ وضع کرتے ہیں۔ عبارت نہایت سادہ اور سلیس ہوتی ہے۔ فقرے بالکل چھوٹے اور عام فہم ہوتے ہیں۔
خواجہ صاحب کی زبان دہلی کی ٹکسالی زبان ہے۔ جو سادہ اور شیریں ہونے کی وجہ سے قبول عام کی شہرت حاصل کر چکی ہے۔ مولانا محمد حسین آزاد کی طرح اتنی عام فہم زبان ہے کہ اب اس سے زیادہ سہل اور کامیاب لب و لہجہ اختیار کرنا مشکل ہے۔ آپ کی مشہور کتاب "غدر دہلی کے افسانے" بارہ حصوں میں ہے جو بڑی ہی محنت سے لکھی ہے۔ جس میں غدر کے واقعات اس درد انگیز پیرائے میں بیان کئے ہیں کہ کلیجہ منہ کو آتا ہے۔
آپ کے صاحبزادے حسین نظامی صاحب ایڈیٹر منادی نے تصویر اور حالات مرحمت فرمائے۔ میں آپ کی اس ہمدردی کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

سیّد سجاد حیدر صاحب یلدرم

مولانا سید سجاد حیدر صاحب یلدرم شرفائے نہٹور ضلع بجنور کی ایک قابل قدر ہستی ہیں۔ آپ ۱۸۸۰ء
یں پیدا ہوئے علوم مشرقی کی تکمیل کے بعد آپ نے علوم مغربی کی تعلیم محمڈن کالج علی گڑھ میں حاصل کی اور ۱۹۰۱ء
ں الہ آباد یونیورسٹی سے بی۔ اے پاس کیا۔ آپ محمڈن کالج کے ان قابل فخر طلباء میں سے ہیں جن پر نہ صرف
کالج بلکہ قوم و ملک دونوں کو ناز ہے۔ تین سال تک آپ بغداد میں مقیم رہے، وہاں سے واپس آنے پر ڈپٹی کلکٹری
کری نے آپ سے زینت پائی مسلم یونیورسٹی کی مشکلات اور پیچیدگیوں سے متاثر ہو کر آپ نے رخصت حاصل
اور مسلم یونیورسٹی کے رجسٹرار ہو گئے اور کئی سال تک اس خدمت کو بہت خوش اسلوبی سے انجام دیا، اور
ر جنوری سنہ ۱۹۲۹ء کو بہت نیکنامی کے ساتھ اس خدمت سے سبکدوشی حاصل کی، آپ کے قومی کارنامے اگر
سا طرف آپ کو ملک و قوم کا سچا بہی خواہ ثابت کرتے ہیں تو دوسری طرف آپ کی علمی خدمات اور دماغی کارگذاریاں
پ کو ادب اردو کا ایک بے لوث، بے غرض اور بے لاگ سرپرست ظاہر کر رہی ہیں۔ آپ نے ممالک اسلامیہ

خصوصاً ترکی کی کئی مرتبہ سیاحت کی اور زبان ترکی کے لٹریچر کو اردو میں منتقل کرنے کی غرض سے آپ ہر وقت منہمک رہتے ہیں۔ آپ کی ذات ارباب علم و ادب کے لئے سرمایۂ نازو افتخار ہے۔

آپ کی تازہ ترین تصویر حاصل کرنے کی بے انتہا کوشش کی گئی مگر افسوس کہ کامیابی نہ ہوئی۔ ایک چھپی ہوئی تصویر سے بلاک بنوایا گیا۔

جناب سدرشن صاحب

پنڈت بدری ناتھ سدرشن اُردو کے ان چند کامیاب افسانہ نویسوں میں ہیں جو منشی پریم چند کی طرح کامیابی کے ساتھ افسانہ میں شہرت و ہردلعزیزی حاصل کر رہے ہیں۔ سب سے پہلی چیز جو سدرشن کے افسانوں کو طلسم تاثیر بنا دیتی ہے وہ رودِ تسلسل ادنقطہ ہے۔ واقعات کو اس طرح ترتیب دیتے ہیں کہ ہر قدم پر اشتیاق بڑھتا جاتا ہے کہ اب اس کے بعد دیکھئے کیا ہوتا ہے۔

سدرشن کے افسانوں کی دوسری نمایاں خوبی سادگی ہے، زبان میں بھی سادگی، بیان میں بھی سادگی اور خیال میں بھی سادگی، آپ کا اسلوب بیان نہایت سیدھا سادا اور سلیس ہے۔

جذبات کے اثر کو الفاظ میں پوری طرح بیان کر دینا سدرشن کا ایک کارنامہ ہے جس کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ نفسیاتی امور سے خاص دلچسپی ہے۔ سدرشن نے اپنے افسانوں کا سرچشمہ ایک ہی جگہ نہیں کہا بلکہ کبھی دیہات کی زندگی اور واقعات بیان کرتے ہیں تو کبھی شہر والوں کی زندگی کا موازنہ ان کے افسانوں کا ماحصل ہوتا ہے۔ جہاں وہ دکھاتے ہیں کہ امیروں کو باوجود دولت کے قناعت و سکون نصیب نہیں اور غریبوں کو افلاس کی حالت میں بھی طمانیت اور محبت کی لازوال دولت حاصل ہے۔

آپ کی تصویر اور مفصل حالات حاصل کرنے کی بے انتہا کوشش کی آپ آجکل کلکتہ میں مقیم ہیں۔

تصانیف سدرشن صاحب

کہانیاں

سولہ سنگار موجودہ زمانہ میں سدرشن بہت اچھا لکھنے والوں میں ہیں۔ منشی پریم چند آنجہانی کے بعد آپ ہی کا نمبر ہے۔ منشی پریم چند کی بہت سی خصوصیات آپ میں موجود ہیں کہانیاں لکھنے میں آپ کو خاص مہارت ہے۔ سولہ سنگار ان کی سولہ کہانیوں کا تازہ مجموعہ ہے۔ جو ابھی شائع ہوا ہے۔ آپ کی مختصر کہانیاں بہت پسند کی جاتی ہیں۔ قیمت مجلد سوا روپیہ (عہ)۔

سدا بہار پھول اردو کے فطرت نگار افسانہ نویس جناب سدرشن صاحب کی کہانیوں کا دلفریب مجموعہ جن میں ہر ایک کہانی بجائے خود کسی مکمل ناول سے کم دلچسپ نہیں۔ قیمت صرف بارہ آنہ (۱۲)۔

صبح وطن مہاشہ سدرشن صاحب کی قومی کہانیوں کا شاندار مجموعہ قیمت ایک روپیہ (عہ)۔

چندن مہاشہ سدرشن کی نہایت دلکش کہانیاں۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ عمہ

بہارستان سدرشن کی بہترین کہانیوں کا مجموعہ اس پر مصنف کو گورنمنٹ نے ۵۰۰ روپے انعام دیا ہے۔ قیمت ایک روپیہ بارہ آنہ عمہ

بنگال تیسی بنگال کے مشہور قصہ نویسوں کی کہانیاں، مترجمہ سدرشن صاحب

ملنے کا پتہ۔ حالی پبلشنگ ہاؤس کتاب گھر اردو بازار جامع مسجد دہلی

سلطان حیدر صاحب جوش

سلطان حیدر صاحب جوش ایک مدت سے دنیائے اردو میں متعارف ہیں۔ آپ کا مقصد اعلیٰ ہندوستانیوں کو مغرب کی کورانہ تقلید سے بچانا ہے جس کے لیے موصوف نے حکیمانہ مضامین بھی لکھے۔ ناول اور مختصر افسانے بھی تصنیف کئے۔

لوگوں کو طنز سے راہ راست پر لانے کی کوشش کی۔ کبھی اکبر کی طرح مذاق میں سنجیدگی اور دور اندیشی سے کام لیا۔ کبھی دنیا سے روشناس کرانے کی فکر کی۔

زبان میں شگفتگی اور بیان میں کافی پختگی و روانی ہے۔ اسلوب بیان کو جوش صاحب اپنی ندرت پسند طبیعت سے دلکش بنانے کی بہت کوشش کرتے ہیں۔ بعض ایسی قابل قدر تعبیریں بھی ان کے یہاں ملتی ہیں جن کی مثال مشکل سے ملے گی۔

آجکل آپ یو۔ پی میں ڈپٹی کلکٹری کے عہدہ پر مامور ہیں۔ میں کس زبان سے شکریہ ادا کروں کہ آپ نے تازہ ترین تصویر مرحمت فرمائی۔

تصانیف سلطان حیدر جوش

کتاب	قیمت		
ابن مسلم	قیمت	عمر	ایک روپیہ بارہ آنہ
نواب زیدی	،	عه	سوا روپیہ
صبر کی دیوی	،	۴ر	چار آنے۔
مساوات	،	ار	ایک آنہ
اتفاقات زمانہ	،	ار	ایک آنہ

قاضی عبدالغفار صاحب

آپ صوبجات متحدہ کے ایک زمیندار خاندان میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد بزرگوار خان بہادر قاضی ابرار احمد صاحب مرحوم روہیلکھنڈ کے مشہور روساء میں سے تھے۔ علی گڑھ کالج میں تعلیم پانے کے بعد اول اول سرکاری ملازم رہے۔ مگر بعد میں اس سے بددل ہو کر قطع تعلق کر لیا۔ جب مولانا محمد علی مرحوم نے دہلی سے ہمدرد اور کامریڈ جاری کرنے کا ارادہ کیا تو بحیثیت نائب مدیر ان کے پاس چلے آئے۔ ان کے نظر بند ہونے تک دہلی میں رہے۔ اس کے بعد کلکتہ سے اخبار جمہور نکالا۔ جنگ کے زمانہ میں آپ کو بنگال سے خارج البلاد کر کے نظر بند کر دیا گیا اس لئے جمہور بھی بند ہو گیا۔ نظر بندی ختم ہونے کے بعد دہلی سے اخبار 'صباح' جاری کیا۔ اس کی ضمانتیں ضبط ہو گئیں اس کے بعد وفد خلافت کے ساتھ انگلستان چلے گئے۔ وہاں سے واپسی کے بعد تجارت اور تصنیف و تالیف اختیار کی تجارت کے سلسلہ میں تین مرتبہ یورپ کے ممالک کا سفر کیا۔ اسی زمانہ میں نقش فرنگ اور لیلیٰ کے خطوط لکھے گئے۔ پانچ سال سے حیدرآباد دکن میں مقیم ہیں۔ اور اخبار پیام نکالتے ہیں۔ یہ پہلا اردو روزنامہ ہے جس کو ایک لمیٹڈ کمپنی چلا رہی ہے۔ حیدرآباد ہی سے مجنوں کی ڈائری، روزنامچہ، اس نے کہا، اور تین پیسے کی چھوکری، وغیرہ کتابیں شائع ہوئیں۔ آپ کی سب سے بڑی تالیف تذکرہ جمال الدین افغانی کی تکمیل بھی حیدرآباد ہی میں ہوئی جو عنقریب شائع ہونے والی ہے۔

سترہ (۱۷) سال کی عمر سے مضمون نگاری شروع کی اور علمی و ادبی مذاق پر دو شخصیتوں کی صحبت کا بہت زیادہ اثر پڑا۔ ایک مولانا محمد علی مرحوم اور دوسرے حکیم اجمل خاں مرحوم۔

آپ نے لیلیٰ کے خطوط لکھ کر دنیائے ادب میں ہنگامہ برپا کر دیا ہے۔ اور فی الحقیقت اردو ادب میں ان سے ایک حسین اور شاندار اضافہ ہوا ہے۔ آجکل ہزاروں افسانہ نویس موجود ہیں، مگر ان میں چند ہی ایسے ہیں جن کے افسانے حقیقی معنوں میں بلند افسانوی معیار پر پورے اتر سکتے ہیں۔ ہم قاضی صاحب کو یورپ کے بہترین افسانہ نگاروں کے مقابلہ میں پیش کر سکتے ہیں۔

آپ کی تصانیف دنیائے اردو میں نہایت عظمت و وقعت کی نظر سے دیکھی جاتی ہیں۔

(میں قاضی صاحب کا بے حد ممنون ہوں کہ آپ نے اپنے مختصر حالات اور تصویر مرحمت فرمائی۔ آپ کی بزرگانہ ہمدردی قابل تحسین ہے۔)

گئی ہے جو اس ملک میں مردوں کی نفس پرستی پر قربان کی جاتی ہیں۔ قیمت ایک روپیہ چار آنہ (للعہ)۔

اُس نے کہا

ایک شخص پہاڑ کی چوٹی پر کھڑا اپنے جہاز کا منتظر ہے۔ وہ دل میں کہہ رہا ہے میں نے اپنی زندگی اس چھوٹے سے جزیرے پر بسر کی اس لئے میرا دل اسے چھوڑنے کو نہیں چاہتا۔ اسی اثنا میں بڑے بوڑھے، عورت، مرد، بچے، جوان سب اس کے گرد جمع ہو جاتے ہیں اور اسے مخاطب کر کے پوچھتے ہیں محبت کیا چیز ہے؟ مسرت کسے کہتے ہیں؟ دولت کی حقیقت کیا ہے؟ جنت کا ذریعہ کونسا ہے وغیرہ۔ بزرگ انسان کے جوابات کتاب میں دیکھئے۔ قیمت سوا روپیہ (للعہ)۔

مجنوں کی ڈائری

اس میں ایک تعلیم یافتہ نوجوان کی معنوی زندگی کے جو نقوش پیش کئے گئے ہیں وہ جس قدر دلچسپ ہیں اسی قدر عبرت آموز بھی ہیں۔ اس زمانہ کے نوجوانوں کی نظر میں حسن و جوانی کا معیار کس قدر پست ہے کس قدر تباہ کن ہے کس قدر احمقانہ ہے۔ یہ سب کچھ آپ کو روزنامچہ یا مجنوں کی ڈائری کے مطالعہ سے معلوم ہوگا۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)۔

عجیب

عجیب کلب کے عجیب ممبروں کے عجیب حالات۔ پھڑکتی ہوئی آپ بیتیاں حقائق رومانیات کے لباس میں کھنے کو کہانیاں۔ مگر کہانیاں نہیں بلکہ کچھ اور ہیں۔

روحانیات القصورات اور توہمات کی دنیا سے

مؤلف نے چند نکتے پائے۔ جن کو کھینچ کر سطریں بنا دیں۔ قاضی عبدالغفار کے جادو نگار قلم سے۔ قیمت ایک روپیہ۔

تین پیسے کی چھوکری

اور دیگر افسانے اردو داں پبلک قاضی عبدالغفار صاحب سے بخوبی واقف ہے۔ یہ افسانے قاضی صاحب کی دماغی کاوش کا نتیجہ ہیں۔ یقین واثق کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ یہ افسانے اردو کے حق میں ایک نہایت حسین اضافہ ہوں گے۔ جو حضرات افسانہ نگاری کے شائق ہیں اور افسانوں میں حقیقی روح دیکھنا چاہتے ہیں وہ قاضی صاحب کے افسانے ملاحظہ فرمائیں۔ قیمت مجلد صرف ڈیڑھ روپیہ (عیر)۔

سیب کا درخت

انگریزی کے نوبل پرائز پائے ہوئے مشہور ادیب گالزوردی کے شاہکار کا اردو ترجمہ از قاضی عبدالغفار صاحب قیمت بارہ آنہ (۱۲ار)۔

نقش فرنگ

قاضی عبدالغفار صاحب کی سب سے پہلی تصنیف۔ اگر آپ قاضی صاحب کے زور قلم کو دیکھنا چاہتے ہیں تو نقش فرنگ ملاحظہ فرمائیے۔ جس میں آپ کے سفر یورپ کے حالات ہیں۔ قیمت سوا روپیہ (للعہ)۔

جمال الدین افغانی کے حالات نہایت تحقیق کر لکھے گئے ہیں۔ (زیر طبع)۔

سیّد علی عباس حسینی صاحب

سید علی عباس حسینی ان سپہ سالار مسعود غازی الحسینی الترمذی کی نسل سے ہیں جنھوں نے فیروز شاہ تغلق کے زمانہ میں غازی پور بسایا۔ آپ موضع پارہ ضلع غازی پور میں سنہ ۱۸۹۹ء میں پیدا ہوئے۔ ابتدا میں

مدرسہ سلیمانیہ پٹنہ میں عربی فارسی کی تعلیم پائی۔ سن بلوغ کے قریب انگریزی شروع کی، سنہ ۱۹۱۵ء میں مشن ہائی اسکول الہ آباد سے میٹرک پاس کیا۔ اور سنہ ۱۹۱۹ء میں کیننگ کالج لکھنؤ سے بی۔ اے کیا، اور سنہ ۱۹۲۳ء میں تاریخ میں ایم۔ اے کی ڈگری حاصل کی اور اب گورنمنٹ جوبلی کالج لکھنؤ میں بحیثیت پروفیسر کے ملازم ہیں۔

حسینی صاحب کو دوران تعلیم ہی میں ادب سے ایک خاص لگاؤ تھا اور اپنی زبان کی خدمت کا شوق۔ چنانچہ بی۔ اے کے امتحان سے فراغت پاتے ہی۔۔۔ سب سے پہلا ناول "سر سید احمد پاشا" کے نام سے لکھا۔ آپ کا سب سے پہلا افسانہ "زمانہ" کانپور میں "جذبات کامل" کے نام سے شائع ہوا۔ اور اس وقت سے برابر۔۔۔۔ مختلف افسانے علمی اور تنقیدی مضامین مختلف معیاری جرائد و رسائل میں شائع ہوتے رہے ہیں، سنہ ۱۹۳۳ء میں آپ کے افسانوں کے مجموعے "رفیق تنہائی" کو سنہ ۱۹۳۲ء کی سب سے بہتر اردو تصنیف تسلیم کرتے ہوئے، آپ کو پانچسو روپے کا انعام ہندستانی اکاڈمی کی طرف سے عطا ہوا۔ حال ہی۔۔۔ ایک دوسرا مجموعہ "آئی۔ سی۔ ایس" کے نام سے اور تیسرا "باسی پھول" کے نام سے شائع ہوا۔

سید صاحب کو افسانہ نویسی کا ایک خاص سلیقہ ہے۔ اور لکھنے کے گُر سے خوب واقف ہیں، ادبی خوبیوں کے ساتھ زبان میں سلاست اور روانی بھی ہے۔ آپ کے افسانوں میں اکثر چیزیں حقیقت پر مبنی ہوتی ہیں۔ اور ہر قسم کی واردات کو ایک خاص انداز سے نبھاتے ہیں۔

اگر آپ کو اردو میں ایچ۔ جی۔ ویلز کی علمیت، ہنری جیمس کی نفسیاتی تحلیل۔ اینتھنی ہوپ کا مکالمہ، چیخوف کی قنوطیت۔ گورکی کی عام انسانیت سے ہمدردی اور موپساں کی بلیغ مگر مختصر نویسی دیکھنی ہو تو عصر حاضر کے سب سے بہترین افسانہ نگار سید علی عباس حسینی کے افسانے پڑھئے۔

(میں آپ کا بے حد ممنون ہوں کہ آپ نے مختصر حالات اور تصویر مرحمت فرمائی)

لطیف الدین احمد صاحب اکبرآبادی

ل۔ احمد اکبرآبادی سنہ۱۹۰۸ء میں بمقام آگرہ پیدا ہوئے، فارسی کی تکمیل کے بعد عربی اور انگریزی شروع
کی لیکن والد بزرگوار کی وفات کی وجہ سے پوری تکمیل نہ ہو سکی اور بارہ سال کی عمر سے تجارت کا کام شروع
کر دیا، انگریزی کی استعداد خود بڑھائی، آپ چمڑے کی تجارت کرتے ہیں، اسی سلسلہ میں مغربی ملکوں کی سیاحت
کا بھی موقع ملا۔ سنہ۱۹۱۸ء میں ایک ناول ایک خاص خیال کے تحت میں لکھنا شروع کیا تھا، مگر مکمل نہ ہو سکا۔ سنہ۱۹۲۲ء
سے "نگار" اور سنہ۱۹۲۶ء سے "کلیم" میں مضامین بھیجنے شروع کئے، آپ کے افسانوں کا مجموعہ "محبت کا فسانہ" کے نام سے ابھی شائع ہوا ہے۔
ٹامس مور کی مشہور کتاب "لالہ رخ" کے مترجم اور "انشائے لطیف" کے مصنف کی حیثیت سے اردو داں
پبلک آپ کو عرصہ سے عزت وقدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے، حقیقتاً انشائے لطیف کے جو دلچسپ اور سحر آفریں
لٹریچر ل۔ احمد صاحب نے پیش کئے ہیں وہ تعریف سے مستغنی ہیں۔ روزانہ زندگی کے افسانوں کو لطیف پیرایہ
میں بیان کرنا آپ کا کمال ہے، جدید وقدیم ہر دو مذاق کے حضرات آپ کی تحریریں دلچسپی سے پڑھتے ہیں۔
آجکل آپ بہت سی کتابوں کے ترجمے کر رہے ہیں۔ جو امید ہے عنقریب شائع ہوں گے (آپ کی تصویر ملک حبیب احمد
صاحب (نئی دہلی) نے مرحمت فرمائی۔ جو آپ کے مخلص دوست ہیں۔)

مجنوں گورکھپوری

احمد صدیق نام مجنوں تخلص، سنہ۱۹۰۴ء میں بمقام پانڈہ ضلع بستی میں پیدا ہوئے۔ آپ ایک عرصے
اپنی ننہیال گورکھپور میں مقیم ہیں، اس لئے مجنوں گورکھپوری کے نام سے مشہور ہیں۔ سنہ۱۹۲۱ء میں انٹرنس پاس
کیا اور کالج میں داخل ہو گئے، چونکہ آپ مجنوں ہیں۔ اس لئے کئی سال تک درد دل کا مریض رہا اور اس کا نتیجہ یہ
ہوا کہ چار سال تک ایف۔ اے کے امتحان سے روک لئے گئے۔ سنہ۱۹۲۷ء میں مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے ایف۔ اے
کیا اور سنہ۱۹۲۹ء میں سینٹ اینڈ روز کالج گورکھپور سے بی۔ اے کر کے جارج اسلامیہ ہائی اسکول گورکھپور میں
پڑھاتے رہے۔ سنہ۱۹۳۲ء میں ایوان ادب قائم کیا۔ اس کے بعد سینٹ اینڈ روز کالج گورکھپور میں ملازمت
اختیار کی۔ اور سنہ۱۹۳۴ء میں آگرہ یونیورسٹی سے انگریزی ادبیات میں ایم۔ اے کیا، پھر سنہ۱۹۳۵ء میں کلکتہ یونیورسٹی

انڈین ورنیکولر آف ہند میں دوسرا ایم۔ اے کیا، اس امتحان میں یونیورسٹی گولڈ میڈل اور یونیورسٹی کا اول انعام دوسو روپے کی کتابوں کی شکل میں ملا۔ سنہ ۱۹۲۵ء میں علی گڑھ میں کچھ عرصہ پروفیسر رہے۔ سنہ ۱۹۲۶ء سے جارج اسلامیہ انٹرمیڈیٹ کالج گورکھپور میں پروفیسر ہیں۔

مجنوں صاحب کو شعر و ادب کا بچپن سے شوق تھا، آپ نے سب سے پہلے "سالومی" کا ترجمہ کیا، اور اس کے بعد زیادہ تر افسانے لکھے۔

مغربی ادبیات سے متاثر ہو کر اپنا الگ رنگ قائم کرنے والوں میں مجنوں صاحب کو ایک خاص مرتبہ حاصل ہے۔ ان کے پیش نظر زندگی کے بہت سے وہ راز ہیں جن کا انکشاف اب تک نہ ہو سکا، خیر و شر کا تصادم جبر و اختیار کے حدود، زندگی اور موت یہی وہ سوالات ہیں جن کے جواب کی جستجو نے انھیں ایسی چیزیں لکھنے پر مجبور کیا جو عام لوگوں کے یہاں نہیں پائی جاتیں، اخلاق اور محبت کے وہ نازک مسائل جن کو چھیڑنا لوگ مناسب نہیں سمجھتے مجنوں کے خاص موضوع ہیں، ان کا ہر افسانہ محبت سے لبریز ہوتا ہے۔

مجنوں نے افسانوں کے لئے ایک مخصوص طرز تحریر بنا لیا ہے۔ جس میں اثر کا عنصر زیادہ موجود ہے۔ برجستہ اشعار لکھ کر وہ اثر کو بے حد بڑھا دیتے ہیں، مجنوں محسوسات قلب کو نہایت صاف اور سادہ الفاظ میں بیان کر سکتے ہیں، زبان رواں ہے، لیکن افسانہ اس سے بھی زیادہ رواں ہوتا ہے، افسانہ نویسی کا فن جس قدر عام ہے اسی قدر مشکل بھی ہے، لیکن اس کا خوشی کے ساتھ اعتراف کیا جاتا ہے کہ مجنوں صاحب نے ان دشواریوں پر بڑی حد تک قابو پا لیا ہے۔ اور وہ ہندوستان کے معدودے چند اچھے افسانہ نویسوں میں شمار کئے جا سکتے ہیں آپ کے بہترین افسانوں کے مجموعہ کو حالی پبلشنگ ہاؤس دہلی نے "مجنوں کے افسانے" کے نام سے شائع کیا ہے

(آپ کی تصویر اور حالات موصول ہونے کا شکریہ ادا کرتا ہوں)۔

میاں ایم۔ اسلم صاحب

ایم۔ اسلم صاحب غالباً ۱۹۰۳ء میں لاہور میں پیدا ہوئے۔ آپ کے آباؤ اجداد کشمیر سے لاہور تشریف لائے اور وہیں سکونت اختیار کی، آپ لاہور کے ایک مشہور و معروف خاندان کے چشم و چراغ ہیں۔ ابتدائی تعلیم لاہور میں ہوئی اور کچھ عرصہ گورنمنٹ کالج لاہور میں رہ کر پنجاب ایگریکلچرل کالج لائل پور گئے اور فارغ التحصیل ہوتے محکمہ نہر پنجاب میں تقریباً چھ سال تک ضلعداری کے عہدہ پر مامور رہے، خرابی صحت کے باعث ملازمت چھوڑ دی اور مضمون نگاری اختیار کی۔

ایم۔ اسلم پنجاب کے نوجوان ادیبوں میں ایک خاص شہرت کے مالک ہیں۔ اردو ادب کے ہر شعبہ پر کچھ نہ کچھ لکھا ہے۔ اب تک پچاس کے کچھ زائد کتابیں شائع ہو چکی ہیں جو بہت مقبول ہیں۔ مرزا جی آپ کا سب سے بہترین اور مقبول عام مزاحیہ شاہکار ہے، حال ہی میں آپ کے افسانوں کے دو مجموعے تفسیر حیات اور کارزار حیات کے نام سے شائع ہوئے ہیں۔ محکمہ تعلیمات بمبئی سے ادبی خدمت کے صلہ میں انعام ملا۔ اور محکمہ تعلیمات پنجاب نے تفسیر حیات پر اول درجہ کا انعام دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

اگر آپ "گناہ کی راتیں" نہ لکھتے تو زیادہ اچھا تھا۔ سوسائٹی کے بدنما داغ اس عریانی کے ساتھ نمایاں کرنا ملک کے نوجوان طبقہ کے اخلاق پر اچھا اثر نہیں ڈالتا۔ شاید اسلم صاحب اسے خود بھی اچھا نہ سمجھتے ہوں۔ شکار کے بے حد شوقین ہیں۔ اور خلوت پسند۔

(آپ کے مختصر حالات تو موصول ہو گئے۔ مگر تصویر کا انتظار رہا۔ لاہور میں اور کئی کئی جگہ عمدہ تصویر حاصل کرنے کی کوشش کی گئی۔ مگر دستیاب نہ ہوئی۔ مجبوراً چھپی ہوئی تصویر سے بلاک بنوایا گیا۔)

مرزاجی حصہ اوّل

اگر تفکرات سے طبیعت پریشان ہو رہی ہو یا تنہائی شاق گذر رہی ہو تو مرزاجی ملاحظہ کیجئے، طبیعت کی پریشانی بشاشت سے تبدیل ہو جائے گی اور تنہائی میں آپ رفاقت محسوس کریں گے، قیمت مجلد عـہ

مرزاجی حصہ دوم

اگر تفکرات سے طبیعت پریشان ہو رہی ہو۔ اور تنہائی گراں گذر رہی ہو تو مرزاجی حصہ دوم ملاحظہ کیجئے۔ یادِ ایام، پورے تیس، میونسپل الیکشن، قربانی کا بکرا، پہلا شکار اور ایڈیٹر ایسے لاجواب افسانے ہیں کہ اگر ایک بار پڑھ کر ہنسی کے مارے لوٹ نہ جائیں تو آپ بھی مرزاجی سے کم نہیں، شوخ اور رنگین عبارت سو بار پڑھنے سے بھی طبیعت سیر نہیں ہوتی، سرورق مصور ولایتی کاغذ لکھائی چھپائی اتنی دیدہ زیب کہ دیکھنے سے آنکھیں روشن ہوتی ہیں۔ قیمت دو روپے آٹھ آنہ (عـہ)۔

مضامین اسلم

میاں ایم۔ اسلم کے رنگین مضامین کا مجموعہ، اٹھارہ مضامین میں مصنف نے قوم اور ملک کے اخلاق، سیاسیات اور تہذیب پر اتنے دل کش اور لطیف پیرایہ میں بحث کی ہے کہ داد نہیں دی جا سکتی، اس مجموعہ کے آخری تین مضمون، ہندی اردو کے فقیتے کے عنوان سے ہیں قیمت ڈیڑھ روپیہ (عـہ)۔ قاتل اور دیگر افسانے مجلد قیمت عـہ

ناظمہ کی آپ بیتی

ایک شریف زادی کی عبرتناک سچی آپ بیتی، یہ نہ تو کوئی افسانہ ہے، نہ کہانی، بلکہ ایک سچا واقعہ ہے جس کو پڑھنے سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، کتاب تین حصوں میں تقسیم ہے۔ دوشیزگی، ازدواجی زندگی، اور ایکٹریس مصنف کی بے بدل خدمت ایک قومی اور ملکی خدمت متصور ہو رہی ہے۔ لکھائی چھپائی اعلیٰ قیمت عـہ

آشوب زمانہ

آشوب زمانہ نام کی تصنیف لطیف کا ماخذ کسی کشتۂ محبت کا وہ خط ہے جو ساحل راوی سے جناب میاں ایم۔ اسلم صاحب کو ہاتھ آیا جس کی تحریر سے متاثر ہو کر قابل مصنف کا تخیل ان کشتگانِ ناز کی باہمی خط و کتابت کے متعدد خطوط میں تبدیل ہو کر صفحات قرطاس پر ظہور پذیر ہوا ہے۔ ان خطوط میں قابل مصنف نے اپنی وسعت مشاہدہ، عمق نظری بمطابق نفسیات انسانی کے مطابق نہ فقط مرد و عورت کے باہمی ربط و ضبط و جذبات محبت کا فلسفہ بیان کیا ہے، بلکہ اخلاق، ادب، تمدن، معاشرت پر بھی بحث کی ہے آخر میں نالۂ فراق کے نام سے ایک دردانگیز مضمون لکھا ہے، قیمت عـہ

سراب ہستی

سراب ہستی کیا ہے، دھرم اور محبت کی جنگ، شباب اور جذبات کی کشمکش، اگر ایک طرف محبت کی مجبوریاں ہیں تو دوسری جانب مذہب یا دھرم کا احترام، ایک طرف مرد کی آرزوؤں اور تمناؤں کا خون تو دوسری طرف عورت اور محبت کی قربانی۔ قیمت مجلد عـہ

مہدی

سرزمین مصر کا زبردست تاریخی ناول مصر والوں کی جنگ آزادی، مہدی کا ظہور۔ مجاہدین کا اجتماع، مصر کی اسلامی فضائیں ہلال و صلیب کی معرکہ آرائیاں، فتح و شکست، امید و بیم حسن و عشق کے وہ دل دوز حالات ہیں کہ ایک دفعہ شروع کر کے چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا، پانچ عمدہ رنگین تصاویر۔ قیمت مجلد تین روپے (صـہ)۔

پیمان وفا

یہ سرزمین اندلس کا ایک تاریخی افسانہ ہے، مسلمانوں کی انتہائی فیاضی کی ایک نادر مثال، وفا، عہد کی ایک سچی کہانی۔ قیمت پانچ آنے (۵) حکایات عرب ۳

نیاز فتح پوری

نام نیاز محمد خاں اور نیاز تخلص ہے، آپ فتح پور (یو۔ پی) میں ۱۸۸۴ء میں پیدا ہوئے، آپ کے والد محمد امیر خاں صاحب اپنے زمانہ کے نہایت زبردست شاعر و نثار، فارسی زبان کے تھے، اس لئے نیاز صاحب نے بھی سب کے پہلے فارسی کی تکمیل کی اور اسی کے ساتھ ساتھ عربی کی بھی، ابتدائی تعلیم مدرسہ اسلامیہ فتح پور میں ہوئی، اس کے بعد رام پور اور دارالعلوم ندوۃ العلماء میں تکمیل کی، آپ کے اساتذہ میں مولانا نور محمد صاحب، مولانا سید ظہور الاسلام صاحب، مولانا فاروق چڑیا کوٹی، مولانا وزیر محمد خاں صاحب رامپوری، مولانا عین القضاۃ صاحب لکھنوی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ فارسی۔ عربی کی تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد ایف۔ اے تک انگریزی پڑھی۔ اور اس کے ساتھ ترکی زبان بھی حاصل کی۔

نیاز صاحب نے مختلف روزانہ اخباروں میں کام کرنے کے بعد ۱۹۲۲ء میں "نگار" جاری کیا، جو پہلے آگرہ و بھوپال سے شایع ہوتا تھا لیکن ۱۹۲۸ء سے مستقلاً لکھنؤ سے شایع ہوتا ہے "نگار" اپنے مضامین کے لحاظ سے جن میں سے اکثر نیاز صاحب کے قلم سے ہوتے ہیں سب رسالوں میں ممتاز درجہ رکھتا ہے۔

نیاز فتح پوری کا شمار ملک کے ان انشا پردازوں میں ہے جنہوں نے اردو میں ایک خاص رنگ (اسٹائل) پیدا کیا۔

انہوں نے سب سے پہلے "صلائے عام" میں اور پھر "نقاد" میں مضمون لکھنا شروع کئے، اس کے بعد "نگار" نکال کر ادبی دنیا میں اپنے لئے خاص جگہ پیدا کر لی۔ اس کا باب الاستفسار خاص چیز ہے جس کے ذریعہ سے سینکڑوں مباحث اردو داں پبلک کے علم میں آچکے ہیں۔

نیاز صاحب کی طرز تحریر سب سے علیحدہ ہے، جس میں شوخی، نزاکت خیال اور ہلکا سا مزاح بھی مل کر خاص کیفیت پیدا کر دیتے ہیں، ان کی تصانیف بہت ہیں۔ جمالستان اور نگارستان دو مجموعے ان کے افسانوں اور ادبی مقالوں کے ہیں جو بہت مقبول ہوئے "شہاب کی سرگذشت" اردو میں اپنے رنگ کا پہلا افسانہ ہے۔ مکتوبات نیاز اپنی انشا کے لحاظ سے بے مثل چیز ہیں۔ ان کے علاوہ گہوارہ تمدن، شاعر کا انجام۔ ترغیبات جنسی صحابیات وغیرہ اور بھی متعدد تصانیف ہیں۔

گیتان جلی کا ترجمہ اس شان سے کیا کہ بقول ڈاکٹر عبدالرحمن بجنوری مرحوم دنیا کی کسی زبان میں اس سے بہتر ترجمہ نہیں ہو سکا۔

آپ نے عرصہ تک شاعری بھی کی، چنانچہ زمیندار اور الہلال میں آپ کی نظمیں اکثر شائع ہوتی رہیں، فارسی غزلیں آپ کی خاص چیز ہیں لیکن یہ مجموعہ ابھی تک شائع نہیں ہوا۔ (میں کس زبان سے شکریہ ادا کروں کہ آپ نے مختصر حالات اور ملفوظ یہ مرحمت فرمائی)

حکیم خواجہ سید ناصر نذیر فراق دہلوی

پیدائش ۱۸۶۵ء　　　وفات ۱۹۳۳ء

سید ناصر نذیر فراق زیدی الواسطی سادات میں سے ہیں، مذہب سنت والجماعت حنفی الملت، ۱۷ اگست ۱۸۶۵ء کو بمقام دہلی پیدا ہوئے، آپ کے آباؤ اجداد شاہان سلف کے عہد میں مناصب جلیلہ پر رہے ہیں علم و فن آپ کا خاندانی ورثہ ہے۔ آپ کے والد بزرگوار مولانا میر محسن علی صاحب اور آپ کے دادا صاحب کو غدر کے کئی برس بعد غدر کی بربادی کے سبب سے رئیس دھرم پور نے اپنے پاس بلا لیا تھا۔ فراق مرحوم نے اپنے والد ماجد اور دیگر جلیل القدر اساتذہ سے جملہ علوم و فنون اسلامیہ عربیہ حاصل کئے، فن طب میں حکیم سید الدین خاں صاحب دہلوی و حکیم محمود علی خاں صاحب دہلوی سے تلمذ تھا، شاعری اور نثر نگاری میں شیخ محمد ابراہیم ذوق کے سلسلہ میں مولوی محمد حسین آزاد کے شاگرد رشید تھے۔ اور اس فن خاص کی بدولت غیر ولائیتوں میں آپ کی نظم و نثر کی دھوم ہو گئی، اور تا دم مرگ مشق سخن اور نثر نگاری کا ذوق شوق رہا۔

رئیس دھرم پور نے فراق صاحب کو اپنے صاحبزادوں کا اتالیق اور اپنا طبیب خاص مقرر کیا۔ اور بڑی قدردانی کی، ایک عرصہ دراز کے بعد جب رئیس کا انتقال ہو گیا تو آپ نے پھر ملازمت ترک کر کے مع اپنے اہل و عیال اپنے قدیم مسکن شہر دہلی کوچہ چیلان بارہ دری خواجہ میر درد میں قیام پذیر ہو گئے، چونکہ فقر و درویشی نے آپ کو مستغنی کر دیا تھا اس لئے امرا و اہل دول سے تعلقات دنیوی نہ رکھتے تھے۔ طبیعت نہایت حق گو پائی تھی۔ آخر اسی پاک سیرت پر ثابت قدم رہ کر اپنے بزرگوں کی وضع کو نبھا دیا۔ اور ۱۲ فروری ۱۹۳۳ء کو بعارضہ فالج انتقال فرمایا۔

مولانا سید ناصر نذیر فراق دہلوی خواجہ میر درد کے پوتے اور اردو کے مشہور انشا پرداز تھے۔ آپ نے جو کچھ خدمت اردو ادب کی کی ہے، وہ اظہر من الشمس ہے۔ آپ کے اردو ادب و علم کے قدردان ہندوستان کے علاوہ عرب، جدہ، افریقہ و دیگر ممالک میں موجود ہیں۔ آپ نے دلی کی قدیم تہذیب (مغلیہ تہذیب) پر کئی اچھی کتابیں اور اردو میں افسانے لکھے۔ آپ کی کافی تصانیف ہیں جو اب تک شائع نہ ہو سکیں۔ آپ کے صاحبزادے مولانا حکیم خواجہ

سید ناصر خلیق نگار دہلوی سے آپ کے مختصر حالات حاصل کر کے ناظرین کی دلچسپی کے لئے پیش کرتا ہوں۔ افسوس آپ کی کوئی عمدہ تصویر باوجود کوشش کے دستیاب نہ ہوسکی۔ صرف ایک چھپی ہوئی تصویر ملی ہے جس میں صحیح خدوخال بھی نظر نہیں آتے

حجاب زندگی سید عابد علی کے افسانوں کا بہترین مجموعہ قیمت ۱۲ ار

جلیل احمد قدوائی

اصنام خیالی جلیل احمد صاحب قدوائی کے افسانوں کا مجموعہ مغربی افسانہ نگاروں کے بعض چیدہ افسانوں کے تراجم قیمت دو روپے (عہ)

سیر گل جناب جلیل قدوائی کے افسانوں کا مجموعہ جس میں چیخوف اور موپاساں کے افسانوں کے تراجم بھی شامل ہیں۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ (عہ) -

منزل مختصر افسانوں کا مجموعہ از علی سردار جعفری یہ افسانے ہندوستان کی اس تحریک کی پیداوار ہیں جس نے زندگی کا تصور بدل دیا ہے۔ افسانوں کے کردار ایسے ہیں جن میں زندگی کی راحتوں سے محرومی دکھائی گئی ہے۔ نان بیتا دہقان کے لہو کی حرارت، مزدور کی آنکھوں کی تھکن، مفلس کے چہرے کی اداسی اور زندگی کے ہونٹوں کا زہریلا تبسم ہے۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)۔

چاند کا گناہ اس مجموعہ میں دنیا بھر کے نقادان ادب کے بہترین تسلیم شدہ افسانے شامل ہیں جو اب تک اردو میں منتقل نہیں ہوئے تھے از راجہ مہدی علی خاں۔ قیمت مجلد دو روپے (عہ)۔

عورت از ڈاکٹر رشید جہاں۔ ڈاکٹر رشید جہاں نے اپنے افسانوں میں اس طرح پیش کیا ہے۔ یہ افسانے عورت ہی کی مظلومی بیان نہیں کرتے۔ ان میں مظلوموں کی دادرسی کی ہے۔ قیمت مجلد عہ

نظر کے دھوکے از مہذب خیالی و غیر ممکن باتوں کو ترک کر کے روزمرہ کے واقعات لیے ہیں۔ قیمت عہ

لاشوں کا شہر مسز عبد القادر کے بہترین افسانوں کا مجموعہ۔ قیمت مجلد ڈیڑھ روپیہ (عہ)۔

سوز ناتمام سوز ناتمام میں ایسے جواں مرگ دوشیزاؤں کے قصے ہیں جنھوں نے عشق کے دیوتا کے حضور میں اپنی جان کی قربانی پیش کی، ایسے اشخاص کی دل گداز داستانیں ہیں جو راہ راست سے بھٹک گئے اور سماج نے انھیں کبھی معاف نہ کیا۔ از عاشق بٹالوی قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)۔

طلسم حیات مشہور انشاپرداز حضرت ماہر القادری کے بے مثل افسانوں کا مجموعہ جو ابھی شائع ہوا ہے۔ قیمت مجلد دو روپے (عہ)

خاموش حسن اور دوسرے افسانے ملک الشعرا ڈاکٹر رابندرناتھ ٹیگور کے بے نظیر افسانوں کا مجموعہ، افسانے اردو زبان میں ایک خاص اہمیت اور قدردانی کے مستحق ہیں۔ لطیف جذبات تخیلات نازک خیالات اور تشبیہ و استعاروں نے ان میں محبت طلسمی کا اثر پیدا کر دیا ہے۔ مترجم نقاش فطرت۔ قیمت مجلد سوا روپیہ (عہ)۔

سات ستارے سات افسانہ نگاروں نے ایک ہی پلاٹ پر افسانے لکھے ہیں اس مجموعہ میں بعض افسانے مزاحیہ رنگ میں لکھے گئے ہیں اور بعض میں سنجیدہ پیرایہ اختیار کیا گیا ہے پلاٹ ایک ہی ہر افسانہ آپ کو نیا نظر آئے گا۔ قیمت مجلد ڈیڑھ روپیہ (عہ)

قطرات شبنم از گوردھن داس بی اے مختصر افسانوں مضامین اور ادب لطیف کا مجموعہ خزانہ۔ قطرات شبنم آپ کے سامنے محبت زندگی اور موت کا ایک نیا فلسفہ پیش کرتی ہے۔ نغمہ آزادی جنون رشق محبت کا ... حسن ازل کے جلووں کا نظارہ، روحانی کیف و سرور کی تجلیاں

ملنے کا پتہ۔ حالی پبلشنگ ہاؤس کتاب گھر مدرسہ بازار جامع مسجد دہلی۔

حساس اور درد مند دل کے رنگین تاثرات گویا منثر کے بے کیف قالب میں شاعری کی روح پھونک دی گئی ہے۔ تصویریں نہایت دل کش دی گئی ہیں۔ قیمت عمر

سیاہ کار اور دوسرے افسانے محمد باقر نسیم رضوانی کے تازہ افسانوں کا مجموعہ۔ قیمت ایک روپیہ (عہ/)۔

افسانہ ہائے عشق حامد علی خاں ایڈیٹر ہمایوں کے افسانوں کا مجموعہ۔ قیمت سوا روپیہ (عہ/)۔

پتھر سے ہیرا محبت کی ایک نگاہ ایک انسان کی زندگی میں کیسے کیسے انقلاب پیدا کر سکتی ہے، یہ سچا افسانہ بتائے گا کہ دنیائے انسانی میں ایک عورت کی سچی ہمدردی اور محبت بھری گفتگو کیا کچھ کر سکتی ہے۔ از ڈاکٹر سعید بریلوی۔ قیمت چودہ آنہ ۱۴/

دامن باغباں ڈاکٹر سعید احمد بریلوی کے بہترین افسانوں کا مجموعہ۔ قیمت عمر

دردناک افسانے مشہور ادیب جناب نسیم انہونوی کے دلچسپ افسانوں کا مجموعہ جو ابھی حال میں شائع ہوا۔ قیمت دو روپے عہ/

کامیاب افسانے از وزارت انصاری، نیاز فتح پوری، مجنوں گورکھپوری وغیرہ کے عمدہ افسانوں کا انتخاب۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ (عہ/)۔

کیمیاگر محمد مجیب صاحب بی۔ اے آکسن کے مختصر افسانوں کا بہترین مجموعہ۔ قیمت عمر

عروس ادب قاضی عباس حسین صاحب کے افسانوں کا مجموعہ۔ قیمت عہ/۔

مصری افسانے مشہور مصری ادیب سید مصطفیٰ لطیفی کے افسانوں کا اردو ترجمہ از قاضی زین العابدین صاحب میرٹھی۔ قیمت مجلد عہ/

منتخب افسانے دنیا بھر کی زبانوں سے چوٹی کے مشہور افسانوں کا مجموعہ۔ ترجمہ مولانا عبد الرزاق ملیح آبادی۔ قیمت ایک روپیہ (عہ/)۔

نیرنگ محترمہ ایس، آر کے صاحبہ کے بارہ دلچسپ ادبی مضامین کا بہترین مجموعہ۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ (عہ/)۔

ہیبت ناک افسانے مشہور فرانسیسی افسانہ نویس موریس لیول کے منتخب قصوں کا مجموعہ، مترجمہ امتیاز علی تاج۔ قیمت عہ/۔

انوکھے افسانے سعد اول سراغرسانی کے پانچ حیرت انگیز افسانے مصنفہ شیخ بدر الاسلام فضلی صاحب، یہ افسانے ابھی شائع ہوئے ہیں۔ قیمت عمر

طلسم خیال اردو کے جلیل القدر افسانہ نگار جناب کرشن چندر ایم۔ اے کے افسانوں کا مجموعہ، طلسم خیال میخانۂ حسن و عشق کا وہ لبریز ساغر ہے جس کے قطرہ قطرہ محبت کے اسرار کی دنیا لہرا رہی ہے۔ قیمت سوا روپیہ (عہ/)۔

رفتار زمانہ از خواجہ محمد عبد المجید دہلوی۔ دہلی کی قدیم ٹکسالی زبان میں تہذیب جدیدہ کا خاکہ نہایت دل کش انداز میں کھینچا ہے، زبان کا لطف افسانے کی دل کشی اور انداز بیان کی جاذبیت قابل دید ہے۔ قیمت آٹھ آنہ (۸/)۔

محبت اور نفرت ہندیہ محبت نفرت کے نام، اردو کے جدت طراز ادیب اختر حسین رائے پوری کے سولہ (۱۶) رومانوں اور افسانوں کا مجموعہ ہے۔ قیمت سوا روپیہ (عہ/)۔

لمحاتِ رنگین از زبیدہ سلطانہ مدیرہ شباب اردو، یہ موصوفہ کے بیدرد بہترین افسانوں کا مجموعہ ہے جو مختلف رسائل میں چھپ چکے ہیں۔

ملنے کا پتہ۔ حالی پبلشنگ ہاؤس کتاب گھر اردو بازار جامع مسجد دہلی

شائع ہو چکے ہیں۔ موصوفہ نے خطوط میں افسانے لکھے ہیں اس کے لوازم کو پورے طور پر نبھانے اور قصہ کے ربط کو قائم رکھنے کے لئے بہترین نمونے پیش کئے ہیں قیمت عہ

الحمرا کے افسانے۔ مترجمہ غلام عباس قیمت ... عہ

سبد گل پروفیسر علم الدین صاحب کے گیارہ بہترین افسانوں کا مجموعہ، یہ افسانے تمام کے تمام اصلاحی مقصد کے پیش نظر لکھے گئے ہیں قیمت ۱۲ار

روسی افسانے۔ مترجمہ سعادت حسن منٹو قیمت عہ

داستان غدر غدر ۱۸۵۷ء پر ایک دل چسپ اور پر از معلومات اور عبرتناک کتاب از جناب ظہیر دہلوی - عہ

چنگاریاں۔ سیاسی افسانے، از جمیلہ اس ۱۲ار

شاہکار افسانے یہ اردو کے مشہور افسانہ نگاروں کے منتخب افسانوں کا مجموعہ ہے۔ جس میں منشی سدرشن۔ علی عباس حسینی، ایم۔ اسلم۔ حامد علی اعظم کریوی وغیرہ اس محفل کی رونق ہیں۔ قیمت عہ

سنسنی خیز افسانے۔ از سید ابو الہیثم ..... عہ

نئے افسانے از سید حسن ریاض صاحب، یہ افسانے ہندوستانی سوسائٹی کے معاملات، معمولات و اعمال اور جذبات کی تصویریں ہیں۔ قیمت بارہ آنہ (۱۲) -

انوکھی مصیبت حیات اللہ انصاری ایڈیٹر ہندوستان کے مختصر افسانوں کا مجموعہ، یہ افسانے ان نئے رجحانات کے حامل ہیں جو زندگی کی پیچیدگیوں نے ادب میں پیدا کر دیئے ہیں قیمت ۱۲ار

شمع شبستان شاہیر اہل قلم کے مختصر افسانوں کا بہترین مجموعہ قیمت عہ

شعلے از پروفیسر احمد علی فطرت انسانی کے اسرار و رموز کو آشکارا اور ریاکاری کی خس و خاشاک کو جلانے والے افسانے۔ قیمت ایک روپیہ (عہ) -

شرارے ڈاکٹر آہ سیتاپوری کے آگ بھرے ہوئے منتخب افسانوں کا مجموعہ عہ

شہید وفا اور آٹھ دل چسپ افسانے، از امت الوحی قیمت ایک روپیہ (عہ) -

حلقۂ مسموم محمد نصیر الدین احمد عثمانی نے سر آرتھر کانن ڈائل کے ایک علمی افسانہ کا ترجمہ کیا ہے۔ اس میں مشہور سراغرساں شرلک ہومز کے کارنامے ہیں قابل دید ہیں۔ قیمت بارہ آنہ (۱۲) -

گلکشت۔ سید ابو طاہر کے ۲۴ افسانوں کا مجموعہ قیمت مجلد عہ

الہامی افسانے۔ قرآنی قصص عبرت آموز افسانوں کی طرز میں عہ

پریم کا جادو۔ مترجمہ سراج الدین احمد نظامی۔ قیمت عہ

محشرستان۔ از محشر عابدی معیاری فنی افسانے عہ

تعلیم بالغان پر مفید کتابیں

ڈاکٹر صاحب ایک کہانی جس میں بتایا گیا ہے کہ ایک ڈاکٹر صاحب نے کس طرح سے نئی نگری میں بالغوں کا اسکول کھولا اور سارے گاؤں کی کایا پلٹ دی از آغا اشرف ۴

دلیو مالا از سید ابن حسن صاحب ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی، دنیا کے سیاسی، معاشرتی اور سماجی مسائل پر نہایت خوبی سے اس کہانی میں دلیووں کی زبانی روشنی ڈالی گئی ہے۔ قیمت ۴ر

ڈرامیٹک ڈرامے مرتبہ آغا اشرف تین مختصر ڈراموں کا مجموعہ بالغوں کے لئے خاص دل چسپی کا سامان۔ قیمت چار آنہ ۴ر

نئی ایجادیں دنیا کی گیارہ نئی اور حیرت انگیز ایجادوں کا آسان اور عام فہم زبان میں ذکر کیا گیا ہے از نفیس احمد ایم۔ اے۔ قیمت چار آنہ (۴ر)

نظم

اس میں کوئی شک نہیں کہ اردو زبان کے سب سے پہلے شاعر حضرت امیر خسرو ہیں، وہ نہ صرف اردو زبان کے ایک مشہور شاعر اور ادیب ہیں، بلکہ اس کے موجد کہلا سکتے ہیں۔ ابتدائی اردو شاعری کا عروج دکن میں ہوا۔ جو وہاں کے بادشاہوں کی قدردانی کا نتیجہ تھا۔ محمد قلی قطب شاہ دکن میں اردو شاعری کا باوا آدم ہے، اردو کا سب سے پہلا صاحب دیوان شاعر ولی دکنی ہے جس نے اور دوسرے شعراء کے لئے چراغ راہ کا کام دیا۔ اور اس کو سامنے رکھ کر دوسروں نے ترقی کی۔ دیوان ولی کی اشاعت ہوتے ہی شمالی ہند میں شاعری کا عروج ہوا۔ چنانچہ حاتم۔ خان آرزو، آبرو، مضمون اور بہت سے شعراء پیدا ہوئے، میر و سودا کے زمانہ میں شاعری کا نیر اقبال نصف النہار پر پہنچا ہوا تھا۔ انشا، مصحفی نے بھی ایک دوسرا دور قائم کیا۔ اور اس دور میں اردو زبان کی اصلاح و پختگی عمل میں آئی۔ اس دور میں ریختی کا بھی رواج ہوا۔ چنانچہ جان صاحب، رنگین و انشا اس میدان کے مرد ہیں۔ اردو شاعری کے تیسرے دور کی ابتداء شاہ نصیر سے ہوئی ہے، اور ظفر پر ختم ہوتی ہے۔ ذوق۔ غالب اور مومن تیسرے دور کے مشہور شاعروں میں سے ہیں۔

دہلی پر جب زوال آیا تو اہل کمال نے لکھنؤ کا رخ کیا۔ اور دہلی کی شمع سخن سے لکھنؤ کا چراغ جلا۔ بکثرت شاعر پیدا ہوئے۔ جن میں ناسخ و آتش خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ فن مرثیہ گوئی کا عروج بھی لکھنؤ میں ہوا۔ انیس اور دبیر آسمان مرثیہ گوئی کے روشن ستارے ہیں۔ شعراء مابعد میں امیر۔ جلال، داغ، تسلیم بہت مشہور ہیں اس دور میں اردو شاعری نے بحیثیت شاعری کوئی نمایاں ترقی نہیں کی۔

موجودہ دور کی ابتداء آزاد و حالی سے ہوتی ہے جنہوں نے اردو شاعری میں ایک نئے رنگ کی بنیاد رکھی پھر چکبست، سرور، سلیم۔ اور کیفی نے اس رنگ کو پختہ کیا۔ اور اقبال نے اس پر تکمیل کی مہر ثبت کی۔

جدید غزل نے بھی ایک نیا چولا بدلا۔ اور حسرت، اصغر، جگر، فانی جیسے بلند پایہ شاعر پیدا کئے، جو عہد جدید کے پیش رو ہیں، اردو شاعری کا مستقبل حفیظ جالندھری، اختر شیرانی، اثر میرٹھی، جگر بریلوی، راز چاندپوری وغیرہ کے ہاتھوں میں ہے۔

جوش ملیح آبادی نے غزل سے کنارہ کشی اختیار کی اور نظم کی طرف توجہ کی، یہ میدان آپ کی جولانی طبع کے لئے اتنا وسیع تھا کہ اس نے آپ کی تمام خصوصیات کو نمایاں کر کے آپ کی شاعری کو ایک حیات جاوید عطا کر دی۔

اُردو کا سب سے پہلا شاعر

حضرت امیر خسرو دہلوی

پیدائش ۶۰۵ھ وفات ۱۳۲۵ء

امیر خسرو دہلوی ۶۰۵ھ میں پٹیالی ضلع ایٹہ (ممالک متحدہ آگرہ و اودھ) میں پیدا ہوئے اور سلف و شاہانِ دہلی مثلاً غیاث الدین بلبن، معز الدین کیقباد وغیرہ کے درباروں میں مختلف عہدوں پر ممتاز رہے، امیر خسرو مشہور صوفی و مرشد حضرت نظام الدین اولیاء کے مرید و محبوب خاص تھے، جن سے ان کو اتنی عقیدت و محبت تھی کہ جب پیر کے انتقال کا حال سنا تو اسی غم میں چند روز کے بعد ۷۲۵ھ میں انتقال فرمایا۔ آپ کا مزار حضرت نظام الدین اولیاء کے قریب دہلی میں ہے۔

اردو شاعری کے ابتدائی دور میں امیر خسرو ایک درخشندہ ستارے کی طرح چمکتے ہیں۔ ان کا لقب اسی شاعری کی مناسبت سے طوطیِ ہند ہے، انہوں نے سب سے پہلے اردو الفاظ اشعار میں استعمال کئے، اُردو کی سب سے پہلی غزل انھیں کی طرف منسوب ہے، انہوں نے ان گنت پہیلیاں، مکریاں اور دوسخنے کہے، گو امیر خسرو کے زمانہ میں اردو زبان میں پختگی نہیں آئی تھی لیکن روانی ضرور پیدا ہو گئی تھی، ان کے بعض اشعار ٹھیٹھ ہندی میں بھی ہیں۔

امیر خسرو اردو زبان کے سب سے پہلے شاعر اور ادیب ہونے کے علاوہ موجد و مخترع کہے جا سکتے ہیں، آپ فن موسیقی میں بھی کمال رکھتے تھے۔

ہندوستان نے فارسی زبان کے صرف دو شاعر پیدا کئے، جن کی زبان دانی اور کمال شاعری کا اعتراف ایرانیوں نے کیا ہے۔ خسرو اور غالب، امیر خسرو ہمہ گیر شاعر تھے، ان کی غزل سعدی و حافظ کی، مثنوی نظامی سے، قصائد ظہیر و انوری سے ٹکر کھاتے ہیں۔

ان کی شاعری جوش، اصلیت اور سادگی سے بھری ہوئی ہے۔ ان کے کلام میں مستی و سادگی کے ساتھ ساتھ پرکاری و جوش کی موجودگی ان کا کمال ہے۔

اردو کا سب سے پہلا صاحب دیوان

وَلی دکنی

پیدائش سنہ ۱۶۶۸ء　　وفات سنہ ۱۷۴۴ء

ولی دکنی سنہ ۱۶۶۸ء میں بمقام اورنگ آباد پیدا ہوئے، ولی چونکہ سیر و سیاحت کے شائق تھے، اورنگ زیب کے عہد حکومت میں دہلی آئے، اس کے بعد سورت اور احمد آباد بھی گئے، فارسی و عربی میں کافی دستگاہ رکھتے تھے اور اردو شاعری میں مسلم الثبوت شاعر تھے، ولی کو ریختہ کا موجد کہنا بجا ہے، اسی زمانہ میں اردو شاعری کا سنگ بنیاد باقاعدہ طور پر رکھا گیا۔ ولی کا کلام شمالی ہند کے تمام نظم نگاروں کے واسطے نمونہ بن گیا،

کلیات ولی کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ولی قریب قریب اردو شاعری کی ہر صنف پر قادر تھے، ولی کا کلام نہایت صاف سادہ فصیح اور پیچیدہ استعاروں سے پاک ہے، چونکہ خود صوفی منش تھے اور برسوں خانقاہوں میں رہ کر درس معرفت حاصل کیا تھا اس لئے کلام میں معنویت کے ساتھ ایک لطیف پیرایہ سے رموز حقائق بھی حل ہو جاتے تھے، اسی لئے غزل میں ایک جان سی آجاتی ہے۔

ولی کے آنے سے شمالی ہند میں بھی شعر و شاعری کا ایسا چرچا ہوا کہ دہلی کے کئی شاعروں کو فروغ حاصل ہوا جن میں سے شاہ مبارک، آبرو، شیخ شرف الدین مضمون اور سراج الدین آرزو خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

ولی دکنی نے سنہ ۱۷۴۴ء میں وفات پائی۔

کلیات ولی

ولی کا یہ کلیات جناب احسن مارہروی نے نہایت محنت اور قابلیت سے مرتب کیا ہے، یہ کلیات اٹھارہ قدیم اور نایاب نسخوں سے مقابلہ کرکے اور تصحیح کر کے کئی سال کی لگاتار محنت و کاوش سے مرتب کیا گیا ہے، شروع میں مرتب صاحب کا ایک بسیط اور قابل قدر مقدمہ ہے کلیات کے آخر میں ایک بسیط فرہنگ ہے؛ آخر میں پونے دو سو صفحہ کا ایک ضمیمہ اختلاف نسخ ہے جو نہایت محنت اور عرق ریزی سے مرتب کیا ہے، حجم تقریباً آٹھ سو صفحات، قیمت مجلد پانچ روپے (صہ) غیر مجلد چار روپے (للعہ)۔

یادگار ولی

اردو شاعری کے ابوالآبا ولی اورنگ آبادی کے جشن دو صد سالہ کے مقالات، مع انتخاب کلام ولی، نذر ولی، تحقیقی و تنقیدی مضامین از طالبات جامعہ عثمانیہ ۶ع

ولی دکنی کے متعلق نئی تحقیق

(از سید نجیب اشرف ندوی)

"بمبئی کے قیام میں میرا سب سے بڑا مشغلہ اردو کی ارتقائی تاریخ کا مطالعہ ہے اور جو مواد میں نے جمع کیا ہے اس سے اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اردو پنجاب یا دکن میں نہیں بلکہ گجرات میں پیدا ہوئی، اور اس کے ابتدائی کارنامے اسی سرزمین کے وابستہ ہیں اس کے علاوہ ولی کے متعلق مجھے ایسے کاغذات مل گئے ہیں جن سے ان کا صحیح نام، اور صحیح وطنیت کے مسئلے ہمیشہ کے لئے طے ہو جاتے ہیں ہیں عنقریب گجرات میں اردو پر ایک کتاب لکھ رہا ہوں بمبئی یونیورسٹی اس معاملہ میں میری مدد کر رہی ہے ولی کے متعلق حالات انشاء اللہ بہت جلد ایک رسالہ کی شکل میں پیش کئے جائیں گے"

شعرائے متقدمین

میر محمد تقی صاحب میر

وفات سنہ ۱۲۲۵ھ

پیدائش سنہ ۱۱۳۶ھ

ریختہ گویان ہند کے استاد اعظم، شاعران اردو کے رہبر مسلم، ادب و زبان دانی کے ماہر فن، خوش گو خوش بیان، شیریں سخن میر محمد تقی میر اکبر آباد (آگرہ) کے ایک شریف خاندان کے چشم و چراغ تھے، ان کے سال ولادت اور والد کے نام کے متعلق اختلافات ہیں آزاد مرحوم نے (آب حیات میں) ان کے والد کا نام میر عبداللہ بتایا ہے، میر صاحب اپنے والد کا ذکر ہر جگہ میر علی متقی کے نام سے کرتے ہیں۔ ڈاکٹر جسٹس سر شاہ محمد سلیمان صاحب نے خود میر کی ایک تصنیف یعنی "ذکر میر" کی دو عبارتوں سے استدلال کرکے یہ ثابت کیا ہے کہ میر کے والد کا نام نہ میر عبداللہ تھا اور نہ میر متقی تھا۔ بلکہ میر محمد علی تھا اور یہی صحیح بھی ہے، اسی طریقہ سے پیدائش کے متعلق بھی بحث ہے لیکن تمام اختلافی بیانات کو مدنظر رکھتے ہوئے ڈاکٹر سلیمان صاحب نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ان کا سال ولادت ۱۱۳۶ھ ہے، میر صاحب کا مذہب شیعہ تھا اور یہ صحیح ہے کہ میر صاحب سید تھے۔ دس سال کی عمر تھی کہ میر سایۂ پدری سے محروم ہوگئے، باپ کی وفات کے بعد میر نے اکبر آباد کو خیرباد کہہ کر دلی کی راہ لی، اس وقت دلی مشرقی علوم و فنون کا ایک عظیم الشان مرکز بنی ہوئی تھی۔ حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحبؒ، حضرت مظہر جان جاناںؒ، حضرت خواجہ ناصر صاحب عندلیب وغیرہ جیسے بزرگوں کے دم سے دلی کو باب العلوم سمجھا جاتا تھا۔ خواجہ میر درد کے والد بزرگوار خواجہ ناصر سے میر صاحب کے گہرے تعلقات تھے۔

دلی کی بربادی کے بعد لکھنؤ اہل کمال کا مرکز بن گیا تھا، نواب آصف الدولہ کی فیاضانہ قدردانیوں نے ماہرین فن کو وہاں کھینچ بلایا۔ سودا پہلے ہی پہنچ چکے تھے، اب میر صاحب کے لئے بھی لکھنؤ کے سوا دوسری جگہ نہ تھی۔ سنہ ۱۱۹۰ھ میں لکھنؤ پہنچے، نواب آصف الدولہ نے ان کو ہاتھوں ہاتھ لیا۔ اور دو سو روپے ماہوار وظیفہ مقرر کر دیا۔

میر صاحب نے خواجہ میر درد کو آدھا اور میر سوز کو پاؤ شاعر مانا ہے۔ البتہ سودا جیسے باکمال شخص نے میر صاحب کو پورے شاعر ہونے کی سند حاصل کر لی تھی، جس طرح فن منطق کا بانی مبانی ارسطو کو مانا جاتا ہے، اسی طرح فن غزل گوئی کا سہرا میر صاحب کو تسلیم کیا گیا ہے۔ میر تقی میر اردو کے ان چند مخصوص اور مایہ ناز شعرا میں سے ہیں جن کو قبولیت دوام حاصل ہے اور جیسے جیسے زمانہ گذرتا جائے گا ان کے کلام کی مقبولیت بڑھتی جائے گی۔ باوجود لکھنؤ کی دلچسپیوں کے دلی کی یاد ان کے دل سے دور نہیں ہوئی اور اکثر اشعار میں دلی اور دلی کے احباب کا تذکرہ کیا ہے۔

میر کا انتقال سنہ ۱۲۲۵ھ میں بمقام لکھنؤ ہوا اور وہیں مزار بھی ہے۔ مگر افسوس کہ مزار پر کوئی کتبہ نہیں جس سے معلوم ہو سکے کہ کونسی قبر ہے۔ میر درد نے سچ کہا ہے

اہل فنا کو نام سے ہستی کے ننگ ہے
لوح مزار بھی مری چھاتی پہ سنگ ہے

آپ کی تصویر آگرہ سے منگائی گئی۔

شعرائے متقدمین
انشا
درد
سودا
مصحفی
انیس
میر
آتش
مومن
غالب
ذوق
شعرائے متقدمین
حالی پبلشنگ ہاؤس "کتاب گھر" دہلی
مرتبہ سید زوار حسین

شعرائے متوسطین   حالی پبلشنگ ہاؤس کتاب گھر دہلی   مرتبہ سید زوار حسین

وغیرہ موجود ہیں۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ۱)۔

انتخاب کلام میر | مع مقدمہ مولوی عبدالحق صاحب۔ مولوی عبدالحق صاحب نے میر کی شاعری اور خصوصیات کلام پر نہایت تفصیل سے تنقید فرمائی ہے اور کلام کا انتخاب کیا ہے۔ قیمت ڈھائی روپے (عہ۲)۔

انتخاب مثنویات میر | مرتبہ جسٹس سر شاہ محمد سلیمان۔ میر تقی میر کی مثنویات کا انتخاب اور ان پر تبصرہ۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ (عہ۱)۔

مثنویات میر | مرتبہ مولوی سید محمد صاحب ایم۔ اے۔ میر تقی میر کی تمام مثنویات کا مجموعہ جو متعدد نسخوں کے باہمی مقابلے اور تحقیق و تلاش کے بعد ترتیب دیا گیا ہے۔ اس میں میر صاحب کی سوانح عمری بھی ہے۔ قیمت مجلد ۶ر۔

انتخاب میر | مرتبہ مولوی نورالرحمٰن صاحب۔ حضرت میر تقی میر کا منتخب کلام مختصر سوانح عمری اور دلچسپ تبصرہ۔ قیمت بارہ آنہ (۱۲ر)۔

میر تقی میر | تذکرہ میر و تبصرہ اور انتخاب کلام، از عمارش مسوی مرحوم۔ قیمت چار آنہ (۴ر)۔

ذکر میر | اردو شاعری کے مسلّم استاد جناب میر تقی میر کی خودنوشت سوانح عمری۔ قیمت دو روپے (عہ)۔

نکات الشعراء	قیمت	۸ر	واسوخت میر	قیمت ۱ر
فیض میر	״	۱۲ر	میر کے سو شعر	״ ۳ر
میر کے نشتر	״	۶ر	جذبات میر (انتخاب کلام)	״ ۴ر

خواجہ میر درد صاحب

پیدائش ۱۱۳۳ھ — وفات ۱۱۹۹ھ

سید خواجہ میر نام، درد تخلص، زبان اردو کے چار رکنوں میں سے ایک رکن تھے، ۱۱۳۳ھ فرخ سیر کے عہد میں بمقام دہلی پیدا ہوئے، قلمی تذکروں میں کاتبوں کی غلطی سے یہ تحریر ہو گیا ہے کہ خواجہ میر درد صاحب کا سلسلہ مادری خواجہ سید بہاؤالدین نقشبندی سے ملتا ہے۔ حالانکہ آپ کا سلسلۂ پدری حضرت خواجہ سید بہاؤالدین نقشبندی سے ملتا ہے۔ اور آپ کا سلسلہ قادری حضرت غوث پاک سے ملتا ہے۔ ان کے والد کا نام خواجہ محمد ناصر تھا جو فارسی کے اچھے شاعر تھے اور عندلیب تخلص کرتے تھے۔ یہ خاندان پیری مریدی کے سبب سے دلی میں نہایت باوقعت خیال کیا جاتا تھا، کیا غریب اور کیا امیر حتیٰ کہ بادشاہ سے لے کر فقیر تک میر درد کی بے انتہا عزت کرتے اور ان کے ساتھ دلی عقیدت رکھتے تھے۔ خواجہ صاحب کو تصنیف کا شوق بچپن ہی سے تھا، چنانچہ ایک رسالہ پندرہ برس کی عمر میں "احکام الصلوٰۃ" لکھا۔ "نالۂ درد" ۱۱۹۰ھ میں اور "آہ سرد" ۱۱۹۳ھ میں تصنیف ہوئیں یہ رسالے بھی مسائل تصوف میں ہیں۔

آپ کا دیوان غزلیات، ترجیع بند اور رباعیوں کا ایک مختصر مجموعہ ہے، جو اخلاق اور عرفان میں ڈوبا ہوا ہے۔ ہجو سے بالکل پاک ہے، اکثر غزلیں سودا و میر تقی کی ردیف و قوافی میں لکھی ہیں جن کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو اپنے معاصرین میں مساوات کا حق حاصل تھا۔ فارسی میں بھی آپ کا ایک دیوان ہے مگر وہ بھی مختصر ہے، اکثر غزلیں سات یا نو اشعار کی ہیں، کلام میں سادگی، سنجیدگی اور متانت کے علاوہ عرفانیت و درد بھی ہے آپ نے اپنی تصانیف کا بڑا ذخیرہ چھوڑا تھا۔ افسوس کہ غدر میں سب تلف ہو گئیں، جو تیرہ مرزا سودا کی زبان ہے وہی آپ کی زبان ہے، میر تقی نے آپ کو آدھا شاعر مانا ہے۔ تصوف میں ان سے بہتر کسی نے نہیں کہا۔

لہ ملاحظہ ہو میخانۂ درد صفحہ ۱۱۴ مصنفہ سید ناصر نذیر فراق دہلوی جانشین خواجہ میر درد۔

آپ کو اپنی وفات کا علم ہو گیا تھا چنانچہ ۱۱۹۹ھ میں ملہم نے آپ سے کہا کہ بس اب کوچ کا وقت آگیا دنیا سے چلنے کی تیاری کیجئے، اسی سال ۲۴ صفر ۱۱۹۹ھ کو ۶۸ برس کی عمر میں بمقام دہلی انتقال کیا۔ کسی مرید نے آپ کی وفات کی کیا خوب تاریخ کہی ہے۔ "حیف دنیا سے سدھارا وہ خدا کا محبوب" (آپ کی قلمی تصویر حاصل کی گئی ہے)۔

مرزا محمد رفیع صاحب سودا

پیدائش ۱۱۲۵ھ　　وفات ۱۱۹۵ھ

آپ کے آباو اجداد معزز خاندان کے لوگ کابل کے باشندے تھے، آپ کے والد بزرگوار مرزا محمد شفیع صاحب بسلسلۂ تجارت ہندوستان آئے اور دہلی میں قیام کیا۔ سودا ۱۱۲۵ھ میں دہلی میں پیدا ہوئے اور دہلی میں عربی، فارسی علوم کی کامل دستگاہ حاصل کی پہلے سلیمان قلی خاں وداد کے اور پھر شاہ حاتم کے سامنے زانوئے ادب تہ کیا، سودا کی شہرت کا آوازہ اس قدر بلند ہوا کہ شاہ عالم بادشاہ نے انھیں مشورۂ سخن کی عزت بخشی اور یہ منصب سودا کے لئے ایک زرین تاج تھا، مگر سودا معمولی سی بات پر بادشاہ سے ناراض ہو گئے، اور اس رنجش نے یہاں تک طول کھینچا کہ بادشاہ کی استادی سے بھی ہاتھ اٹھا لیا، اس کے بعد نواب شجاع الدولہ نے آپ کو لکھنؤ طلب کیا، اس وقت تو انکار کر دیا، مگر بعد میں مجبوراً لکھنؤ جانا پڑا۔ نواب شجاع الدولہ نے بہت عزت کی مگر بدنصیبی سے شجاع الدولہ کا انتقال ہو گیا۔ اس کے بعد نواب آصف الدولہ نے از راہ قدردانی خطاب ملک الشعرا عطا کیا اور چودہ ہزار روپے سالانہ وظیفہ مقرر کر دیا۔ اور یہاں تک عزت بخشی کہ خلوت و جلوت میں اپنے ساتھ رکھتے تھے۔

ہجو میں سودا کا نام خصوصیت سے لیا جاتا ہے۔

مرزا سودا ۱۱۹۵ھ میں بمقام لکھنؤ ستر سال ادبی خدمات کے بعد ہمیشہ کے لئے رخصت ہو گئے، ان کی رحلت کو آج ڈیڑھ سو برس سے زیادہ گذر گئے لیکن اپنے کمال کے باعث اب تک زندہ ہیں۔ اور ان کا نام بڑے احترام کے ساتھ لیا جاتا ہے۔ علاوہ کمال فن کے اردو میں قصیدہ اور ہجو کے وہ موجد بھی تھے اور ان دونوں کو انہوں نے درجۂ کمال تک پہنچا دیا۔

مرزا سودا اقلیم سخنوری کے شہنشاہ، اردو کے خاقانی و انوری، سپہر شاعری کے درخشندہ ستارے بلکہ آفتاب اور بقول اپنے حریف و معاصر خدائے سخن میر تقی میر کے ریختہ گویوں کے انتخاب تھے۔

سید انشاء اللہ خاں صاحب انشاء

ولادت ـــــ　　وفات ۱۲۳۳ھ

انشاء اللہ خاں نام ، انشا تخلص ، سید حکیم میر ماشاء اللہ خاں کے بیٹے تھے ، بزرگوں کا اصل وطن نجف اشرف اور خاندانی پیشہ طبابت　　اس فن میں یہ خاندان نہایت ممتاز تھا ۔ آپ کے والد شاہی طبیب تھے ، دہلی کے زوال پر میر ماشاء اللہ خاں کو مرشد آباد جانا پڑا ۔ اور انشاء اللہ خاں وہیں پیدا ہوئے ، باپ نے انشاء اللہ خاں کی تعلیم و تربیت میں بڑی جاں کاہی کی اور مختلف علوم و فنون کا ماہر کر دیا ۔

شاہ عالم ثانی کے وقت میں انشاء اللہ خاں مرشد آباد سے دلی آئے ، اور شاہ عالم بادشاہ نے آپ کو اپنے درباریوں کے حلقہ میں داخل کر لیا ۔ آپ لطائف و ظرائف سے گل افشانی کر کے محفل کو لٹا دیتے تھے ، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ شاہ عالم کو ایک دم کی جدائی بھی ناگوار تھی ۔ علامہ تفضل حسین خاں کی سعی سے آپ لکھنؤ آئے اور نواب سعادت علی خاں صاحب کی مصاحبت اختیار کی ۔

سید انشا فن انشا کی قلمرو میں بادشاہ علی الاطلاق تھے اور اس اعتبار سے انھیں اردو کا امیر خسرو کہیں تو بیجا نہیں ۔ انشاء کو زبان پر بڑی قدرت حاصل تھی ، انہوں نے توسیع زبان کا کام جو مرزا رفیع سودا نے جاری کیا تھا جاری رکھا انشاء پہلے ہندوستانی شخص ہیں جنہوں نے زبان اردو کی صرف و نحو کی تحقیق کی ۔

۱۲۳۳ھ میں انتقال کیا ۔ (آپ کی تصویر علی گڑھ سے منگائی گئی ۔)

شیخ غلام ہمدانی صاحب مصحفی

ولادت سنہ ۱۱۶۴ھ — وفات سنہ ۱۲۴۰ھ

شیخ غلام ہمدانی نام مصحفی تخلص، شیخ ولی محمد کے بیٹے، امروہہ کے رہنے والے۔ آغاز جوانی میں وطن چھوڑ کر ۱۱۹۰ھ دلی آئے اور تحصیل علم میں مشغول ہوئے۔ آصف الدولہ کے زمانہ میں لکھنؤ پہنچے، اور شاہزادہ مرزا سلیمان شکوہ کی سرکار میں باریاب ہو کر ملازم ہو گئے۔ مصحفی نے سنہ ۱۱۹۵ھ میں شعر گوئی میں شہرت حاصل کر لی تھی، کیونکہ تذکرہ میر حسن میں ان کا ذکر عزت کے ساتھ کیا گیا ہے۔ لکھنؤ میں بھی ان کی کافی قدر کی گئی۔ مصحفی کے صاحب کمال ہونے کا ثبوت یہی کیا کم ہے کہ جس پایہ کے شاگرد ان کو ملے وہ خود اپنے وقت کے مستند استاد ہوئے۔ مثلاً آتش، خلیق، ضمیر، اسیر۔ گو مصحفی متین اور سنجیدہ مزاج تھے لیکن سید انشا کی ظرافت نے ان کو بھی جواب دینے پر مجبور کیا۔ سید انشا، جرأت، میر حسن وغیرہ کے ہمعصر تھے۔ غرض جب تک زندہ رہے لکھنؤ میں رہے اور وہیں سنہ ۱۲۴۰ھ میں تقریباً اسی برس کی عمر میں فوت ہوئے۔ مصحفی اردو اور فارسی دونوں کے پرگو شاعر تھے۔ آپ کی تصنیفات میں اردو کے سات دیوان مایہ ناز ہیں، دو تذکرے اردو کے اور ایک تذکرہ فارسی کا لکھا۔ مصحفی کی شہرت زیادہ تر ان کے ضخیم اردو دیوانوں اور تذکرہ پر مبنی ہے۔ آپ کے کلام میں میر سوز کا انداز اور میر صاحب کی جھلک بھی پائی جاتی ہے، واقعاتی تاریخیں جس قدر بھی لکھی ہیں خوب لکھی ہیں۔ فن سخن کو ذریعہ معاش بنا رکھا تھا۔ اسی وجہ سے آپ کا بہترین کلام نکل جاتا تھا۔ سب سے بڑی صفت مصحفی میں یہ تھی کہ وہ نہایت زود گو تھے۔ جب وہ شعر کہتے تھے اور قلمبند کرتے جاتے تھے تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ کسی کتاب سے نقل کر رہے ہیں۔

آپ کی قلمی تصویر بڑی تلاش کے بعد حاصل کی گئی۔

دیوان مصحفی — مصحفی کا اردو دیوان قیمت آٹھ آنہ (۸/)۔

صحیفۂ مصحفی — مصحفی کے کلام کا انتخاب جس میں مصحفی کا خود نوشتہ تذکرہ بھی شامل ہے۔ قیمت آٹھ آنہ (۸/)۔

مصحفی — مصحفی کے مختصر حالات و تبصرہ کلام و انتخاب کلام۔ قیمت چار آنہ (۴/)۔

مثنوی بحر المحبت — مصحفی کی مشہور مثنوی مرتبہ مولانا عبد الماجد دریابادی۔ قیمت آٹھ آنہ (۸/)۔

مصحفی کے تذکرے

(۱) تذکرہ ہندی ملاحظہ ہو صفحہ ۶۶

(۲) ریاض الفصحا ملاحظہ ہو صفحہ ۶۶

(۳) عقد ثریا ملاحظہ ہو صفحہ ۶۶

اردو زبان کے مشہور استاد اور ریختہ گو شاعر مصحفی نے یہ تین تذکرے لکھے تھے، جو اب تک نہیں چھپے تھے۔ یہ تذکرے خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ کیونکہ مصحفی نے بڑی طولانی عمر پائی اس لئے بیشتر شعرا کے حالات بڑی حد تک معتبر اور مستند ہیں۔ پہلے تذکرہ میں تقریباً دو سو اردو گو شعرا کے حالات ہیں اور دوسرے میں تقریباً سوا تین سو شاعروں کا ذکر ہے۔ تیسرا تذکرہ فارسی گو شعرا کے حالات پر مشتمل ہے جس میں تقریباً ڈیڑھ سو فارسی گو شعرا کے حالات آ گئے ہیں۔ ان تذکروں کی طباعت سے اردو ادب کی تاریخ میں قابل قدر اضافہ ہوا ہے۔ اردو ادب سے ذوق رکھنے والوں کے لئے ان کا مطالعہ ناگزیر ہے۔ شروع میں مولانا عبد الحق صاحب نے ایک فاضلانہ مقدمہ تحریر فرمایا ہے۔

ملنے کا پتہ۔ حالی پبلشنگ ہاؤس کتاب گھر اردو بازار جامع مسجد دہلی

خواجہ حیدر علی صاحب آتش

پیدائش ــــــ　　　　وفات ۱۲۶۳ھ

آتش تخلص خواجہ حیدر علی نام، دلی کے ایک معزز خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کے والد نواب شجاع الدولہ کے عہد میں دلی چھوڑ کر فیض آباد آ گئے۔ آتش کی ولادت کا فخر فیض آباد ہی کو حاصل ہے، یہ بہت صغیر سن تھے کہ باپ کا سایہ سر سے اُٹھ گیا۔ اسی وجہ سے تعلیم سے بھی محروم رہے۔ اور بری صحبت میں بیٹھ کر مزاج میں شوریدہ سری اور بانکپن آ گیا، نواب مرزا محمد تقی خاں ترقی کی ملازمت اختیار کر لی۔ اور انھیں کے ساتھ لکھنؤ آئے یہاں اس زمانہ میں مصحفی اور انشا کے زوردار مقابلے ہو رہے تھے، یہ دیکھ کر ان کو بھی شعر و سخن کا شوق ہوا۔ مصحفی کے شاگرد ہو گئے اور چند روز کی محنت میں ایسی مشق بہم پہنچائی اور اتنا نام پیدا کیا کہ اپنے زمانہ میں مسلم الثبوت استاد مانے گئے، بلکہ سیکڑوں شاگردوں کو استاد بنا دیا۔

لکھنؤ اسکول کا سب سے بڑا کام زبان کی درستگی تھی، چمنستان اردو کو خس و خاشاک سے پاک کرنا انھوں نے اپنا فرض سمجھ لیا تھا، اور انصاف یہ کہتا ہے کہ اس معرکہ میں اسکول کو بہت کامیابی ہوئی۔ آتش نے صفائی زبان کو اپنے یہاں آئینہ کر کے دکھا دیا۔ چنانچہ سب سے پہلی خصوصیت جو آپ کو خواجہ آتش کے یہاں ملے گی وہ زبان کی صفائی اور محاورات کا بہترین استعمال ہے۔ ناسخ اور آتش میں ایک لطیف پیرایہ میں ایک دوسرے سے نوک جھونک ہوتی رہتی تھی، مگر باوجود اس کے اپنے حریف ناسخ کا بہت احترام کرتے تھے۔ چنانچہ مشہور ہے کہ ناسخ کی وفات کے بعد انہوں نے شعر کہنا چھوڑ دیا۔ آتش نے ۱۲۶۳ھ میں انتقال کیا۔ رشک نے تاریخ لکھی ع

خواجہ حیدر علی اے وا مردند
۱۲۶۳ھ

آپ کی ایک قلمی تصویر حاصل کی گئی۔

نجم الدولہ دبیر الملک مرزا اسد اللہ خاں صاحب غالب دہلوی

پیدائش ۱۷۹۶ء　　　　وفات ۱۸۶۹ء

(مرزا غالب کی مختصر سرگذشت خود ان کے قلم سے)

"میں قوم کا ترک سلجوقی ہوں۔ دادا میرا ماوراء النہر سے شاہ عالم کے وقت میں ہندوستان میں آیا۔ سلطنت ضعیف ہو گئی تھی صرف پچاس گھوڑے نشان سے شاہ عالم کا نوکر ہوا۔ باپ میرا عبداللہ بیگ خاں بہادر لکھنؤ جا کر نواب آصف الدولہ کا نوکر ہوا۔ پھر حیدرآباد میں نواب نظام علی خاں کا ملازم ہوا۔ اس کے بعد الور کا قصد کیا۔ راؤ راجہ بختاور سنگھ کا نوکر ہوا۔ وہاں کسی لڑائی میں مارا گیا۔ نصر اللہ بیگ خاں بہادر میرا چچا حقیقی مرہٹوں کی طرف سے اکبرآباد (آگرہ)

کا صوبہ دار تھا، اس نے مجھے پالا۔ میں آٹھویں رجب ۱۲۱۲ھ (۱۷۹۷ء) میں روبکاری کے واسطے یہاں بھیجا گیا، پانچ برس کا
تھا جب باپ مر گیا۔ آٹھ برس کا تھا جو چچا مر گیا۔ مجھ کو مبداء فیاض کے سوا کسی سے تلمذ نہیں۔ عبدالصمد محض ایک فرضی
نام ہے۔

انبیاء سب واجب التعظیم ہیں اور اپنے اپنے وقت میں سب مفترض الاطاعت تھے، محمد علیہ السلام پر نبوت
ختم ہوئی۔ یہ خاتم المرسلین اور رحمۃ للعالمین ہیں۔ مقطع نبوت کا مطلع امامت۔ نہ اجماعی ہے بلکہ من اللہ ہے اور امام
من اللہ علی علیہ السلام ہیں۔ ثم حسنؑ ثم حسینؑ، اسی طرح تا مہدی موعود علیہ السلام ع بریں زیستم ہم بریں بگذرم۔

تیرہ برس حوالات[۱] میں رہا، ۷ رجب ۱۲۲۵ھ کو میرے واسطے حکم حبس دوام صادر ہوا۔ ایک بیڑی میرے پاؤں
میں ڈال دی اور دلی شہر کو زندان مقرر کر دیا۔ جب دیکھا کہ یہ قیدی گریز پا ہے، دو ہتھکڑیاں[۲] اور بڑھا دیں۔

خاکسار نے ابتدائے سن تمیز میں اردو زبان میں سخن سرائی کی ہے، نظم و نثر کا عاشق ہوں۔ غدر میں میرا
گھر نہیں لٹا۔ مگر میرا کلام میرے پاس کب تھا کہ نہ لٹتا، بھائی ضیاء الدین خاں صاحب اور ناظر حسین مرزا صاحب
ہندی اور فارسی نظم و نثر کے مسودات مجھ سے لے کر اپنے پاس جمع کر لیا کرتے تھے، سو ان دونوں گھروں پر جھاڑو
پھر گئی، نہ کتاب رہی نہ اسباب رہا، پھر میں اپنا کلام کہاں سے لاؤں۔

میں اب انتہائے عمر ناپائیدار کو پہنچ کر آفتاب لب بام اور ہجوم امراض جسمانی و آلام روحانی سے زندہ درگور
ہوں۔ کچھ یاد خدا بھی چاہیے، نظم و نثر کے قلمرو کا انتظام ایزد دانا و توانا کی عنایت و اعانت سے خوب ہو چکا، اگر اس
نے چاہا تو قیامت تک میرا نشان باقی رہے گا۔

غالب بقول حضرت حافظ ز فیض عشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما!

مرزا غالب کا انتقال ۱۵ فروری ۱۲۸۵ھ (۱۸۶۹ء) کو ہوا۔ آپ کا مزار حضرت سلطان نظام الدین اولیاءؒ کی درگاہ
کے قریب دہلی میں ہے۔ مولانا آزاد نے "آہ غالب بمرد" کہہ کر تاریخ وفات نکالی۔

کلام غالب کی مقبولیت کی وجہ اس کا حیرت انگیز تنوع ہے جسے ڈاکٹر عبدالرحمٰن مرحوم نے نہایت نفیس طریقہ
سے بیان کیا ہے۔ "لوح سے تمت تک مشکل سے سو صفحے ہیں۔ لیکن کیا ہے جو یہاں حاضر نہیں، کونسا نغمہ ہے جو اس
زندگی کے تاروں میں بیدار یا خوابیدہ موجود نہیں۔" مرزا کی شاعری بیشتر عشق و محبت کا بیان ہے، لیکن منطقی آئے تو
اس کے لئے یہاں دلائل و براہین ہیں۔ شگفتہ طبع لوگوں کے لئے شوخی اور ظرافت اور انسان کی فطرت کی داستان
سننا ہو تو یہاں وہ پتے کی باتیں ملیں گی جن کا لطف جوں جوں چشم بصیرت کھلتی جائے گی بڑھتا جائے گا۔ یہی وجہ ہے
کہ دیوان غالب میں ہر شخص اپنی تصویر دیکھتا ہے۔ اور لطف اٹھاتا ہے۔

لیکن ہم یہ بتا دینا چاہتے ہیں کہ اس ساز میں نغموں کی فراوانی اور ہر نغمہ کی دل آویزی کی وجہ یہ ہے کہ کلام غالب

۱؎ تیرہ برس کی عمر میں مرزا صاحب کی شادی مرزا الٰہی بخش خاں معروف کے یہاں ہوئی تھی۔ حوالات سے مراد وہ زمانہ ہے جو عالم تجرد میں گزرا
۲؎ ہتھکڑیوں سے مراد زین العابدین خاں عارف کے دو لڑکوں سے ہے جن کو مرزا نے اپنی حقیقی اولاد کی طرح پرورش کیا تھا
مرزا کی اپنی اولاد زندہ نہ رہی۔ سات بچے ہو کر مر گئے۔

سنی سنائی باتوں کا بیان نہیں، بلکہ قلب غالب کے مشاہدات کا آئینہ ہے۔ اس رباب پر دست قدرت نے ایک ایک کر کے سارے سُر بجائے ہیں، اور دیوان غالب ان ہی سُروں کی صدائے بازگشت ہے۔

زخمہ بر تار رگ جاں می زنم
کس چہ داند تا چہ دستاں می زنم

مرزا غالب کے متعلق لٹریچر

غالب کی سوانح عمریاں

یادگار غالب مرزا غالب کی زندگی کے حالات اور ان کے فارسی اور اردو کلام پر محققانہ ریویو اس سے بہتر مرزا غالب کی سوانح عمری آج تک نہیں لکھی گئی، از مولانا حالی مرحوم شاگرد مرزا غالب۔ قیمت تین روپے (عہ)۔

غالب از غلام رسول مہر مدیر انقلاب، مرزا غالب کی سوانح عمری کا جامع و مانع مرقع، خود مرزا صاحب کی تحریرات سے اخذ کر کے تیار کیا گیا ہے۔ غالب کا خاندان۔ ابتدائی حالات، ورود دہلی، سفر کلکتہ و رام پور، ہنگامۂ غدر، غالب کی پنشن، تصانیف، خصائل و شمائل، زبان سلیس اور دل کش۔ قیمت تین روپیہ (عہ)۔

غالب نامہ از مسٹر اکرام ایم۔ اے۔ آئی۔ سی۔ ایس، مرزا غالب کے متعلق یہ کتاب ایک تاریخی انکشاف رکھتی ہو۔ غالب پر اس وقت جتنی کتابیں شائع ہوئی ہیں، یہ ان سب سے جامع اور پہلی کتاب ہے، جو ہر لحاظ سے معیاری حیثیت کی حامل ہے، اس میں غالب کی تصویر کے علاوہ مرزا غالب کی آخری دستخطی تحریر بھی شامل ہے۔ قیمت مجلد عہ۔

ذکر غالب از مالک رام ایم۔ اے، مرزا غالب کی مختصر اور جامع لیکن مکمل اور مستند ترین سوانح عمری جس میں مرزا صاحب کے متعلق بہت سی وہ نئی باتیں پیش کی گئی ہیں جو اب تک منظر عام پر نہیں آئی تھیں قیمت آٹھ آنہ (۸ر)۔

نکات غالب مرزا غالب مرحوم کی خود نوشت سوانح عمری اور ادبی نکات، الطائف جو اپنے خطوط میں تحریر فرمائے، وہ چیز جو اردوئے معلی کی جان ہے۔ قیمت عہ۔

غالب کے کلام پر تبصرے

محاسن کلام غالب ڈاکٹر عبدالرحمٰن بجنوری مرحوم کا معرکۃ الآرا مضمون ہے اردو زبان میں یہ پہلی تحریر ہے جو اس شان سے لکھی گئی یہ مضمون رسالہ "اردو" میں شائع ہوا تھا، اب کتاب کی صورت میں شائع کیا ہے۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)۔

غالب مرزا غالب کے کلام پر مختصر خیالات ظاہر کئے گئے ہیں۔ از ڈاکٹر سید عبداللطیف صاحب پروفیسر جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ (عہ)۔

غالب کی شاعری از مرزا محمد عسکری صاحب مترجم تاریخ ادب، محققانہ مضمون، غالب اور غالب کی شاعری پر تبصرہ۔ قیمت ۴ر

روح کلام غالب مرزا اسد اللہ خاں غالب کے اردو کلام کی نظمیں اور تبصرہ از مرزا عزیز بیگ صاحب۔ قیمت دو روپے (عہ)

غالب از مولانا عارف ہسوی مرحوم۔ مرزا غالب پر مختصر کتاب قیمت ۴ر

سبد چین مرزا غالب کے نایاب فارسی کلام کا مجموعہ، قصائد، قطعات، مثنوی، ترکیب بند، ترجیع بند، غزلیات

اور رباعیات وغیرہ پر مشتمل ہے مع ضروری حواشی قیمت [illegible]

غالب کے مکاتیب

مکاتیب غالب

غالب کے ان عرائض وخطوط کا مجموعہ جو نواب فردوس مکان نواب خلد آشیاں (نواب یوسف علی خاں) یا دیگر وابستگان دربار کی خدمت میں لکھے گئے، باضافہ مقدمہ وحواشی از امتیاز علی عرشی ناظم کتاب خانہ ریاست رامپور۔

تبصرہ مولانا ابوالکلام آزاد

"مکاتیب غالب کی اشاعت پر ریاست رامپور مستحق تبریک ہے۔ اگر غالب کے رقعات کا یہ مجموعہ شائع نہ ہوتا تو ان کی آخری زندگی کے اہم گوشے تاریخ کی روشنی سے محروم رہتے۔

عرشی صاحب نے ترتیب کے ساتھ بحث ونظر کا فریضہ بھی مولفانہ قابلیت کے ساتھ انجام دیا ہے۔"

مجموعہ مکاتیب کے آغاز میں ۱۴۲ صفحے کا فاضلانہ دیباچہ ہے جو امتیاز علی صاحب عرشی ناظم کتاب خانہ ریاست رامپور کے ذوق علم وادب کا ایک بیش بہا نمونہ ہے۔ تشریحات وحواشی میں عرشی صاحب نے جو اس نادر مجموعہ کے مرتب ہیں فرماں روایان رامپور کے متعلق فرامین وجوابی مکاتیب کے ضروری اقتباس بھی دیئے ہیں، تاکہ غالب کے مکاتیب کا کوئی پہلو بھی تشنہ افہام نہ رہے۔ مکاتیب میں غالب کا بالکل غیر مطبوعہ اور نایاب فارسی واردو کلام بھی ہے جو کسی دوسری جگہ شائع نہیں ہوا۔ قیمت مجلد [illegible]

اردوئے معلیٰ

اس کتاب میں خواجہ الطاف حسین حالی مرحوم نے مرزا غالب کے تمام خطوط اور نثر کے نمونے جمع کر دیئے ہیں۔ قیمت [illegible]

عود ہندی

مرزا غالب مرحوم کے بیش بہا اور لاجواب رقعات کا مجموعہ۔ قیمت [illegible]

دیوان غالب کی اُردو شرحیں

غالب مرحوم کے ڈھائی جزو کے اردو دیوان کی بھی کیا شان ہے کہ سو بار پڑھئے اور تازہ لطف حاصل کیجئے۔ آج غالب شناسی ہی وہ کسوٹی ہے جس پر ہر شاعر وادیب پرکھا جاتا ہے۔ ذرا ملاحظہ کیجئے گا کہ دور حاضرہ کے کتنے بلند پایہ شعراء ہیں جنہوں نے دیوان غالب کی شرحیں لکھی ہیں۔ یہ مقبولیت خداداد بس غالب ہی کا حصہ ہے کہ جرمنی میں اس کے کلام کا ترجمہ ہوا۔ اور یورپ حیرت میں رہ گیا۔ اور ہندوستان میں ہر ذوق صحیح تشنۂ کلام غالب ہے کہ ہزار پڑھتے ہیں اور پیاس نہیں بجھتی۔ اردو دیوان غالب کی مندرجہ ذیل شرحیں دیکھنے سے تعلق رکھتی ہیں۔

شرح کلام غالب

مرزا غالب کا مطبوعہ وغیر مطبوعہ کلام جس قدر میسر آیا سب کی مکمل شرح از جناب آسی لکھنوی قیمت [illegible]

شرح دیوان غالب قیمت [illegible]

شرح دیوان غالب اردو از قاضی سعید احمد۔ قیمت [illegible]

" " " از حضرت بیخود دہلوی " [illegible]

" " " از نظامی بدایونی " [illegible]

" " " از حضرت [illegible] " [illegible]

" " " از حضرت طباطبائی مرحوم " [illegible]

" " " از مولانا حسرت موہانی " [illegible]

مرقع چغتائی

مرزا غالب کا مصور دیوان جس میں ہندوستان کے مشہور آرٹسٹ چغتائی صاحب کی بنائی ہوئی تصویریں ہیں جنہوں نے تصویر کی زبان کو کلام غالب کا ترجمان بنا دیا ہے [illegible] پہلا ایڈیشن ایک سو دس روپے فی جلد کے [illegible]

پیدائش ۱۲۰۴ھ ۱۷۸۹ء — خاقانی ہند شیخ محمد ابراہیم صاحب ذوق دہلوی — وفات ۱۲۷۱ھ ۱۸۵۴ء

حضرت ذوق کے والد شیخ محمد رمضان دلی کے ایک غریب سپاہی تھے ۱۱ ذی الحجہ ۱۲۰۴ھ کو دلی میں پیدا ہوئے، حافظ غلام رسول شوق کے آگے زانوئے ادب تہ کیا، اس کے بعد شاہ نصیر کے شاگرد ہوئے استاد نصیر دہلوی جو بہادر شاہ ولی عہد کے استاد تھے، جب شاہ نصیر دکن چلے گئے تو بہادر شاہ نے ذوق کو استاد بنا لیا۔ بہادر شاہ کے

استاد ہونے سے ذوق کی شہرت کو چار چاند لگ گئے۔

۲۴ صفر ۱۲۷۱ھ کو اس فرمان روائے ملک سخن نے اس عالم فانی سے ملک جاودانی کی طرف رحلت کی، ذوق کے علمی و ادبی کارنامے ایسے ہیں کہ ان کا نام قیامت تک زندہ رہے گا۔ قصائد کے میدان میں تو جھنڈا ہی گاڑ دیا ہے، مرنے سے چند گھنٹے پیشتر شعر کہا تھا ؎

کہتے ہیں آج ذوق جہاں سے گذر گیا
کیا خوب آدمی تھا خدا مغفرت کرے

(آپ کی ایک قلمی تصویر مہیا کی گئی ہے۔)

قصائد ذوق

ذوق کا قصیدہ ذوق کا حصہ مانا گیا ہے اور ذوق کے قصائد حقیقت یہ ہے کہ اردو کی جان سخن ہیں، اس میں ذوق کے قصائد، قطعات، رباعیات وغیرہ سب ایک جگہ ہیں مرتبہ حبشی مرزا شاہ سلیمان صاحب۔ قیمت عہ۔

دیوان ذوق

ذوق کا مکمل دیوان مع سوانحی و حواشی، مرتبہ آزاد دہلوی۔ قیمت دو روپے (عہ)۔

دیوان ذوق مطبوعہ لکھنؤ۔ قیمت بارہ آنہ (۱۲)۔

انتخاب غزلیات ذوق

حضرت ذوق کی غزلیات کا نہایت عمدہ انتخاب جس میں ذوق و غالب کا موازنہ کیا گیا ہے قیمت ڈیڑھ روپیہ (عہ)۔

دیوان ذوق مشرح

مع قصائد، مکمل و مشرح از مولانا عنایت اللہ۔ قیمت دو روپے (عہ)

دیوان ذوق

مع تشریح، مرتبہ طالب علی صاحب قیمت آٹھ آنہ (۸)۔

حکیم مومن خاں صاحب مومن

پیدائش ۱۲۱۵ھ ۱۸۰۰ء — وفات ۱۲۶۸ھ ۱۸۵۱ء

مومن خاں نام، مومن تخلص، کوچہ چیلان دہلی کے رہنے والے۔ ۱۲۱۵ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام حکیم غلام نبی خاں تھا، آپ کے دادا حکیم نامدار خاں کشمیر سے دہلی آئے اور شاہ عالم کے عہد میں شاہی اطبا کے زمرے میں داخل ہو کر کوچہ چیلان میں سکونت پذیر ہوئے۔

مومن کے والد شاہ ولی اللہ صاحبؒ کے خاندان سے بڑی ارادت رکھتے تھے، چنانچہ جب مومن پیدا ہوئے تو حضرت شاہ عبدالعزیزؒ کو کان میں اذان دینے کے لئے تکلیف دی گئی، اور آپ ہی نے ان کا نام مومن رکھا۔

مومن کی ابتدائی تعلیم حسب دستور گھر پر ہوئی، اس کے بعد حضرت شاہ عبدالقادر کے درس میں شریک ہوئے عربی اور طب کی کتابیں والد اور چچا سے پڑھیں، نجوم اور رمل سے بھی شوق تھا، چنانچہ اپنے چھت سے گرنے کی تاریخ "دست و بازو بشکست" بھی کہی اور از روئے نجوم پیشین گوئی کی تھی کہ پانچ دن یا پانچ مہینے یا پانچ برس میں مر جاؤں گا، جو ہاتھ سچ نکلا یعنی اس کے ٹھیک پانچ مہینے بعد آپ کا انتقال چھت ہی سے گر کر ہوا۔ لہٰذا یہی تاریخ مرنے کی کہنی چاہیئے۔

میر اور مومن اردو کے بہترین غزل گو شاعر تسلیم کئے گئے ہیں۔ مومن نے غزل کا پورا حق ادا کیا ہے اور صحیح معنوں میں

غزل کہی ہے، نہ فلسفہ و حکمت کی ثقالت ہے، نہ عرفان و تصوف کی پرواز گویا ان کا کلام گذری ہوئی حکایات یا منظوم سرگذشت ہے جس میں اسلوب بیان نے چار چاند لگا دیئے ہیں۔ یہی ان کے کلام کی خصوصیت ہے۔ انہوں نے انداز بیان میں عجیب ندرت اور نازک خیالی سے کام لیا ہے۔ اور ادائے مفہوم کے لئے اسلوب اختراع کئے ہیں۔ ان کے کلام میں غیر معمولی شگفتگی و شادابی ہے۔ فارسی کی ترکیبیں بکثرت استعمال کی ہیں لیکن ان میں غالب کی سی ثقالت اور مشکل پسندی نہیں، بلکہ انتہائی لطافت اور نزاکت ہے۔ علاوہ ازیں تخییل کی رفعت و بلندی میں بھی ان کا درجہ کسی سے کم نہیں ہے۔ شعر ایسی درد ناک آواز اور ترنم کے ساتھ پڑھتے تھے کہ مشاعرہ وجد کرنے لگتا تھا۔

میر ببر علی صاحب انیس

پیدائش ۱۲۱۶ھ　　　　وفات ۱۲۹۱ھ

میر ببر علی انیس کے والد بزرگوار میر مستحسن خلیق اور جد اعلیٰ میر حسن دہلوی تھے، میر حسن دہلوی کے والد میر ضاحک اور جد امجد میر امامی ہروی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ جو ہرات سے آکر پرانی دلی میں آباد ہوئے تھے، ۱۲۱۶ یا ۱۲۱۷ھ میں بمقام فیض آباد پیدا ہوئے، لکھنؤ میں تربیت پائی اور عربی و فارسی میں دستگاہ حاصل کرنے کے بعد ضروریات فن میں اپنے شفیق باپ سے مشورہ لیا۔ اور انہیں سے خاندانی کمال حاصل کیا، ابتدا میں آپ کو غزل گوئی کا شوق تھا۔ مگر اپنے والد بزرگوار کی نصیحت سے اثر پذیر ہو کر غزل گوئی کو سلام کیا، اور اس صنف سخن پر توجہ فرمائی جو دین و دنیا میں کام آئے،

آپ کے مراثی کے متعلق یہ کہہ دینا کافی ہے کہ آپ نے اپنے قابل فخر بزرگوں کا نام اچھی طرح روشن کیا ہے، گویا ابھی تک مرثیہ گوئی آپ کے خاندان کا موروثی ترکہ ہے۔ انداز بیان نہایت ستھرا سلجھا ہوا تعقید سے مبرا، سلاست و فصاحت اور محاورات سے لبریز اور اس درجہ مقبولیت عامہ حاصل کر چکا ہے، جو مرزا دبیر کو میسر نہیں ہوئی۔

غرض کہ میر انیس مداح آل رسول ہونے کی حیثیت سے شاعری میں وہ ناموری اور عظمت حاصل کر چکے ہیں جس کی نظیر نہیں ملتی، گویا قدرت نے مرثیہ گوئی کا ان پر خاتمہ کر دیا۔ اور خاتم الکلام کا لقب عطا کیا۔

۲۹ شوال ۱۲۹۱ھ بروز چہارشنبہ ۷۴ سال کی عمر میں بمقام لکھنؤ انتقال فرمایا۔

کسی نے کیا خوب مادۂ تاریخ نکالا ہے جس میں ایک مصرعہ کے ایک جزو سے انیس اور دوسرے سے مرزا دبیر کی وفات کا سن نکلتا ہے۔ مصرعہ یہ ہے ع

غم انیس میں ہے　　ہے ! دیا دبیر کا غم
۱۲۹۱ھ　　　　۱۲۹۲ھ

مرزا سلامت علی صاحب دبیر

پیدائش سنہ ۱۲۱۸ھ / ۱۸۰۳ء		وفات سنہ ۱۲۹۲ھ / ۱۸۷۵ء

مرزا سلامت علی دبیر دہلی میں سنہ ۱۲۱۸ھ میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد کا نام مرزا غلام حسین تھا۔ ان کے والد تباہی دہلی کے بعد لکھنؤ آئے۔ آپ خاندانی شاعر نہ تھے۔ ابتدا میں مرثیہ خوانی کا شوق پیدا ہوا۔ اور اس فن کو عروج پر پہنچا دیا۔ میر مظفر حسین ضمیر کے ارشد تلامذہ میں سے تھے۔

میر انیس اور مرزا دبیر میں مقابلے ہوتے رہتے تھے۔ یہ دونوں بزرگوار نہایت تہذیب و متانت سے ایک دوسرے کا مقابلہ کرتے اور جب کبھی کسی مجلس میں یکجائی کا موقع ہوتا تو ایک دوسرے کا بہت ادب اور احترام کرتے تھے۔

سنہ ۱۲[illegible]ھ میں مرزا صاحب کو ضعف بصارت کی شکایت ہوئی۔ سنہ ۱۲۹۲ھ میں لکھنؤ میں اس دار فانی سے رحلت کی اور اپنے ہی مکان میں مدفون ہوئے۔ مرزا دبیر مرثیہ گوئی کے استاد کامل تھے انہوں نے اپنی پوری عمر اسی مشغلہ میں صرف کی۔ میر انیس کی اکثر خصوصیات ان میں موجود ہیں۔

گو اس وقت مرزا دبیر ہماری آنکھوں سے پنہاں ہیں۔ مگر وہ ایسی یادگار چھوڑ گئے ہیں جو قیامت تک ان کے نام کو زندہ رکھے گی۔ میر انیس اور مرزا دبیر دونوں مسلم الثبوت استاد تھے۔ ایک کو دوسرے پر ترجیح دینا مناسب نہیں۔

(آپ کی تصویر حاصل کرنے کی ان تھک کوشش کی گئی مگر افسوس کہ کامیابی نہ ہوئی، تصویر کے متعلق جو جوابات موصول ہوئے درج ذیل ہیں۔ (۱) دبیر کی تصویر اگر آپ کو نہ مل سکے تو مجھے مطلع کیجئے گا، میں روانہ کر دوں گا۔ نہال [illegible] (۲) دبیر کی تصویر شاید مہیا کر سکوں میرزا آتی [illegible] ہیں کہ دبیر چیچک رو تھے۔ نجیب اشرف ندوی بمبئی۔)

نظیر اکبرآبادی

پیدائش سنہ ۱۱۴۶ھ — وفات سنہ ۱۲۴۳ھ

ولی محمد نام نظیر تخلص، سنہ ۱۱۴۶ھ کو دہلی میں پیدا ہوئے، آپ کے والد کا نام محمد فاروق تھا۔ اس وقت محمد شاہ بادشاہ کا عہد تھا۔ چونکہ اپنے والد کے بارہ بچوں میں صرف یہی زندہ بچے تھے اس لئے بہت لاڈلے تھے، احمد شاہ ابدالی کے حملے میں نظیر اپنی ماں اور نانی کو لے کر آگرہ چلے گئے۔ اور محلہ تاج گنج میں جو تاج محل کے قریب واقع ہے سکونت پذیر ہوگئے۔ وہیں ان کی شادی ہوئی۔ نظیر فارسی کی معمولی قابلیت رکھتے تھے اور تھوڑی سی عربی بھی جانتے تھے، ان کے مزاج میں قناعت اس درجہ تھی کہ نواب سعادت علی خاں نے بلایا مگر نہ گئے،

اوائل عمر میں متھرا میں معلمی کی، پھر آگرہ میں لالہ بلاس رام کے لڑکے کو سترہ روپے ماہوار پر پڑھانے لگے، آخر عمر میں فالج میں مبتلا ہوگئے، اور اسی مرض میں سنہ ۱۸۳۰ء میں انتقال کیا۔ نظیر نے چونکہ بہت زیادہ عمر پائی تھی اس لئے انشا، جرأت، ناسخ کی مجلسیں اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔

نظیر آخری عمر میں تائب ہو کر صوفی ہوگئے تھے، اس زمانہ کا کلام نہایت پراثر ہے۔ ان کے اشعار دنیا کی بے ثباتی کا یقین دلاتے ہیں اور ہم کو رذائل اور معائب سے پاک زندگی کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ ان کے اکثر اشعار فقرا خوش الحانی سے پڑھ کر لوگوں کے دلوں کو بے تاب کرتے ہیں۔ فطری اور قومی شاعری کے موجد نظیر اکبرآبادی کہے جاتے ہیں۔

شعراء متوسطین

لسان العصر سید اکبر حسین صاحب اکبر الہ آبادی

ولادت سنہ ۱۸۴۶ء — وفات سنہ ۱۹۲۱ء

خان بہادر سید اکبر حسین صاحب اکبر ۱۶ نومبر سنہ ۱۸۴۶ء کو بارہ ضلع الہ آباد میں پیدا ہوئے۔ میر تفضل حسین صاحب کے بیٹے تھے، ابتدائی تعلیم مدارس اور سرکاری اسکولوں میں پائی۔ سنہ ۱۸۶۶ء میں ہائی کورٹ کی مثل خوانی کی جگہ ملی۔ سنہ ۱۸۷۲ء میں وکالت کا امتحان پاس کرکے منصف ہوگئے، اور منصفی سے درجہ بدرجہ ترقی پاکر سنہ ۱۸۸۸ء میں سب ججی حاصل کی اور سنہ ۱۸۹۴ء میں جج ہوئے۔ پھر سشن جج ہوگئے۔ سنہ ۱۸۹۸ء میں خان بہادر کا خطاب ملا۔ سنہ ۱۹۰۳ء میں اپنے عہدہ ججی سے نہایت نیکنامی کے ساتھ سبکدوش ہوکر پنشن لے لی۔ منشی غلام حسین صاحب وحید شاگرد رشید حضرت خواجہ آتش سے شرف تلمذ حاصل تھا۔ اکتوبر سنہ ۱۹۲۱ء کو الہ آباد میں انتقال کیا۔ اور وہیں دفن ہوئے۔

اکبر الہ آبادی نے اپنی پر اثر تمثیلات سے قلوب پر ایسا فوری اثر ڈالا جس کی نظیر محال کیا قطعی ناممکن ہے۔ مغربی مشاہیر کے کلام کا اردو ترجمہ اس خوش اسلوبی سے نظم کیا ہے جو اپنی مثال آپ ہے، آپ کی شاعری نے ثابت کر دیا کہ ایک خوش گو شاعر کے لئے ہجر و وصال گل و بلبل وغیرہ کی کہانی مایہ ناز نہیں۔ دیوان اٹھا کر تغزل کی شان دیکھی جائے تو ہر لفظ دفتر ہدایت نظر آتا ہے، ظریفانہ کلام کی نسبت یہ کہہ دینا کافی ہے کہ اس خاص رنگ سے تو سارا ہندوستان آپ کے زیر اثر ہے، ہندوستان ہی نہیں بلکہ اردو دنیا میں اکبر الہ آبادی فطرت کی طرف سے غیر معمولی دل و دماغ اور نہایت حیرت انگیز انداز بیان لے کر آئے تھے۔

اب تک آپ کے دیوان کے تین حصے شائع ہوچکے ہیں، جو دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔

(آپ کے صاحبزادے سید عشرت حسین صاحب کا شکر گذار ہوں جنہوں نے مولانا مرحوم کی بہترین تصویر مرحمت فرمائی۔)

مولوی محمد اسمٰعیل صاحب میرٹھی

پیدائش ۱۸۴۴ء　　وفات ۱۹۱۷ء

مولوی محمد اسمٰعیل ۱۲ نومبر ۱۸۴۴ء کو میرٹھ میں پیدا ہوئے۔ سولہ سال کی عمر میں سررشتہ تعلیم میں ملازمت اختیار کی، کچھ عرصہ کے بعد ترقی کر کے فارسی کے ہیڈ مولوی مقرر ہوئے۔ پہلے سہارنپور میں پھر میرٹھ میں ایک عرصہ تک اسی عہدہ پر رہ کر ۱۸۸۸ء میں سنٹرل نارمل اسکول آگرہ کو تبدیل ہو گئے۔ ۱۸۹۹ء میں پنشن لے لی، اپنے وطن میرٹھ میں آکر بقیہ عمر تالیف و تصنیف میں ختم کر دی، یکم نومبر ۱۹۱۷ء کو انتقال فرمایا۔

مولوی محمد اسمٰعیل کا سب سے بڑا کارنامہ ان کی وہ ریڈریں ہیں جو بچوں کے لئے انہوں نے لکھی تھیں۔

مولوی صاحب شاعر اور نثار دونوں تھے۔ ان کا خاص رنگ ان دونوں فنوں میں سادگی اور صفائی ہے جس کے وہ کامل استاد تھے، بچوں کے لئے چھوٹی چھوٹی نظمیں لکھ کر انہوں نے کچھ اس انداز سے نغمہ سرائی کی کہ پیران کہن سال کی بھی نظریں پڑنے لگیں۔ مختصر یہ کہ مولوی صاحب شاعروں اور نثاروں میں بہت بلند مرتبہ رکھتے تھے، اور طرز قدیم و جدید دونوں کا مجموعہ تھے۔

کلیات اسمٰعیل مولوی صاحب موصوف کا کلیات سنہ ۱۹۱۰ء میں شائع ہوا تھا۔ اور اس میں ان کی تمام قدیم و جدید ہر رنگ کی نظمیں ہیں۔ قیمت

بچوں کے اسمٰعیل بچوں کے پسندیدہ شاعر مولانا اسمٰعیل میرٹھی کی بہت سی اچھی اچھی نظموں کو جمع کر دیا ہے۔ بچے انہیں بڑے شوق سے پڑھتے ہیں۔ قیمت چھ آنہ (۶/)۔

منشی امیر احمد صاحب امیر مینائی

پیدائش ۱۸۲۸ء　　وفات ۱۹۰۰ء

منشی امیر احمد مینائی نام۔ امیر تخلص تھا۔ مولوی کرم محمد صاحب ۱۸۲۸ء کو بعہد نصیر الدین حیدر لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ حضرت مخدوم شاہ مینا کے خاندان میں تھے اسی تعلق سے مینائی کہلاتے ہیں۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد سے اور بعد میں علمائے فرنگی محل سے حاصل کی۔ امیر کی طبیعت بچپن سے شعر و سخن کی طرف مائل تھی، امیر نے اسیر کی شاگردی اختیار کی۔ ۱۸۵۲ء میں ان کے اشعار کی شہرت واجد علی شاہ کے دربار میں ہوا۔ اور ان کو بلا کر کلام سنا اور کتابیں ارشاد السلطان اور ہدایت السلطان تصنیف کرائیں جن کے صلہ میں انعام ملا جب ۱۸۵۷ء کی قیامت آفریں شورش ختم ہو چکی اور اودھ کی حکومت کا خاتمہ ہو چکا تو آپ رامپور تشریف لائے۔ امیر کی قدر دانی بہت ہوئی، غرض ۴۳ سال تک یہیں رہے۔ داغ کے بلانے سے حیدرآباد کا سفر کیا لیکن جاتے ہی بیمار ہو گئے اور ایک مہینہ دن بیمار رہ کر سنہ ۱۹۰۰ء میں انتقال کیا۔

حافظ جلیل حسن صاحب جلیل مانکپوری آپ کے شاگرد رشید ہیں اور حیدرآباد میں ساتھ تھے، آجکل ان کو حضور نظام کے استاد ہونے کا فخر حاصل ہے۔

فنِ اردو

امیر اللغات ایک عدیم المثال لغت ہے، مگر افسوس کہ وہ نا تمام رہ گئی۔
امیر اپنی قابلیت کے لحاظ سے نخرِ روزگار تھے، اور ان کے کارناموں کی فہرست کافی لمبی ہے۔

مرآۃ الغیب

منشی امیر صاحب امیر مینائی کا پہلا دیوان۔ قیمت عہ

صنم خانۂ عشق

امیر مینائی کا دوسرا دیوان جو مرآۃ الغیب کے رنگ سے بالکل جدا ہے۔ اس میں رنگینی اور حسنِ بیان نے اور ہی رنگ پیدا کر دیا ہے۔ قیمت دو روپے (عہ)۔

مکاتیب امیر مینائی

کہنے کو صرف مکاتیب ہیں لیکن در اصل ایک بڑا ادبی گنجینہ ہے۔ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ غالب نے جس کام کی ابتدا کی تھی منشی صاحب نے اس کی تکمیل کر دی۔ ان خطوط سے معاصر شعرا و ادبا کے حالات اور اس دور کی شاعری پر بھی روشنی پڑتی ہے۔ قیمت عہ مکاتیب خاتم النبیین مرثیہ سخن عہ مثنوی ابرِ کرم عہ

مولانا حالی مرحوم کے حالات صفحہ ۵ پر ملاحظہ فرمائیے

حضرت ریاض خیر آبادی

ریاض مرحوم کے جدِ امجد کرمان کے رہنے والے تھے۔ یہ پتہ نہیں کہ کب اور کیوں ان کے بزرگ ہندوستان میں آئے، اور خیر آباد ضلع سیتاپور میں سکونت اختیار کی۔ بہرحال ریاض کی ولادت اسی شہر میں ۱۸۵۳ء میں ہوئی ریاض نے ابتدائی تعلیم اپنے پدرِ بزرگوار سید طفیل احمد صاحب سے حاصل کی۔ موصوف اپنے عہد کے مشہور عالم تھے۔ ریاض کی زندگی کے تفصیلی حالات تو معلوم نہیں مگر اتنا ضرور پتہ چلتا ہے کہ تمام عمر ان کو ناکامیوں کا سامنا رہا۔ پریشانی اور افلاس میں زندگی گذاری۔ لیکن کلام دیکھیے تو حزن و ملال کا نام نہیں۔
ریاض مرحوم کا کلام شروع سے آخر تک شباب کی رنگینیاں اور حسن و عشق کی عملی زندگی کی داستان ہے۔ کہیں معشوق سے چھیڑ چھاڑ ہے تو کہیں پیرِ مغاں سے دل لگی، کبھی کسی کی اداؤں کا پُرلطف ذکر ہے تو کبھی لمبی ڈاڑھی والے کی ہجوِ ملیح۔ غرض کہ ریاض نشۂ شباب سے ہر وقت سرشار معلوم ہوتے ہیں۔ وہ معشوق کی خوشامد بہت کم کرتے ہیں۔ بلکہ کبھی کبھی تو خود روٹھ جاتے ہیں۔ کہ کوئی گڑگڑا کر منا کے پھر منائے۔
آپ کا مکمل دیوان ابھی شائع ہوا ہے۔

ریاضِ رضوان

ریاض کا کلام جس طرح مقبول ہے اس کے بیان کی ضرورت نہیں۔ آپ کا دیوان ابھی شائع ہوا ہے بہار گلشن پرشاد دام اقبالہ حضرت جلیل (نواب فصاحت جنگ بہادر) کی تقریظ، حضرت آغا نواب نثار یار جنگ کا پیش لفظ، مولانا سبحان اللہ صاحب (ڈائرکٹر...) کا

مقدمہ۔ مولانا نیاز فتح پوری (ایڈیٹر نگار لکھنو) کے افادات اور ناقص بلند حسین کی داستان دیوان ریاض میں شامل ہیں۔ حجم سوا آٹھ سو صفحے۔ جلد خوبصورت۔ قیمت چھ روپے (عہ)

حرم سرا کامل

مشہورِ عالم انگریزی ناول نگار رینالڈس کے ناول لائف اِن دی حرم کا ترجمہ۔ قیمت دو حصے عہ
ناشاد۔ بالکل نیا اور تاریخی ناول۔ قیمت ۱۲ر

انجمن کتاب گھر اردو بازار جامع مسجد۔ دہلی۔

فصیح الملک نواب مرزا خاں داغ دہلوی

پیدائش سنہ ۱۸۳۱ء　　　　وفات سنہ ۱۹۰۵ء

نواب شمس الدین خاں کے بیٹے تھے، سنہ ۱۸۳۱ء میں دلی میں پیدا ہوئے، داغ تقریباً چھ سات برس کے ہوں گے کہ باپ کا سایہ سر سے اٹھ گیا، ان کی والدہ نے بہادر شاہ کے بیٹے مرزا محمد سلطان عرف مرزا فخرو سے شادی کرلی، اس سلسلہ میں داغ کو بھی لال قلعہ میں رہنا نصیب ہوا، اور وہیں تعلیم و تربیت پائی۔ لال قلعہ کے تعلق سے ذوق سا استاد ملا۔ انہیں سے اصلاح لیتے رہے، اور انہیں کے ساتھ مشاعروں میں جانے لگے، سنہ ۱۸۵۶ء میں مرزا فخرو کے انتقال کی وجہ سے ان کو مع اپنی والدہ کے قلعہ چھوڑنا پڑا، اس سے بڑھ کر یہ مصیبت ہوئی کہ اگلے سال غدر کا ہنگامہ ہوگیا، غدر کے بعد رام پور آئے، یہاں داغ کی بڑی قدر ہوئی، نواب کلب علی خاں کے انتقال کے بعد حیدرآباد آئے، یہاں بھی قدر و منزلت نے انہیں ہاتھوں ہاتھ لیا، اعلیٰ حضرت (میر محبوب علی خاں) کے استاد مقرر ہوئے، مقرب السلطان، بلبل ہندوستان، جہاں استاد، ناظم یار جنگ، دبیر الدولہ، فصیح الملک کا معزز خطاب شاہانہ ہوا۔

داغ اپنے زمانہ کے بہت مشہور شاعر تھے، ان کی زبان میں فصاحت و سادگی اور بیان میں ایک خاص قسم کی شوخی اور بانکپن ہے، اس لئے داغ کا کلام سب خاص و عام میں مقبول ہے۔ داغ بیشک بہترین اور عاشقانہ شاعری کے مسلم الثبوت استاد ہیں۔

داغ کے شاگرد پندرہ سو سے زیادہ تھے، جن میں ڈاکٹر اقبال، سائل دہلوی، بیخود دہلوی، احسن مارہروی، جگر مرادآبادی، اور آغا شاعر دہلوی زیادہ مشہور ہیں۔

حیدرآباد ہی میں فالج گرا، زبان بند ہوگئی، اور کچھ دن بیمار رہ کر سنہ ۱۹۰۵ء میں انتقال کیا۔

سرور جہان آبادی

پیدائش سنہ ۱۸۷۳ء — وفات سنہ ۱۹۱۰ء

منشی درگا سہائے صاحب سرور حکیم پیارے لال صاحب کے فرزند ارجمند تھے آپ کی ولادت سنہ ۱۸۷۳ء بمقام جہان آباد ضلع پیلی بھیت میں ہوئی۔ سرور کی ابتدائی تعلیم جہان آباد کے تحصیلی اسکول میں ہوئی۔ شعر و سخن کا شوق بھی اسی وقت سے پیدا ہوا۔ مولوی سید کرامت حسین بہار سے اصلاح لیا کرتے تھے۔ شروع میں وحشت تخلص اختیار کیا لیکن پھر سرور ہو گئے۔ سنہ ۱۸۹۵ء سے آپ کا کلام ادبی رسالوں میں شائع ہو کر مقبول عام ہونے لگا۔ ان کے اکلوتے بیٹے کا جسے اس کی ماں ایک سال کا چھوڑ کر مر چکی تھی انتقال ہو گیا۔ اس حادثہ جانکاہ نے سرور کی طبیعت میں انقلاب عظیم پیدا کر دیا۔ اسی وقت سے غم غلط کرنے کے لئے مے نوشی اختیار کر لی لیکن آخر میں اس قدر پینے لگے کہ کئی کئی روز تک مدہوش رہتے تھے۔ آخر ۳ دسمبر سنہ ۱۹۱۰ء کو انتقال کیا۔ ظالم آسمان نے مجموعہ کلام چھپ کر ان کے ہاتھوں تک نہ پہنچنے دیا۔ جس کی حسرت لے کر سرور دنیا سے رخصت ہو گئے۔

"سرور کو بھی اردو شاعری کے طرز جدید کا ایک رکن سمجھنا چاہیئے۔ یہ ان لوگوں میں تھے جنہوں نے رنگ جدید کی طرف سب سے پہلے رہنمائی کی"

سرور کو شعر و شاعری سے حد درجہ کا شوق تھا بلکہ ان کی نسبت یہ کہنا بجا ہے کہ ان کو فنا فی الشعر کا درجہ حاصل تھا ان کے تمام افعال و اقوال حرکات و سکنات شعریت میں ڈوبے ہوئے تھے اور ایک حقیقی شاعر کا پتہ دیتے تھے جیسا کہ اکثر شعرا کا حال تھا۔ سب سے بڑی خصوصیت ان کی شاعری کی جذبات نگاری اور درد و اثر ہے۔ اس رنگ میں وہ اپنے زمانہ میں اپنا جواب نہیں رکھتے تھے۔

جام سرور	سرور جہان آبادی کا کلام جس میں غزل رباعی قطعہ غرض کہ سب کچھ موجود ہے اور دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ قیمت	**خمخانۂ سرور**	سرور جہان آبادی کی ان نظموں کا مجموعہ جو زمانہ پریس کا پور میں [illegible] از نتائج جینی مرایس۔ قیمت

شاد عظیم آبادی

ولادت سنہ ۱۸۴۶ء — وفات سنہ ۱۳۴۵ھ

سید علی محمد شاد کے والد ماجد سید عباس مرزا الہ آباد سے عظیم آباد چلے گئے۔ جہاں سنہ ۱۸۴۶ء میں شاد پیدا ہوئے۔ شاد کی تعلیم کا سلسلہ چار سال کی عمر سے شروع ہو گیا۔ تربیت میر سید مرحوم کے ذمہ تھی جو اردو زبان کے بہت بڑے محقق تھے۔ ان ہی کی تربیت کا اثر تھا جس نے آئندہ چل کر شاد کی زبان کو اس قدر فصیح و بلیغ کر دیا تھا۔ شاد کے کلام کی اصلاح کی تکمیل وحید عصر استاد سید شاہ الفت حسین فریاد نے کی جو خواجہ میر درد کے شاگرد تھے۔

شاد نے اپنی کل عمر اردو ادب کی خدمت میں گذار دی۔ کئی تصانیف یادگار ہیں۔ ان کی علمی خدمت کا صلہ گورنمنٹ کی طرف سے بھی ملتا رہا۔ آپ کو خان بہادر کا خطاب اور ایک ہزار روپیہ سالانہ وظیفہ ملتا تھا۔ سنہ ۱۳۴۵ھ میں انتقال کیا۔

شاد کے کلام میں اخلاق، فلسفہ اور توحید کا عنصر غالب ہے۔ عموماً انداز بیان میر سے بہت کچھ ملتا ہے۔

شادؔ نے بہت سے کہنہ مشق استادوں کی صحبت اٹھائی تھی جس کی وجہ سے کلام میں پختگی اور مضبوطی بدرجہ اتم نظر آتی ہے۔ میر انیس اور مونس کی آنکھیں دیکھ چکے تھے اور کلام میں ان ہی لوگوں کی زبان و بیان کا خاکہ پیش کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ مرثیہ میں زبان و خیال وغیرہ کے اعتبار سے میر انیس کا تتبع کیا ہے۔

نوبت رائے نظرؔ لکھنوی

پیدائش ۱۸۶۶ء — وفات ۱۹۲۳ء

آپ لکھنؤ میں ۱۸۶۶ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کا خاندان نہایت معزز کائستھ خاندان تھا۔ نظرؔ کی تعلیم و تربیت زیادہ تر لکھنؤ میں ہوئی۔ سن شعور کو پہنچتے ہی شعرگوئی کا بھی شوق ہوا۔ جناب آغا مظہر لکھنوی سے اصلاح سخن لینے لگے۔ اور رفتہ رفتہ وہ مشق بہم پہنچائی کہ خود ایک کامیاب استاد سمجھے جانے لگے۔

۱۹۲۳ء میں دمہ کے عارضہ میں انتقال فرمایا۔

زندگی کا بیشتر حصہ علم و ادب کے لئے وقف کر دیا تھا۔ نثر و نظم دونوں میدانوں میں توسن فکر رواں رہتا۔ اردو کو ترقی دینے کے لئے مختلف رسالوں کی قابل قدر خدمات انجام دیں۔ نظرؔ ان چند شعراء میں ہیں جن کی شہرت کا دامن نظموں سے زیادہ غزلیات سے وابستہ ہے۔ بعض اوقات منظر نگاری میں ان کا قلم مصور کے قلم کی طرح مختلف صورتوں کو نہایت حسن و خوبی سے تفصیل کے ساتھ نظروں کے سامنے پیش کر دیتا ہے۔

سید علی حیدر نظمؔ طباطبائی

پیدائش ۱۲۶۹ھ — وفات ۱۹۳۳ء

آپ کے والد کا نام میر مصطفیٰ حسین طباطبائی تھا۔ نظمؔ ۱۶ر نومبر ۱۲۶۹ھ کو لکھنؤ میں پیدا ہوئے، ہیئت و دلائل زار سے علوم متداولہ اور فن نحو حاصل کرتے رہے۔

نظمؔ اپنی خداداد ذہانت اور قابلیت کی وجہ سے شاہ اودھ کے شاہزادوں کی اتالیقی کے لئے منتخب کئے گئے۔ جب واجد علی شاہ کا انتقال ہو گیا تو نظمؔ نظام کالج حیدرآباد میں پروفیسر ہو گئے۔ تقریباً بتیس سال تک طلبائے نظام کالج کو اپنے چشمۂ علم و فضل سے سیراب کرتے رہے۔ اس کے بعد اعلیٰ حضرت نظام نے قدردانی فرمائی۔ اور ولی عہد بہادر کی تعلیم کے لئے نظمؔ کو مقرر کیا۔ پھر دار الترجمہ میں ناظر ادبی کی حیثیت سے رہے۔

علامہ مرحوم کی طبیعت میں قدرت نے شرافت کے جوہر اس خوبی سے بھر دیئے تھے کہ آپ کی محفل اسلاف کی مساوات کا نمونہ نظر آتی تھی۔ مولانا طباطبائی کی ذات فضل و کمال کے لحاظ سے اس زمانہ میں عدیم المثال تھی۔

آپ کو ترجمہ کرنے میں خاص مہارت تھی۔

۲۳ مئی سنہ ۱۹۳۳ء کو اس قابل قدر ہستی کی خدمات سے اردو ادب ہمیشہ کے لیے محروم ہو گیا۔

مولانا کا کلام دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ آپ کے انتقال کے کچھ ہی دنوں بعد دیوان شائع ہوا، اس دیوان میں زیادہ تر غزلیں ہیں، تھوڑی سی رباعیاں اور کچھ تاریخیں بھی ہیں۔

شعرائے متاخرین

علامہ ڈاکٹر سر محمد اقبال

پیدائش سنہ ۱۸۷۳ء　　　وفات سنہ ۱۹۳۸ء

آپ سنہ ۱۸۷۳ء میں پیدا ہوئے، قدیمی وطن سیالکوٹ تھا، شمس العلماء مولوی سید میر حسن صاحب سے علوم مشرقی و فارسی و عربی کی کامل تعلیم پائی۔ علم ادب سے طبیعت میں مناسبت قدرتی طور پر موجود تھی اس لئے مولوی صاحب موصوف کی تعلیم سونے پر سہاگہ ہوگئی، چونکہ طبیعت میں شعر و سخن کا فطری مذاق موجود تھا اس لئے آپ نے طالب علمی کے زمانہ ہی میں سیالکوٹ کے مشاعروں میں شرکت شروع کی اور حضرت داغ دہلوی سے شرف تلمذ حاصل کیا۔ سیالکوٹ کالج میں ایف۔ اے کلاس تک تعلیم پائی اور لاہور کالج سے ایم۔ اے کی ڈگری حاصل کی۔ سر ٹامس آرنلڈ صاحب سے علم فلسفہ سیکھا۔ اتفاق سے سر ٹامس آرنلڈ انگلستان چلے گئے۔ سنہ ۱۹۰۵ء میں شفیق استاد نے آپ کو انگلستان بلایا۔ اور جس مذاق کی بنیاد مولوی سید میر حسن صاحب نے ڈالی تھی، اور جس کو درمیان میں حضرت داغ کے غائبانہ تعارف نے بڑھایا تھا اس کے آخری مرحلے سر ٹامس آرنلڈ کی شفیقانہ رہبری سے طے ہوئے، کیمبرج یونیورسٹی کے ڈاکٹر بیگ ٹیگرٹ براؤن نکلسن اور سارلی کے مفید لکچروں سے آپ نے حیرت انگیز ترقی حاصل کی، پروفیسر نکلسن نے آپ کی مشہور فارسی نظم اسرار بے خودی کا انگریزی میں ترجمہ کرکے اور اس پر دیباچہ و حواشی لکھ کر یورپ و امریکہ کے لوگوں کو آپ سے روشناس کیا، کیمبرج یونیورسٹی سے فارغ التحصیل ہوکر آپ جرمنی گئے اور علمی دنیا کے اعلیٰ مدارج طے کرکے واپس آئے۔ آپ نے زمانہ قیام یورپ میں بہت سی فارسی کتابوں کا مطالعہ کیا اور اس مطالعہ کا خلاصہ ایک محققانہ کتاب کی صورت میں شائع کیا۔ اس کتاب کو دیکھ کر اہل جرمن نے آپ کو ڈاکٹر کا علمی درجہ دیا۔

سنہ ۱۹۰۱ء میں آپ کی نظم "ہمالہ" مخزن میں شائع ہوئی۔ جس سے آپ کی اردو شاعری کا آغاز ہوا، آپ کے اردو کلام کا مجموعہ بانگ درا کے نام سے ستمبر سنہ ۱۹۲۴ء میں شائع ہوا اور اب تک بانگ درا ہزاروں کی تعداد میں چھپ چکا ہے۔ آپ کا دوسرا مجموعہ کلام بال جبریل کے نام سے جنوری سنہ ۱۹۳۵ء میں دس ہزار شائع ہوا۔ اور تیسرا ضرب کلیم کے نام سے سنہ ۱۹۳۶ء میں چھپا۔ اس کے بعد فارسی کی دو مثنویاں "مسافر" و "پس چہ باید کرد اے اقوام مشرق" شائع ہوئیں آپ کے آخری کلام کا مجموعہ ارمغان حجاز کے نام سے ابھی شائع ہوا ہے۔

گو آپ حضرت داغ مرحوم کے شاگرد رشید تھے۔ مگر آپ کا مذاق سخن غالب مرحوم کا رنگ قبول کرتا ہے، فارسی میں حافظ شیرازی کے رنگ میں اکثر غزلیں کہی ہیں۔ جن کے دیکھنے اور سمجھنے سے آپ کی خداداد ذہانت اور عروج فکر کا پتہ چلتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ کے صحیح جذبات اور دلکش نظموں کی داد کے لئے الفاظ نہیں ملتے۔ علم فلسفہ سے آپ کو بے حد شوق اور شغف تھا۔ ۲۱ اپریل سنہ ۱۹۳۸ء کو ۵ بجے صبح یہ بلبل شیریں ادا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے خاموش ہوگیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

علامہ اقبال کی ناگہانی موت نے لوگوں کو دفعتاً اقبال کی طرف متوجہ کر دیا ہے۔ اور تصانیف اقبال کی اب ایسی مانگ ہے کہ دیر کی جائے گی تو دوسری طباعتوں کا انتظار کرنا ہوگا۔
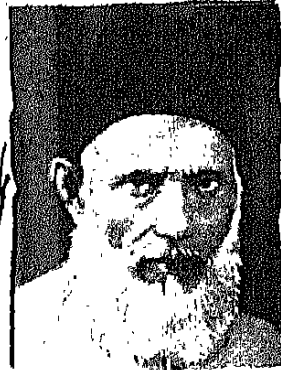
شعرائے متاخرین
ثاقب لکھنوی
بسمل الہ آبادی
بیخود دہلوی
چکبست لکھنوی
عزیز لکھنوی
علامہ اقبال
سیماب اکبرآبادی
صفی لکھنوی
شعرائے متاخرین
حالی پبلشنگ ہاؤس کتاب گھر دہلی
مرتبہ سید زوار حسین

شعراء جدید
اصغر گونڈوی
جوش ملیح آبادی
جگر مرادآبادی
تلوک چند محروم
جلیل مانک پوری
فانی بدایونی
حفیظ جالندھری
حسرت موہانی
مولانا ظفر علی خاں
ساغر نظامی
شعراء جدید حالی پبلشنگ ہاؤس "کتاب گھر" دہلی مرتبہ سید زوار حسین

حاجی سید وحید الدین احمد صاحب بیخود دہلوی

بیخود دہلوی ۳۰ رمضان المبارک ۱۲۷۹ھ کو ریاست بھرت پور میں پیدا ہوئے اس کے بعد اپنے والد بزرگوار سید شمس الدین عرف سید احمد متخلص بہ سالم کے ہمراہ دہلی آ گئے۔ شاعری کا بچپن سے شوق تھا۔ آخر مولینا حالی مرحوم کی تحریک سے آپ کے ماموں مولوی عبدالرحیم صاحب بیدل دہلوی داغ مرحوم کی خدمت میں لے گئے۔ اور ۱۲۹۵ھ میں آپ داغ کے شاگرد ہو گئے۔ اور میرزا خورشید عالم بہادر کے جو داغ مرحوم کے بھائی تھے ایک بھرے جلسہ میں بیخود کے جانشین ہونے کا اعلان کیا اور بتایا کہ داغ صاحب کے ایما سے میں جانشینی کی دستار بیخود دہلوی کے سر پہ باندھ رہا ہوں۔

قدرت نے بیخود کو سخن گوئی کے ساتھ سخن فہمی کا مادہ بھی عطا فرمایا ہے۔ چنانچہ شرح دیوان غالب لکھ کر آپ نے اردو ادب کی بیش بہا خدمت انجام دی ہے۔

پورے ۳۳ سال تک بیخود نے انگریزوں کو اردو فارسی کی تعلیم دی ہے۔

آہ زبان میں یہ لوچ، یہ مٹھاس بیخود تیرے بعد کہاں میسر آئے گی۔ تیرے بعد کون ہے جو قلعہ معلیٰ کی ٹکسالی زبان کی یاد دلائے گا۔ ایسا بلبل رنگین نوا اس گلشن میں بار بار نہیں آئے گا۔

بیخود کے کلام کو ظاہری اور باطنی دونوں آنکھوں سے دیکھنا چاہیئے۔

حضرت بیخود دہلوی نہایت عابد و زاہد ہیں۔ تصویر حاصل کرنے کی غرض سے میں خود گیا تھا۔ افسوس آپ کے پاس کوئی اچھا فوٹو موجود نہ تھا۔ اس لئے آپ کی اجازت حاصل کر کے چھپی ہوئی تصویر سے بلاک بنوایا گیا۔

آپ کی بزرگانہ شفقت، ہمدردی اور ملنساری کی یاد ایک عرصہ تک میرے دل میں قائم رہے گی۔ خدا آپ کو تا دیر زندہ و سلامت رکھے، بیخود دہلی کے صاحب کمال حضرات کی یادگار ہیں۔

ثاقب لکھنوی

میرزا ذاکر حسین قزلباش نام ثاقب تخلص لکھنؤ کے رہنے والے۔ پیدائش ۱۲۶۹ھ۔ مرزا ثاقب صاحب موجودہ دور کے ان چند باکمال شعراء میں سے ہیں جن پر غزل گوئی جتنا ناز کرے بجا ہے۔ دور حاضرہ کے مذاق لطیف و طبع سلیم کا لحاظ کرتے ہوئے آپ نے اس خوبی سے بالخصوص عروس غزل کو سنوارنے کی کوشش کی ہے کہ دیکھنے والوں کے لئے اس کی صورت میں "جنت نگاہ" اور اس کی آواز "فردوس گوش" سے کم نہیں۔

تخیل کے سمندر میں غوطہ لگا کر مختلف مضامین کے آبدار موتی نکالنا آپ کی طبیعت کا ایک فطری خاصہ ہے
آپ کا کلام تنوع مضامین کے اعتبار سے ادب کا ایک بیش بہا ذخیرہ ہے۔
واردات حسن و عشق کو نہایت لطیف اشاروں میں بیان کر دینا مرزا صاحب کا ایک ادبی کارنامہ ہے جس سے
ان کی فطرت شناسی اور نازک جذبات کے احساس کا پورا پورا اندازہ ہو سکتا ہے۔

مرزا صاحب غالب کی طرح بڑے سے بڑے مضمون کو نہایت خوبی سے اختصار و ایجاد کے ساتھ ایک شعر میں نظم کرنے کی ہمیشہ کوشش کرتے ہیں۔

ثاقب صاحب نے ۵۹ سال شاعری کی خدمت کی، اس طویل مدت میں ہمیشہ آپ کی یہی کوشش رہی کہ زبان میر اور تخیل غالب کا سا ہو۔ آپ کا دیوان راجہ صاحب محمود آباد نے نہایت اہتمام سے شائع کیا ہے۔

دیوان ثاقب جناب مرزا ذاکر حسین صاحب ثاقب لکھنوی کا مکمل دیوان

حضرت ثاقب لکھنوی کا رنگ تغزل دیکھئے۔ کہ کس پایہ کا کلام ہے ؎

ہے سہل یوں تو دل زار کا دکھا دینا
جزا کو سوچ لو پہلے تو پھر سزا دینا

جہاں تک آنکھ میں آنسو تھے رو کے دیکھ لیا
کہ دل کی آگ کا ممکن نہیں بجھا دینا
کھڑا ہوں حشر میں قاتل کا نام یاد نہیں
حجاب والے تو ہی اک ذرا بتا دینا
میں اپنے حال پہ روتا ہوں لے جراحت دل
وہ مجھکو دیکھنے آئیں تو مسکرا دینا

قیمت مجلد چار روپیہ (للعہ) غیر مجلد تین روپیہ (سے)۔

پیدائش ۱۸۸۲ء　**پنڈت برج نرائن صاحب چکبست لکھنوی**　وفات ۱۹۲۶ء

پنڈت برج نرائن چکبست لکھنوی ۱۸۸۲ء کو فیض آباد میں پیدا ہوئے اور بچپن ہی لکھنؤ آکر ابتدائی تعلیم شروع کی، ۱۹۰۵ء میں کیننگ کالج لکھنؤ سے بی۔اے کیا . . . . اور پھر قانون کا امتحان پاس کر کے وکالت شروع کی آپ نے نیچرل شاعری کی طرف پوری پوری توجہ کی ہے سولہ سترہ برس کی عمر سے شعر گوئی کا شوق پیدا ہوا۔ نیچرل شاعری کے میدان میں نازک خیالات، شاعرانہ لطافت اور قومی جذبات کے ایسے جوہر دکھائے ہیں، جو آج تک دل پہ نقش ہیں۔ آپ کے کلام میں حضرت آتش مرحوم کی جھلک نظر آتی ہے۔ اور مسدس میں میر انیس کا تتبع کیا ہے۔

۱۲ فروری ۱۹۲۶ء کو ایک مقدمہ کی پیروی کے لئے رائے بریلی گئے تھے کہ یکایک فالج میں مبتلا ہوئے، ۷ بجے شام کو رائے بریلی کے اسٹیشن ہی پر انتقال کیا۔ گو آپ ہم سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہو چکے ہیں۔ مگر آپ کی تصانیف آپ کی یاد کو ہر وقت تازہ رکھیں گی۔ صبح وطن اور مضامین چکبست آپ کی مشہور کتابیں ہیں۔

دیوان چکبست یعنی صبح وطن، پنڈت برج نرائن چکبست کا مجموعہ کلام اکور میں ہیں شامل ہے) قیمت مجلد دو روپے (عہ/)۔

مباحثہ گلزار نسیم یعنی معرکہ چکبست و شرر قیمت ۱۲/ مضامین چکبست (چکبست کے مضامین کا بہترین مجموعہ) ۱۲/ شاما (ناول) ۱۲/۔ گلدستہ پنج ۴/

ملنے کا پتہ۔ حالی پبلشنگ ہاؤس کتاب گھر اردو بازار جامع مسجد۔ دہلی

چودھری جگت موہن لال صاحب رواں

پیدائش ۱۸۸۹ء　　　وفات ۱۹۳۴ء

رواں ۱۴ جنوری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہوئے، ۹ سال کے تھے کہ ان کے والد ماجد چودھری گنگا پرشاد صاحب کا انتقال ہوگیا۔ رواں نے ۱۹۱۰ء میں ایم۔ اے پاس کیا، اور ۱۹۱۶ء میں ایل۔ ایل۔ بی کر کے اناؤ میں وکالت شروع کی۔ شاعری کا شوق بچپن سے تھا، اور مرتے دم تک رہا۔ افسوس کہ اس قابل قدر ہستی کا اکتوبر ۱۹۳۴ء میں انتقال ہوگیا۔

رواں اپنے کلام پر مولانا عزیز لکھنوی سے اصلاح لیتے تھے۔ جس کا اثر ان کی غزلوں میں خاص طور سے نمایاں ہے۔ غزلوں میں رواں نے زبان کا خاص خیال رکھا ہے۔ رواں کے تمام کلام میں ایک درد اور سنجیدگی ہر جگہ نمایاں ہے۔ جس کو دل و دماغ خاص طور سے محظوظ ہوتے ہیں۔ تصویر حاصل نہ ہونے کی وجہ سے بلاک نہیں بن سکا اس لئے آپ کی جگہ بسمل الہ آبادی کو رکھا گیا۔

بسمل الہ آبادی

منشی سکھدیو پرشاد سنہا بسمل الہ آبادی کے والد کا نام منشی بشمبر دیال ہے ۱۱ نومبر ۱۸۹۹ء کو پیدا ہوئے۔ شعر و سخن سے شروع ہی سے شوق تھا۔ حضرت نوح ناروی کے شاگرد ہیں۔ حضرت بسمل کا کلام "جذبات بسمل" کے نام سے شائع ہو کر مقبول ہو چکا ہے۔ جس میں مختلف رنگین تصاویر نے اور بھی چار چاند لگا دیئے ہیں۔ (طالب)

مولانا سیماب اکبرآبادی

آپ کا نام عاشق حسین اور سیماب تخلص ہے، مولوی محمد حسین صدیقی اکبرآبادی مرحوم کے صاحبزادے ہیں۔ ۱۸ رجب ۱۲۹۹ھ کو پیدا ہوئے، بعد تحصیل علوم مشرقی گورنمنٹ کالج اجمیر میں علوم مغربی کی تکمیل کی، کچھ عرصہ محکمہ ریلوے میں ملازم رہے، یہ وہ زمانہ تھا جبکہ آپ کی مذہبی نظموں نے مسلمانوں کے جذبات میں آگ لگا رکھی تھی۔ اپنے فطری ذوق شعری اور خدمت زبان و ادب کے جذبات سے مجبور ہو کر آپ ملازمت سے مستعفی ہوگئے۔ ۱۹۲۱ء میں اپنے وطن میں قصر الادب کی بنیاد ڈالی۔ جب مستقلاً آپ کا قیام آگرہ میں ہوا تو آپ نے یہاں سے "پیمانہ" جاری کیا، جو ہندوستان کا سب سے مشہور ماہنامہ تھا۔ ۱۹۲۹ء سے ہفتہ وار اخبار "تاج" نکالا۔ اور ۱۹۳۰ء سے ماہنامہ "شاعر"، تینوں پرچے عرصہ تک انتہائی کامیابی کے ساتھ جاری رہے۔ آجکل آپ کی زیر نگرانی صرف ماہنامہ "شاعر" شائع ہو رہا ہے۔

ڈھائی سو سے زیادہ کتابوں کے آپ مصنف ہیں۔ جن میں نظم، لٹریچر، ادب، تاریخ اور ڈرامہ وغیرہ سب کچھ ہے "کلیم عجم" اور "کار امروز" آپ کے خصوصی شاہکار ہیں۔ مرزا داغ دہلوی سے آپ کو شرف تلمذ حاصل ہے۔

آپ ایک بہت بڑی تعلیم یافتہ جماعت کی رہنمائی کر رہے ہیں۔ جس میں ہر قوم اور ہر فرقے کے لوگ موجود ہیں۔ ان تلامذہ میں بہت سے استاد کی حیثیت رکھتے ہیں۔ "آگرہ اسکول" آپ ہی کا قائم کردہ ادارۃ الخیال ہے جس سے آپ ملک و قوم اور ادب کی خدمت کر رہے ہیں۔ آپ ہندوستان کے پہلے شاعر ہیں جو حقیقی لفظوں میں شاعر کہلاتے ہیں۔ نظم و غزل دونوں میں خوب خوب طبع آزمائی کی ہے۔ اس وقت آپ کی عمر ۵۵ سال ہے۔ آپ کی تازہ ترین اور زندگی افروز

یمین السلطنت مہاراجہ سر کشن پرشاد صاحب شاد

کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ جی۔ سی۔ ایس۔ آئی

مہاراجہ سر کشن پرشاد بہادر بتاریخ ۱۸ شعبان المعظم سنہ ۱۲۸۰ھ مطابق ۲۸ جنوری سنہ ۱۸۶۴ء اپنے نانا راجہ نرندر پرشاد کے گھر پیدا ہوئے۔ ان کے والد کا نام راجہ ہری کشن پرشاد بہادر تھا۔

مہاراجہ نرندر پرشاد لاولد تھے اور شاد ہی کو اپنا فرزند سمجھتے تھے۔ ان کی تعلیم میں انہوں نے بہت دلچسپی لی، اور گھر پر ہی انتظام کیا گیا۔ اچھے اچھے چند فارسی و عربی داں اساتذہ مقرر کئے گئے۔ مہاراجہ بہادر نے نہ صرف فارسی، عربی، تلنگی اور مرہٹی میں استعداد حاصل کی بلکہ خوش نویسی اور سپاہیانہ فنون تیر اندازی اور گھوڑے وغیرہ بھی سیکھے۔ اور مدرسہ عالیہ میں انگریزی کی تعلیم حاصل کی۔

وہ اپنی تربیت اور عقائد کے متعلق خود اپنی تصنیف "جذبات شاد" میں تحریر فرماتے ہیں۔

"کمسنی سے حضرت خداوند نعمت ظل سبحانی مدظلہ (حضرت غفران مکان) کے مبارک قدموں میں حاضر رہنے کی عزت حاصل کی ہے، حضرت کے نصائح گراں بہا سے گوش و دل بچپن سے متمتع ہوتے رہے ہیں، دین و دنیا کے آئین اسی دربار گہربار سے حاصل ہوئے۔ آئین شاہی کا آئینہ بردار اسی بافیض صحبت سے ہوا۔"

حضرت شاد کے نانا مہاراجہ نرندر پرشاد کے متعلق خود شاد نے اپنی تصنیف میں لکھا ہے کہ وہ سچے دل سے مطیع اسلام اور بڑے صوفی المذہب اور محقق اور عارف اللہ تھے۔ ان کا مشرب صلح کل تھا اور سلطان علی شاہ

قدس سرہ العزیز سے انھیں عقیدت تھی! بھلا ایسے صوفی المذہب سرپرست کے زیر تربیت رہنے کے بعد کس کا مشرب صلح کل ہو۔ مہاراجہ بہادر کیونکر اس رنگ سے بیگانہ رہتے۔

مہاراجہ بہادر خوش اخلاقی و مروت میں اپنی آپ نظیر ہیں۔ ہفتہ میں ایک روز دربار عوام کے لئے کھلا رہتا ہے۔ ادنیٰ سے ادنیٰ کے لئے بھی کسی قسم کی روک ٹوک نہیں۔ وہ ہر ایک سے نہایت خندہ پیشانی سے ملتے ہیں اور ہر ایک کی حتی الامکان امداد فرماتے ہیں۔

مہاراجہ بہادر کا ایک نہایت ہی شاندار کتب خانہ ہے جس میں بعض نایاب کتب بھی موجود ہیں۔ مہاراجہ چندو لال شاداں کی طرح ان کی سخاوت کا بھی دور دور تک شہرہ ہے۔ وہ بعض شاعروں کو مستقل طور سے تنخواہ دیتے ہیں۔

شاد اردو زبان کے دل دادہ ہیں اور بہر نوع اردو زبان کی خدمت کرتے رہتے ہیں۔ ان کی متعدد کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔

شاد کی طبیعت ابتدا ہی سے شعر گوئی کی طرف مائل تھی اور یہی سبب ہے کہ تعلیم سے فارغ ہونے سے قبل ہی انہوں نے شعر موزوں کرنا شروع کر دیا۔ مولف تذکرہ شعرائے دکن لکھتے ہیں کہ شاد ابتدا میں رائے بجولال تمکین سے اصلاح لیتے۔ اس کے بعد اگرچہ متعدد اساتذۂ فن سے مشورہ کرتے رہتے تھے لیکن آخر میں اعلیٰ حضرت غفران مکان کے آگے زانوئے شاگردی تہ کیا۔ اس کے بعد سے تو ان کے کلام میں چار چاند لگ گئے۔ اور انھیں شاگرد خاص کا لقب عطا ہوا۔

شاد کے کلام سے ان کے مطالعہ کی وسعت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ عام کتب کے ساتھ انہوں نے خاص طور سے متقدمین شعرا کے کلام کا بہت غائر نظر سے مطالعہ کیا ہے۔ ان کا کلام شاعرانہ محاسن اور فصاحت و بلاغت سے مالا مال ہے۔ مثل ان کے جد اعلیٰ مہاراجہ چندو لال شاداں کے ان کے کلام کا بھی غالب حصہ تصوف کے رنگ میں ڈوبا ہوا ہے۔ وہ ہر جگہ فقر و فخری اور عشق حقیقی میں مستغرق نظر آتے ہیں۔

سنہ ۱۳۰۶ھ میں شاد کو راجہ بہادر کا خطاب ملا۔ سنہ ۱۳۲۱ھ میں حضرت غفران مکان کی سالگرہ کے موقع پر خطاب راجہ راجایان مہاراجہ بہادر سے بلند ہوئے، اور ہفت ہزاری منصب وغیرہ عنایت ہوئے۔

سنہ ۱۳۳۱ھ میں عید الضحیٰ کے موقع پر خدمات کے مد نظر یمین السلطنت کے خطاب سے سرفراز کئے گئے۔

حکومت ہند کی طرف سے سنہ ۱۹۰۳ء میں کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ اور سنہ ۱۹۱۰ء میں جی۔ سی۔ آئی۔ ای کا خطاب عطا ہوا۔

حضرت شاد اردو کے بہت بڑے محسن ہیں۔ نہ صرف اس لئے کہ وہ ایک اچھے شاعر ہیں، بلکہ اس لئے بھی کہ چالیس سے زیادہ کتابوں کے مصنف و مولف ہیں۔ (مرقع سخن)

افسر الشعرا حضرت آغا شاعر قزلباش دہلوی

آپ کے مورث اعلیٰ نادر شاہ درانی کی فوج کے ساتھ ہندوستان میں آئے اور دہلی میں بود و باش اختیار کی۔ آپ کے دادا آغا پند سے علی قزلباش یہاں آکر فوج میں رسالداری کے عہدہ پر مامور رہے۔ لیکن آپ کے والد بزرگوار آغا عبد علی قزلباش نے تلوار رکھ کر قلم سنبھالا۔ اور رڑکی کالج سے اورسیری کا امتحان پاس کیا۔ آپ کا سلسلۂ نسب ایران کے شہزادہ احمد سے ملتا ہے۔

حضرت آغا شاعر قزلباش دہلوی ۵ر مارچ ۱۸۷۱ء کو دہلی میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم عربی اور فارسی گھر پر حاصل کی اس کے بعد عربک ہائی اسکول دہلی میں تعلیم پائی۔ آٹھویں جماعت میں تھے کہ مضمون نویسی اور شاعری کا شوق ہوا۔ اسی زمانہ میں نواب احمد سعید خاں صاحب طالب سے مشورہ لیتے رہے۔ ۲۵-۳۰ برس کی عمر میں حیدرآباد پہنچے۔ وہاں حضرت داغ سے ملاقات ہوئی اور ان کے آگے زانوئے ادب تہ کیا۔ مولانا شبلی، گرامی، شرر، حافظ نذیر احمد اور مولانا حالی جیسے بزرگوں کی صحبت حاصل کی۔ آغا صاحب کا سب سے زبردست کارنامہ قرآن پاک کا اردو منظوم ترجمہ ہے جو آپ نے اخیر عمر میں کیا۔

افسر الشعرا حضرت آغا شاعر مدظلہ مرزا داغ مرحوم کے ارشد تلامذہ میں سے ہیں اور آپ کا کلام ہماری قدیم شاعری کا ایک دلکش مرقع ہے جس کی اس زمانہ میں نظیر نہیں مل سکتی۔

آغا صاحب کی زبان میں وہ شیرینی ہے جیسے لعل نگار، وہ لوچ ہے جیسے شاخ گل، اور وہ روانی ہے جیسے آب رکناباد۔ آپ صرف ہماری قدیم شاعری ہی کا بہترین نمونہ نہیں بلکہ ہماری قدیم تہذیب و شرافت اور ہماری افتاد مزاج کے بھی علمبردار ہیں۔

آپ کے مختصر حالات آپ کے صاحبزادے آغا مسرور صاحب نے مرحمت فرمائے۔ آغا صاحب ایک عرصہ سے بیمار تھے۔ اور بیماری ہی کی حالت میں آپ کا فوٹو لیا گیا۔ اگر وقت جو زحمت آپ کو دی گئی اس کا مجھ کو اب تک احساس ہے۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اب آپ تندرست ہیں۔ خدا آپ کا سایہ تادیر قائم رکھے آمین۔

تیر و نشتر

یعنی حضرت آغا شاعر قزلباش دہلوی کی عہد شباب اور دور جدید کی غزلیات کا مجموعہ۔ زبان ایسی پاکیزہ اور دلکش ہے جس کی نظیر نہیں مل سکتی۔ قیمت ایک روپیہ (عـہ)۔

شاعر کے سو شعر قیمت تین آنہ (۳ر)۔

خمارستان

ہندوستان کے جلیل القدر مصنف جہاں استاد افسر الشعرا حضرت آغا شاعر قزلباش دہلوی کے پاکیزہ مضامین کا مجموعہ۔ نثر کے لاثانی قلم کار حضرت نیاز فتح پوری کا بسیط مقدمہ۔ قیمت صرف ایک روپیہ (عـہ)۔

خمکدۂ خیام

عمر خیام کی رباعیات کا منظوم اردو ترجمہ از حضرت آغا شاعر قزلباش دہلوی۔ قیمت مجلد تین روپے (للعـہ)۔

آویزۂ گوش

انگریزی کی عمدہ عمدہ کہانیوں کا اردو ترجمہ۔ قیمت آٹھ آنہ (۸ر)۔

پر پروانہ ۵ر دامن مریم ۸ر

ملنے کا پتہ۔ حالی پبلشنگ ہاؤس کتاب گھر اردو بازار جامع مسجد دہلی

مولانا صفی لکھنوی

آپ کا اسم گرامی علی نقی اور صفی تخلص ہے۔ آپ زیدی سید ہیں یعنی حضرت زید شہید کی اولاد سے ہیں۔ آپ کے مورث اعلیٰ سید نورالدین شاہ مبارک بعہد سلطان شمس الدین التمش غزنی سے آکر دہلی میں سکونت پذیر ہوئے۔ مولانا صفی کے پردادا سید احسان علی مرحوم جاٹوں کے مظالم سے تنگ آکر فیض آباد چلے آئے۔ نصیرالدین حیدر بادشاہ کے زمانہ میں سید سلطان حسین لکھنؤ میں آکر مقیم ہوئے۔ امجد علی شاہ کے عہد میں سید تفضل حسین صاحب صفی صاحب کے والد بزرگوار شاہزادہ مرزا سلیمان قدر بہادر کی اتالیقی پر مامور ہوئے۔

مولانا صفی ۳ جنوری سنہ ۱۸۶۲ء کو بمقام لکھنؤ پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد کیننگ کالجیٹ اسکول سے انٹرنس پاس کیا۔ سنہ ۱۸۸۴ء سے سرکاری ملازمت (محکمہ دیوانی) اختیار کی اور سنہ ۱۹۲۳ء میں پنشن لے لی۔ اور اب بحالت گوشہ نشینی اردو ادب کی خدمت میں مصروف ہیں۔

مولانا صفی کی ذات ان لوگوں میں سے ہے، جنھوں نے لکھنؤ اسکول کی شاعری کے دامن کو داغ بدنامی سے پاک کیا۔ اور ایک خوش نما لباس میں شاعری کو بازار اردو میں پیش کرنے کی کوشش کی۔ غزل کے میدان میں مولانا صفی کا کئی اعتبار سے نہایت ممتاز درجہ ہے۔ مولانا کی زبان اتنی نرم اور شیریں ہے کہ پڑھنے والے کو ایک غزل کئی بار پڑھنے پر بھی سیری نہیں ہوتی۔ مولانا کی نظمیں بہت ہی موثر ہوتی ہیں، ہندوستان کی بدقسمتی۔ اہل وطن کی بربادی اور ہماری بگڑی ہوئی حالت پر اکثر آنسو بہاسکے ہیں۔

مولانا صفی کے کلام کا بہترین مجموعہ۔ صحیفۃ القوم ۸؏ نظم حیات ۸؏۔ لخت جگر (قومی نظمیں) ۸؏

مرزا محمد ہادی صاحب عزیز لکھنوی

پیدائش سنہ ۱۸۸۲ء　　وفات سنہ ۱۹۳۵ء

آپ کے جد محترم شیراز سے پہلے کشمیر گئے تھے اور پھر شاہان اودھ کے دور حکومت میں کشمیر سے لکھنؤ آئے، مولانا عزیز کی پیدائش لکھنؤ میں ہوئی۔ علم و فضیلت اس خاندان میں موروثی ہے۔ کئی پشتوں سے علمی خدمت انجام دی جارہی ہے مولانا عزیز نے اپنے خاندان کی روایات کو قائم رکھتے ہوئے تحصیل علم میں بلیغ کوشش کی، چنانچہ آپ کی فضیلت مسلم الثبوت ہے عزیز کی ولادت سنہ ۱۸۸۲ء میں ہوئی۔ سات برس کا سن تھا کہ سایہ پدری سے محروم ہوگئے، اساتذہ کے دواوین اور مطالعہ کتب نے آپ کی شاعری میں استادانہ رنگ پیدا کردیا۔ اور عام طور پر میر اور غالب کی تقلید کی ہے، مرزا عزیز لکھنوی کا شمار اردو کے ان چند شعرا میں ہے جنھوں نے غزل کو راہ راست پر لانے کی کوشش کی، اور موجودہ روشنی والوں کے مذاق کا اندازہ کرتے ہوئے اردو شاعری کو ورطۂ ضلالت سے نکالنے کی کوشش کی۔

اردو میں عزیز نے اکثر اصناف سخن پر طبع آزمائی کی ہے۔ مگر قصیدہ میں ایک خاص امتیازی حیثیت پیدا کرلی ہے۔ جو ہر طرح قابل داد ہے۔ نظمیں بھی خوب کہی ہیں جن میں بعض ایسی ہیں جو ہر شاعر کے لئے باعث افتخار ہوسکتی ہیں۔

شعرائے جدید

مولانا سید فضل الحسن صاحب حسرت موہانی

فدائے قوم مولانا حسرت موہانی سے اہل زمانہ بخوبی واقف ہیں۔ آپ کا مولد موہان ضلع اناؤ ہے، آپ نے بی۔ اے محمڈن کالج علی گڑھ سے پاس کیا، طالب علمی کے ہی زمانہ سے آپ کو قوم و ملک کے ساتھ قلبی محبت ہے، جس کا اظہار اس وقت تک بارہا عملی طور پر ہو چکا ہے۔

کئی بار آپ نے قومی فلاح و بہبودی کی وجہ سے شدید مصائب برداشت کئے لیکن ضمیر کے خلاف کبھی کوئی کمزوری ظاہر نہیں کی، بہت کم ایسی ہستیاں ہیں جنہوں نے ایسی پختگی کے ساتھ اپنے قول و فعل کو ایک کر کے دکھایا ہو آپ منشی امیر اللہ تسلیم کے شاگرد ہیں۔ اور کلام میں حضرت مومن کی جھلک نظر آتی ہے۔ جو شعر بحالت سوز و گداز کہا ہے اس کا مزہ دل سے زائل نہیں ہوتا۔

۱۹۱۴ء میں آپ کی غزلیات کا پہلا مجموعہ شائع ہوا جو بہت کچھ خراج تحسین حاصل کر چکا ہے۔ اس کے بعد کئی اور حصے شائع ہوئے جو پاکیزہ خیالات، صحیح جذبات، بلند تخیل اور علم و ادب کا اعلیٰ نمونہ ہیں۔ دیوان غالب کی شرح بے مثل لکھی ہے مولانا حسرت نے فلسفۂ محبت کے رموز پر جہاں قلم اٹھایا ہے وہاں زیادہ تر بہت بلند جذبات کا اظہار کیا ہے اور قدرت نے آپ کو ایسا درد مند دل عطا کیا ہے جو فی زمانہ قابل رشک ہے۔

آپ نے اردو کے جملہ مستند اور صاحب دیوان شعرا کے نایاب کلام کا انتخاب گیارہ جلدوں میں شائع کیا ہے جو آپ کا زبردست کارنامہ ہے۔

میں نے آپ کی تازہ ترین تصویر حاصل کرنے کی بہت کوشش کی۔ افسوس آپ کے پاس اس وقت کوئی تصویر موجود نہ تھی، کانپور کے کسی فوٹوگرافر یا ایسے حضرات کا پتہ بھی معلوم نہ تھا جن کے ذریعہ آپ کی تازہ ترین تصویر حاصل کر سکتا، سنا تھا کہ مولانا دہلی تشریف لا رہے ہیں، نہ معلوم کس وجہ سے آپ نہ آ سکے۔ تصویر کے دستیاب نہ ہونے کا افسوس ہے۔

اصغر حسین صاحب اصغر گونڈوی

پیدائش ۱۸۸۴ء — وفات ۱۹۳۶ء

اصغر حسین نام اصغر تخلص، اصل وطن گورکھپور تھا۔ یکم مارچ ۱۸۸۴ء کو پیدا ہوئے، آپ کے آبا و اجداد گورکھپور کے رہنے والے تھے، آپ کے والد بزرگوار گونڈہ میں قانون گو تھے، یہیں سے پنشن لی اور پھر یہیں سکونت اختیار کی، ابتدائی تعلیم گھر پہ ہوئی۔ کسی کالج یا مدرسہ میں مستقل طور پر تعلیم حاصل نہ کی، جو کچھ قابلیت پیدا کی وہ آپ کے ذاتی مطالعہ کا نتیجہ ہے۔ شاعری میں پہلے منشی جلیل احمد وجد بلگرامی سے اصلاح لیتے رہے۔ پھر چند غزلیں منشی امیر اللہ تسلیم کو دکھائیں۔

حضرت اصغر نہایت متقی اور پرہیزگار بزرگ تھے، یہی وجہ ہے کہ جگر جیسے رند لاابالی بھی آپ کے پاس پہنچ کر بڑے زاہد و عابد بن جاتے تھے۔

اصغر کے کلام میں سب سے پہلی چیز لب و لہجہ کی وہ جدت آمیز رنگینی ہے جو پڑھنے اور سننے والوں کو ایک خاص شگفتہ طریقہ سے چھیڑ کر متاثر کر دیتی ہے۔ دوسری طرف سکون و اضطراب کی وہ معتدل آمیزش ہے، جو ایک خاص کیف پیدا کر دیتی ہے۔ اکثر ایک لطیف ترنم اور دلکشی بھی کلام میں پائی جاتی ہے۔ آپ کے کلام کا پہلا مجموعہ "نشاط روح" کے نام سے شائع ہوا تھا جو اب نایاب ہے۔ اور دوسرا مجموعہ سرود زندگی کے نام سے شائع ہوا ہے۔

(حسب تحریر جناب سید انصاری صاحب (ایڈیٹر ہندوستانی الہ آباد) اصغر صاحب کا ۳۰ نومبر ۱۹۳۶ء کو انتقال ہوا۔)

جگر مرادآبادی

علی سکندر نام جگر تخلص مرادآباد کے رہنے والے - پیدائش سنہ ۱۸۹۰ء -

آپ کا خاندان نہایت ممتاز اور با اثر تھا - آپ کے مورث اعلیٰ مولوی محمد سمیع صاحب دہلی کے رہنے والے تھے - اور شاہجہاں کے استاد تھے، ایک موقع پر عتاب شاہی کی وجہ سے ترک سکونت کر کے مرادآباد چلے آئے -

ذوق شاعری گویا آپ کو وراثت میں ملا ہے - آپ کے دادا حافظ محمد نور نور تخلص کرتے تھے، والد مولوی علی نظر نظر خواجہ وزیر لکھنوی کے شاگرد تھے -

درسی تعلیم معمولی ہے، انگریزی میں انٹرنس تک جوبلی اسکول اور مشن اسکول لکھنؤ میں تعلیم پائی ہے - فارسی کا مطالعہ کافی وسیع ہے، اور فارسی میں اپنے مخصوص رنگ میں کہتے بھی خوب ہیں -

شاعری میں ابتداءً فصیح الملک مرزا داغ دہلوی سے اس کے بعد منشی امیر اللہ تسلیم سے شرف تلمذ حاصل رہا، کر فروغ نظر کے لئے حضرت جگر عینک کی تجارت کرتے تھے - حضرت جگر نہایت ملنسار اور منکسر المزاج ہیں - خلوص اور محبت ان کا طرۂ امتیاز ہے - باوجود رندی کے مذہبی معتقدات میں نہ صرف راسخ بلکہ سچا ایمان رکھتے ہیں -

حضرت جگر کے کلام کی امتیازی خصوصیت انداز بیان کا بانکپن، شوخی اور سرمستی ہے - خیالات کے لحاظ سے وہ نفسیات محبت رکھتے ہیں اور اس لئے مجاز کے قائل ہیں - جگر کی شاعری کے دور اول کے نمونے داغ جگر میں ملاحظہ کیجئے، دور ثانی حضرت شاہ صاحب قبلہ کی ارادت اور حضرت اصغر مرحوم کی محبت سے شروع ہوتا ہے - جسے مجاز اور حقیقت کی کشمکش کا دور کہنا چاہیئے - اگرچہ دور اول میں عام خیالات معمولی الفاظ میں تھے لیکن اس راکھ کے نیچے وہ چنگاریاں ضرور موجود تھیں جو شعلہ بن کر بھڑک اٹھیں، چنانچہ دوسرے دور میں بلند خیالات - بلند الفاظ ملیں گے - لیکن آپ بلند خیالات کو سادہ الفاظ میں لکھتے ہیں - حضرت جگر کے پڑھنے کا انداز بھی اس قدر دل آویز ہے کہ سننے والے پر عجب کیف اور سرور طاری ہو جاتا ہے - آپ کے مخلص دوست محمود علی خانصاحب جامعی نے آپ کی بہترین تصویر مرحمت فرمائی جو ایک گروپ میں تھی -

حضرت جوش ملیح آبادی

شبیر حسن خاں نام جوش تخلص - ملیح آباد کے رہنے والے، پیدائش سنہ ۱۸۹۶ء -

آپ کے بزرگ کابل سے تشریف لائے تھے، پہلے عرصہ تک قائم گنج ضلع فرخ آباد میں قیام کیا - پھر ملیح آباد آکر مستقل سکونت اختیار کر لی - آپ کا خاندان لکھنؤ اور مضافات لکھنؤ میں ہمیشہ معزز و ممتاز رہا، اور اکثر افراد سلطنت اودھ میں اعلیٰ عہدوں

پر فائز رہے ہیں۔

شاعری آپ کے یہاں چار پشت سے ہوتی آئی ہے۔ آپ کے جد امجد نواب حسام الدولہ تہور جنگ فقیر محمد خاں صاحب گویا کا شمار اساتذہ میں ہوتا ہے۔ جو ناسخ کے شاگرد رشید تھے۔ آپ کے دادا نواب محمد احمد خاں صاحب احمد اور آپ کے والد نواب بشیر الدین خاں صاحب بشیر بھی صاحب دیوان تھے۔ گھر میں جب شاعری کا اتنا چرچا ہو تو ظاہر ہے کہ بچوں پر کیا کچھ اثر نہ پڑے گا۔ چنانچہ حضرت جوش بھی نو دس برس کی عمر ہی میں شعر کہنے لگے۔

شروع میں بارہ تیرہ برس کی عمر تک عزیز لکھنوی سے اصلاح لیتے رہے۔ اس کے بعد آپ نے ذوق سلیم اور وجدان صحیح کو اپنا استاد بنا لیا جس طرح آپ نے کسی کو اپنا استاد بنانا پسند نہ کیا۔ اسی طرح آپ کسی کو اپنا شاگرد بنانا بھی پسند نہیں کرتے۔

جوش کی شاعری کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ اردو شاعری کی گذشتہ تاریخ اور اس کے موجودہ رد عمل کو ذہن میں رکھا جائے۔ ایک عرصہ تک جوش دار الترجمہ جامعہ عثمانیہ کے شعبۂ تالیف و ترجمہ میں ادبی نقاد کی خدمت انجام دیتے رہے۔

حضرت جوش نے لکھنؤ کی فضا اور ناسخ کے اسکول میں تعلیم و تربیت پائی۔ جوش نے بھی اس خارجی شاعری بلکہ غزل سے کنارہ کشی اختیار کی اور نظم کی طرف توجہ کی، یہ میدان آپ کی جولانی طبع کے لئے اتنا وسیع تھا کہ اس نے آپ کی تمام خصوصیات کو نمایاں کر کے آپ کی شاعری کو ایک حیات مستقل عطا کر دی۔

حضرت جوش کی شاعری دل کی شاعری ہے، وہ دل سے کہتے ہیں اور دل پر اس کا اثر ہوتا ہے وہ کسی خاص مقصد کے ماتحت شاعری نہیں کرتے۔ ملک و قوم میں ان کی شاعری کوئی انقلاب پیدا کر سکے یا نہ کر سکے اس سے وہ قطعی بے نیاز ہیں۔ صرف اپنے تاثرات اور اپنے جذبات کے تحت شعر کہتے ہیں۔ اور انسانی فطرت ان کا موضوع ہے۔

جوش کی رباعیات کا مجموعہ جنون و حکمت کے نام سے بھی شائع ہوا ہے۔ آپ رسالہ کلیم کے ایڈیٹر ہیں جو دہلی سے نہایت کامیابی کے ساتھ نکل رہا ہے۔

(آپ کی تصویر محترمہ اصغری بیگم سحر مدیرہ "تنویر" بمبئی نے مرحمت فرمائی۔ میں آپ کی اس ہمدردی کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔)

استاذ السلطان نواب فصاحت جنگ بہادر

جلیل القدر حافظ جلیل حسن صاحب جلیل جانشین حضرت امیر مینائی

حضرت جلیل مانک پوری وہ خوش نصیب اور صاحب کمال شاعر ہیں جن کو حضرت امیر مینائی کے فیضانِ صحبت اور تلمذ نے نہ صرف ادبی دنیا میں مشہور کیا، بلکہ دنیوی فکر سے بھی فارغ البال کر دیا۔ آپ امیر مینائی رحہ کے ارشد تلامذہ میں سے ہیں۔ اور اکثر تلامذۂ حضرت امیر آپ ہی سے مشورۂ سخن کرتے رہے۔ آپ کی فارسی اور اردو قابلیت مسلم الثبوت ہے۔ ۱۳۱۸ھ میں آپ حضرت امیر مینائی کے ہمراہ حیدرآباد دکن پہنچے۔ ۱۳۲۷ھ میں میر محبوب علی خاں صاحب مرحوم سابق تاجدار دکن نے پانچسو روپے ماہوار وظیفہ عطا فرمایا۔ اور اپنی استادی کا شرف بخش کر حضرت داغ مرحوم کی جگہ پر مامور کیا۔ اور جلیل القدر کے معزز خطاب سے سرفراز کیا۔ سنہ ۱۳۲۵ھ میں آپ کا پہلا دیوان تاج سخن شائع ہوا۔

آپ کا کلام زیادہ تر حضرت امیر مینائی کے رنگ میں جھلکتا ہے۔ اسی وجہ سے آپ کو جانشینی کا مرتبہ حاصل ہوا۔ زبان کے لحاظ سے آپ کے دیوان اردو لٹریچر کا بہترین کارنامہ ہیں۔ یہ سب خوبیاں حضرت امیر مینائی کی بافیض صحبت کا نتیجہ ہیں۔ حضرت جلیل ایک متین و سنجیدہ بزرگ ہیں اور مزاج میں وہی تہذیب تقدس موجود ہے جو آپ کے استاد مرحوم میں تھا۔

(ڈاکٹر سید محی الدین قادری زور صاحب کا بے حد ممنون ہوں کہ آپ نے استاذ السلطان حضرت جلیل مانکپوری مدظلہ کی بہترین تصویر مرحمت فرمائی۔)

تاج سخن ۶ر۔ جان سخن ۶ر۔ معراج سخن ۱۲ر۔ کلام جلیل ۱۲ر

ابو الاثر حفیظ جالندھری

آپ ۱۴ جنوری سنہ ۱۹۰۰ء کو پنجاب کے ایک قدیم شہر جالندھر میں پیدا ہوئے۔ ان کا خاندان قدیم چوہان سورج بنسی راجپوت خاندان کی ایک شاخ ہے۔ جو آج سے تقریباً دو سو سال پیشتر مسلمان ہو گئے تھے۔ حفیظ کی ابتدائی تعلیم جالندھر میں ہوئی۔ بچپن سے اردو زبان اور شاعری سے فطری مناسبت تھی۔ گیارہ سال کی عمر میں شعر کہنا شروع کیا۔ اور غزل تختۂ مشق تھی۔ ملک الشعراء مولانا غلام قادر گرامی جیسے فارسی کے مسلم الثبوت

استاد اور یگانۂ روزگار شاعر کے سامنے باقاعدہ زانوئے ادب تہ کیا۔

۱۹۲۵ء میں فرمانروائے خیرپور سندھ نے حفیظ کو تین سو روپے ماہوار مشاہرہ پر درباری شاعر کے طور پر یاد فرمایا مگر حفیظ کو یہ زندگی پسند نہ آئی نظم رقاصہ اسی زمانہ کی یادگار ہے۔ خیرپور سے مراجعت کے بعد حفیظ نے اپنا پہلا مجموعۂ کلام نغمہ زار شائع کیا۔ جو حفیظ کی شہرت کا باعث ہوا۔ اس کے بعد حفیظ نے شعر و سخن کے ذریعہ اسلام کی خدمت کرنے کا تہیہ کر لیا۔ اور "شاہنامۂ اسلام" کو نظم کرنا شروع کیا۔ اور اس کے بعد حفیظ خورد و کلاں کے محبوب شاعر بن گئے، شاید یہ نہ کہا جا سکے کہ حفیظ اپنے زمانہ کے بہترین شاعر ہیں لیکن اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ حفیظ اپنے زمانہ کے مقبول ترین شاعر ہیں۔ بڑے بڑے مشاعروں، قومی اور ملی اجتماعات میں حفیظ کا نام ساحر کی طرح لوگوں کو شرکت کے لئے آمادہ کرتے ہوئے دیکھا گیا ہے۔

۱۹۳۱ء میں شاہنامۂ اسلام کی دوسری جلد شائع ہوئی اور حفیظ کی شہرت کا آوازہ حکومت نے بھی سنا تو "خان صاحب" کا خطاب عطا فرمایا۔ اور اسی سال شاہنامۂ اسلام لکھنے کا اصلی انعام ملا یعنی حج و زیارت کی سعادت نصیب ہوئی۔ "میرا اسلام لے جا" کے عنوان سے جو نظم حفیظ نے مدحت ہوئی مدینہ والے کے نام لکھی تھی آج ہندوستان میں بچے بچے کی زبان پر ہے۔ شاہنامۂ اسلام کی اب تک صرف دو جلدیں شائع ہوئی ہیں افسوس کہ صحت کی خرابی کی وجہ سے تیسری جلد ابھی تک مکمل نہ ہو سکی۔ ڈاکٹروں کے مشورہ سے آپ آجکل لندن میں ہیں علاوہ اس کے شاہنامۂ اسلام کے لئے برٹش میوزیم اور انڈیا آفس کی لائبریریوں سے مواد فراہم کر رہے ہیں خدا فردوسی اسلام حفیظ جالندھری کو خوش و خرم رکھے۔

(آپ کے حالات جناب محمد شفیع صاحب نے لاہور سے بھیجے۔
متعدد خطوط کے بعد حفیظ صاحب نے "مصنفین اردو" کے لئے اپنی تازہ ترین تصویر لندن سے مرحمت فرمائی میں آپ کی اس ہمدردی کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔)

شاہنامۂ اسلام (جلد اول) اس میں ابتدائے آفرینش سے لے کر جنگ بدر تک ابتدا تک کے حالات نہایت آسان اور دل چسپ اردو میں بیان کئے گئے ہیں، عہد ابراہیم علیہ السلام اور بنی اسرائیل کے واقعات، بعثت رسول کریمؐ کے وقت دنیا کے حالات اس کتاب کے اہم عنوانات ہیں۔ ان کے علاوہ نبی نامہ اور سرورِ کائنات کے حضور میں تحیت بھرا اسلام نقان رسول کے لئے نوید حیات کا کام دیتا ہے، یہ کتاب مقبول ہوئی ہے قیمت تین روپے (ے۳)۔

شاہنامۂ اسلام (جلد دوم) اس حصہ میں جنگ بدر، غزوۂ سویق اور غزوۂ احد کے ابتدائی حالات نہایت شرح و بسط کے ساتھ آسان اردو نظم میں بیان کئے گئے ہیں۔ ہدیہ تین روپے (ے۳)۔

نغمہ زار جناب حفیظ کے کلام کا پہلا مجموعہ، اس کتاب نے اردو شاعری میں مفید اضافہ کیا ہے قیمت ۸؍

سوز و ساز جناب حفیظ کے کلام کا دوسرا مجموعہ نظمیں، گیت، پرکیف غزلیں، دلگداز مرثیے درج ہیں ۸؍

ہفت پیکر حفیظ کے سات طبع زاد افسانوں کا مجموعہ۔ یہ افسانے ہندوستانی دیہاتی تمدن و معاشرت کے زیر اثر لکھے گئے ہیں، قیمت سوا روپیہ (ے۱؍)

معیاری افسانے بہترین افسانوں کا مجموعہ قیمت ۱۲؍ سلام ۲؍ رقاصہ ۲؍ تصویر کشمیر ۴؍ ...

ساغر نظامی

ساغر نظامی سنہ ۱۹۰۵ء کو علی گڑھ میں پیدا ہوئے، اردو اور فارسی کی تعلیم گھر پر ہوئی۔ انگریزی کی تعلیم کالجیٹ اسکول علی گڑھ میں حاصل کی۔ سنہ ۱۹۲۳ء میں رسالہ "پیمانہ" اور سنہ ۱۹۲۹ء میں "مستقبل" کے ادارتی فرائض انجام دئے۔ سنہ ۱۹۳۳ء میں ترک وطن کرکے مظفر نگر میں اقامت اختیار کی۔ اور یہاں اپنا مجموعۂ کلام "بادۂ مشرق" مرتب کیا۔ جو سنہ ۱۹۳۵ء کے آغاز میں میرٹھ سے شائع ہوا۔ بادۂ مشرق اردو ادب میں ہر لحاظ سے حیرت انگیز کتاب ہے جو اپنے حسن ظاہری کے لحاظ سے موجودہ نظم کی کتابوں میں ناقابل مقابلہ ہے۔ جس میں تفکر، تاثر، تغزل، وجدان وکیف، قومیت و اسلامیت کی روح کارفرما ہے۔ اور پیغمبر اسلام کے علاوہ رام چندر جی، کرشن جی، مہاتما گوتم بدھ اور اکثر اسلامی و ہندوستانی قائدین پر ایسی نظمیں اس کتاب میں پائی جاتی ہیں جو اتحاد اقوام کا سبب بننے کی طاقت رکھتی ہیں۔ شباب، آزادی، مسرت اور زندگی کا ایک مواج سمندر بادۂ مشرق کے صفحات میں موجیں مارتا ہے۔ آپ ملاحظہ فرمائیں گے . . . . کہ شاعر نے اپنی اس کتاب سے ایشیا کی عظمت کو دوبالا کردیا ہے۔ بادۂ مشرق اردو شاعری میں زبان، خیال، اور اپنے پیغام کے لحاظ سے اولین کتاب ہے۔

بادۂ مشرق — ساغر نظامی کے کلام کا مجموعہ قیمت چار روپے (للعہ)۔

صبوحی — ہندوستان کے مشہور اور پختہ کار شاعر و ادیب ساغر نظامی کی چیدہ چیدہ اور منتخب غزلوں کا مجموعہ۔ قیمت (عہ)

سرود شباب — ساغر نظامی کی رباعیوں کا مجموعہ۔ قیمت ایک روپیہ عہ

دلہنوں کی کانفرنس۔ عہ۔ جادۂ مشرق زتازہ کلام کا مجموعہ) زیر طبع

کہکشاں — ساغر نظامی کے ۱۲ افسانوں کا مجموعہ جو بہترین ادب لطیف پیش کرتا ہے۔ قیمت ۸/۔

تہذیب کی سرگذشت — یہ طویل افسانہ ساغر نظامی کی ایک قدیم تصنیف ہے۔ واردات قلب اور انسانی فطرت کی نازک سے نازک تشریح اس افسانہ میں پائی جاتی ہے۔ قیمت عہ۔

مولانا ظفر علی خاں صاحب

مولانا ظفر علی خاں سنہ ۱۲۹۰ھ میں کوٹ میرٹھ میں پیدا ہوئے۔ سن پیدائش نام سے نکلتا ہے۔ کرم آباد تحصیل وزیر آباد (پنجاب) کے رہنے والے ہیں۔ آپ کے والد بڑے زمیندار تھے۔ مگر اس وقت کچھ مکانات اور تھوڑی سی زمین کے سوا باقی جائداد سیاسی سرگرمیوں کی نذر ہو چکی ہے۔ ابتدائی تعلیم آپ نے وزیر آباد اور پٹیالہ میں حاصل کی۔ پھر علی گڑھ کالج سے بی۔اے پاس کرکے بمبئی چلے گئے۔ اتفاق سے مولانا شبلی نعمانی بمبئی گئے ہوئے تھے۔ ان سے حیدرآباد کے حالات سنے اور وہیں چلے گئے۔ ان دنوں مرزا داغ مرحوم حیدرآباد میں بہت عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ اُن کے حلقۂ تلامذہ میں شامل ہوئے۔ اور اصلاح لیتے رہے۔ آپ نے اپنے والد کے انتقال کے بعد زمیندار نکالا جو لاہور سے روزانہ شائع ہوتا ہے۔ اس وقت سے مستقل شغل اخبار نویسی ہو گیا۔ آپ نے اس اخبار کو اتنا فروغ دیا کہ ہر طرف سے قبول عام کی سند ملی۔

مولانا ایک کامیاب ادیب ہیں، شعرگوئی ابتدائے سن تمیز سے شروع کی۔ آپ کی نظموں میں مذہبی اور سیاسی عنصر غالب ہے۔ ہنگامی نظمیں خوب لکھتے ہیں۔ آپ کے کلام کا ایک مجموعہ بہارستان کے نام سے شائع ہوا ہے۔ قوم و ملک کو فائدہ پہنچانے کی غرض سے آپ نے معاشرتی اصلاح کو مدنظر رکھتے ہوئے خود بھی مضامین لکھے اور کارآمد سمجھ کر مغربی مصنفین کے خیالات کو بھی اردو جامہ پہنایا۔ اس سلسلہ میں آپ کی تصنیف "معاشرت" قابل دید ہے۔

اردو میں ایسے باکمال صرف چند ہی پیدا ہوئے ہیں جو اردو نظم و نثر پر یکساں قدرت رکھتے ہوں۔

مولانا مسلّم قابلیت کے شاعر، انشا پرداز اور مصنف ہیں۔ زمیندار میں آپ کے مقالات ہمیشہ دلچسپی اور استفادہ کا مرکز بنے رہتے ہیں۔ آپ کی عمدہ تصویر باوجود انتہائی کوشش کے دستیاب نہ ہوسکی۔

شوکت علی خاں صاحب فانیؔ بدایونی

شوکت علی خاں نام، فانیؔ تخلص۔ پیدائش ۱۸۷۹ء۔ آپ کے آبا و اجداد کابل سے شاہ عالم کے زمانہ میں دہلی آئے۔

فانیؔ نے تیرہ سال کی عمر تک قدیم طریقہ پر عربی اور فارسی کی تعلیم پائی اس کے بعد انگریزی شروع کی ۱۹۰۱ء میں بریلی کالج سے بی۔ اے پاس کیا۔ ۱۹۰۸ء میں علی گڑھ سے ایل۔ ایل۔ بی کی ڈگری حاصل کی۔

شعرگوئی کا شوق فانیؔ کو گیارہ بارہ برس کی عمر سے تھا۔ سب سے پہلی غزل آپ نے ۱۸۹۰ء میں کہی اور بیس سال کی عمر میں پہلا دیوان مکمل کرلیا۔ لیکن وہ ضائع ہوگیا۔ ۱۹۲۶ء میں دوسرا دیوان "باقیات فانی" کے نام سے شائع ہوا جو دراصل آپ کے اصل رنگ کا مظہر اور آپ کی خصوصیات شاعری کا حامل ہے۔

فانیؔ کی زندگی مایوسیوں اور ناکامیوں کی داستان ہے۔ فانیؔ صاحب کے کلام میں حزن و ملال اس کثرت سے ہے کہ باقیات فانی کا مقدمہ لکھتے ہوئے پروفیسر رشید صدیقی نے ایک مقام پر لکھا ہے کہ فانی یاسیات کے امام ہیں۔

فانیؔ اردو کے بڑے سنجیدہ شاعر ہیں لیکن وہ اپنی سنجیدگی سے شعریت کو کوئی نقصان نہیں پہنچاتے۔ اپنے مخصوص انفرادی رنگ سے علیحدہ ہوکر ان کو غالب کی دشوار پسندی اور فلسفہ نگاری، انشا خصوصی۔ فارسی کے غیر مانوس محاورے ثقیل ترکیبیں اور عربی کے لغات بالکل ناپسند ہیں۔ بلکہ اس کے خلاف ان کے کلام میں اردو کے روزمرہ محاوروں کی چاشنی موجود ہے۔ مختصر یہ کہ فانیؔ گویا غالبؔ کے دماغ اور میرؔ کے دل کا مرقع ہیں۔ اور اس حیثیت سے دور جدید کے شعرا سے ممتاز اور نمایاں ہیں۔ "کلیات فانی" جس میں اردو اور فارسی کا کلام ہے انجمن ترقی اردو سے شائع ہونے والا ہے۔

منشی تلوک چند صاحب محروم

لالہ تلوک چند محروم بھگت رام دیال کے صاحبزادے ہیں ۱۸۸۷ء میں عیسیٰ خیل ضلع میانوالی میں پیدا ہوئے بزرگوں کا پیشہ کاشتکاری تھا۔ محروم کا بچپن دریائے سندھ کے کنارے پر گذرا ہے مناظر قدرت سے وابستگی اسی زمانہ کی یادگار ہے۔ منظر نگاری کے وقت محروم کا قلم مصور کے قلم سے کم نہیں بلکہ اور زیادہ تصویر کشی کا کام کرتا ہے۔

۱۹۰۸ء میں سنٹرل ٹریننگ کالج لاہور سے جے۔ اے۔ وی کا امتحان پاس کر کے مشن ہائی اسکول ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں ملازم ہوگئے۔ ۱۹۳۳ء میں کنٹونمنٹ بورڈ مڈل اسکول راولپنڈی کے ہیڈ ماسٹر ہوکر چلے گئے۔

نومبر ۱۹۱۸ء میں آپ کی اہلیہ محترمہ کی وفات ہوگئی جس پر آپ نے نہایت ہی غم انگیز نظمیں لکھیں، یہ نظمیں آپ کی بہترین نظموں میں سے ہیں غم و اندوہ کے جذبات محروم اس خوبی سے نظم کرتے ہیں کہ یاس و درد کی تصویر نظروں کے سامنے پھر جاتی ہے محروم کو شاعری کا شوق بچپن سے ہے، شروع ہی اردو میں اظہار خیال مشکل نظر آیا۔ لیکن آزاد مرحوم کی تصنیفات کے مطالعہ سے زبان پر جلا ہوگئی۔ محروم نے ہندوستان کے مشاہیر کے حالات بلا قید مذہب و ملت بیان کئے ہیں۔

محروم فطرتاً متشائم شاعر ہیں۔ وہ دل فزا مناظر فطرت سے پورے طور پر محظوظ ہوتے ہیں لیکن حوادث روزگار نے محروم کو مصائب آشنا کر دیا۔ ان ایام میں مصائب سے لبریز جذبات کو جب صفحۂ قرطاس پر منتقل کیا ہے تو آپ ہمہ تن مرقع رنج بن کر رہ گئے ہیں لیکن اس کے باوجود آہ و درد کو کہیں دخل نہیں۔ شاید اسی کیفیت سے لسان العصر اکبر مرحوم نے متاثر ہوکر محروم کو مندرجہ ذیل رباعی میں داد دی۔

ہے داد کا مستحق کلام محروم　　لفظوں کا جمال اور معانی کا ہجوم
ہے ان کا سخن سفینۂ دانش کا نمونہ　　ان کی نظموں کی ہو گی ملک میں دھوم

(شعراء پنجاب)

گنج معانی آپ کی مستقل تصنیف آپ کا مجموعہ کلام ہے، جو اس نام سے شائع ہوا ہے۔ اس میں مختلف عنوانات کے تحت میں ایک ہی طرح کی نظمیں یک جا جمع کر دی گئی ہیں، مناظر فطرت کا حصہ بہترین اور دلچسپ ہے۔ اس پر پنجاب گورنمنٹ نے ۲۰۰ روپے انعام دیا۔ قیمت حصہ اول عہ، حصہ دوم ۱۲ر حصہ سوم ۱۲ر

متفرق دواوین

(۱) منظومات حالی	صفحہ ۷ پر دیکھئے	(۱) منظومات کیفی دہلوی	صفحہ ۶۸ پر دیکھئے
(۲) 〃 آزاد	〃 ۳۴ 〃	(۲) دیوان بشیر	〃 ۹۹ 〃
(۳) 〃 شبلی	〃 ۳۹ 〃	(۳) مراۃ المثنوی	〃 ۶۰ 〃
(۴) 〃 نذیر احمد	〃 ۴۲ 〃	(۴) انتخاب دیوان شمس تبریز	〃 ۱۳۲ 〃
(۵) 〃 افکار سلیم	〃 ۶۷ 〃	(۵) منظومات ٹیگور (اردو ترجمہ)	〃 ۸۸/۱۳۶ 〃

اردو کے سو شعر

دور متقدمین (بہترین اشعار کا انتخاب) قیمت ۴ر
" متوسطین " " " " ۴ر
" متاخرین " " " " ۴ر
دور حاضرہ " " " " ۴ر

ضرب الامثال قیمت ۴ر

سو شعر کا سٹ

میر کے سو شعر قیمت ۴ر اکبر کے سو شعر قیمت ۴ر
درد " " " ۴ر اصغر " " " ۴ر
غالب " " " ۴ر فانی " " ۴ر
مومن " " " ۴ر جگر " " ۴ر
داغ " " " ۴ر حسرت " " ۴ر

جوش کے سو شعر ۴ر

خیام مشہور فلسفی شاعر حکیم عمر خیام کے سوانح، تصنیفات اور اس کے فلسفہ پر تبصرہ، فارسی رباعی کی تاریخ اور رباعیات خیام پر مفصل مباحث، ہماری زبان میں اس سے بہتر کتاب اب تک نہیں لکھی گئی۔ از سید سلیمان ندوی قیمت ہے

رباعیات خیام ایران کے شہرۂ آفاق حکیم فلسفی اور شاعر عمر خیام کی رباعیوں کی تشریح کی گئی ہے۔ شروع میں حکیم صاحب کی زندگی کے حالات ہیں، اور رباعیات پر تبصرہ ہے۔ مطبوعہ جرمنی قیمت ۱۲ر

مے دو آتشہ مرتبہ سید محمد علی بلگرامی۔ حکیم عمر خیام کی فارسی رباعیات کا انگریزی و اردو ترجمہ کا مجموعہ۔ انگریزی ترجمہ مسٹر براؤن فیلڈ کا ہے۔ اور اردو ترجمہ سید احمد حسن بلگرامی کا۔ حکیم عمر خیام اور شوکت صاحب کی تصاویر بھی ہیں۔ قیمت مجلد سوا روپیہ (عہ/)۔

رباعیات سرمد حضرت صوفی سرمد شہید کی رباعیات کا منظوم ترجمہ۔ قیمت بارہ آنہ (۱۲ر)۔

دیوان مجروح میر مہدی مجروح جو مرزا غالب کے ارشد تلامذہ میں سے تھے، یہ ان کے کلام کا مجموعہ ہے۔ مع سوانح عمری۔ قیمت عہ

انتخاب زرین ڈاکٹر سید راس مسعود کا مرتب کردہ اردو اشعار کا انتخاب قیمت ۱۲ر

کلام جوہر رئیس الاحرار مولانا محمد علی جوہر کے کلام کا مجموعہ۔ قیمت آٹھ آنہ (۸ر)۔

دیوان شیدا مسیح الملک حکیم اجمل خاں صاحب کے اردو اور فارسی کلام کا مجموعہ جو جرمنی میں چھپا ہے۔ قیمت قسم اول ۱۲ر قسم دوم ۸ر۔

تسخیر یاس سید محمد شرف الدین صاحب یاس ٹونکی کے ابتدائی کلام کا مجموعہ۔ قیمت ۵ر

انقلاب دہلی دلی کی بربادی پر اساتذۂ اردو کی نظموں کا اور ان کے نوحہ و ماتم کا وہ مجموعہ ہے کہ پڑھ کر دل بے قرار ہو جاتے ہیں اور دلی کی جانکنی کا سماں آنکھوں میں پھر جاتا ہے۔ ٹائیٹل پر شعرا کے فوٹو عہ

لمعات اختر مشہور فاضل ادیب و شاعر قاضی احمد میاں اختر جونا گڈھی کا مجموعہ کلام عموماً پسند کیا گیا ہے۔ قیمت چھ آنہ (۶ر)۔

سیپارۂ دل حضرت اختر جونا گڈھی کے کلام کا دوسرا مجموعہ۔ قیمت چھ آنہ ۶ر

ایوان تصور مسز سروجنی نائیڈو (بلبل ہند) کی انگریزی نظموں، غزلوں کا دل کش و آزادانہ ترجمہ۔ قیمت دو روپے (عہ)۔

شاخ نبات لطافت علی خاں طالب باغپتی کے کلام کا مجموعہ۔ ابھی شائع ہوا ہے۔ قیمت مجلد عہ

منتخبات کلام ہندی از ڈاکٹر جعفر حسن صاحب قیمت ڈھائی روپے (عہ)۔

نغمۂ روح نوجوان شاعر جناب اختر انصاری بی۔ اے (آنرز) کی غزلوں، قصیدوں اور قطعات کا دل کش مجموعہ مع تصویر۔ قیمت صرف بارہ آنہ (۱۲/)۔

روح جذبات حضرت اکبر حیدری کا مجموعۂ کلام طباعت وغیرہ نہایت عمدہ و دیدہ زیب، پنڈت برج موہن دتاتریہ کیفی دہلوی ایم۔ اے فرماتے ہیں کہ "مقدمۂ شعر و شاعری" مولانا حالی مرحوم کا وہ خواب تھا جو (۴۰) سال تک تشنۂ تعبیر رہا۔ "روح جذبات" اس خواب کی تعبیر ہے۔ مکمل اور غیر فانی۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)۔

حدیث ادب جناب احسان بن دانش ادب شاعری کی دنیا میں غیر معروف نہیں ہیں حدیث ادب ان ہی کی وجد آفریں غزلیات کا مجموعہ ہے قیمت ۱۲/

درد زندگی یہ حضرت احسان بن دانش کی ان نظموں کا مجموعہ ہے جن میں سے اکثر اردو رسائل میں چھپ کر قبولیت عام حاصل کر چکی ہیں۔ ضخامت (۲۳۶) صفحے، قیمت دو روپے (عما)۔

نقش ارژنگ جلال الدین اکبر صاحب کی نظمیں رنگین اور شیریں ۱۲/

نغمۂ زندگی نشتر جالندھری صاحب کا نادر کلام جوش بندش اور ندرت خیال بے لاجواب قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ)۔

پیام جاوید مرزا عسکری علی خاں مجازی لکھنوی کی نظموں اور ان کے بعض غیر معمولی خیالات کا دل کش مجموعہ۔ طباعت عمدہ قیمت عہ/۔

بصائر مولانا آسی لکھنوی کی جدید حکیمانہ شاعری کا مجموعہ۔ حکمائے یونان کے اقوال وغیرہ کے منظوم تراجم، قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)۔

بزم مشاعرہ اورنگ آباد دکن کے ایک غیر معمولی شاندار مشاعرے کی روداد اور مجموعۂ کلام شعراء جو شریک مشاعرہ تھے، میر مشاعرہ مہاراجہ بہادر یمین السلطنت بالقابہ سرکار عالی دکن تھے۔ قیمت آٹھ آنہ (۸/)۔

نظم ہاشمی مولانا سید ہاشمی فرید آبادی اسسٹنٹ ہوم سکرٹری حیدرآباد دکن کی تین غیر معمولی اور بلند پایہ نظموں کا خوبصورت مجموعہ قیمت ۴/

جمالیاتی شاعری مولانا سعید انصاری ندوی کی تصانیف نثر چھتائی صدی کر برابر شائع ہو رہی ہیں۔ مگر اشعار اب تک چھپتے رہے، یہ اشعار مولوی اصغر حسین صاحب اصغر گونڈوی نے انتخاب کئے قیمت ۴/

شمع سخن پروفیسر نواب علی صاحب ایم۔ اے مصنف "تذکرۃ المصطفےٰ" و "سیرۃ رسول اللہ" کی نظموں اور غزلوں کا مجموعہ۔ قیمت دس آنہ (۱۰/)۔

جام صہبائی جناب اثر صہبائی کی رباعیات و قطعات کا مجموعہ۔ قیمت ۸/

جام طہور خواجہ عبد السمیع پال اثر صہبائی کی رباعیات و قطعات کا مجموعہ قیمت عہ۔

مجموعۂ غزلیات غزل گو اساتذۂ اردو کے حالات ہر دور کی خصوصیات اور ہر استاد کی منتخب غزلیات۔ حصہ اول ۸/ دوم ۱۰/ سوم ۱۰/۔

روح نظم حصہ اول، مولانا تاجور نجیب آبادی اور پنڈت میلا رام وفا نے اردو شاعری کا انتخاب کیا ہے۔ یہ انتخاب شاعری کی تمام اصناف پر حاوی ہے۔ اس انتخاب میں دونوں حضرات نے صحیح معنوں میں خوش ذوقی کا ثبوت دیا ہے، اردو شعراء پر ایک اجمالی تبصرہ بھی کیا گیا ہے۔ قیمت حصہ اول عہ حصہ دوم عہ

عشق و محبت اساتذۂ قدیم و جدید تقریباً تمام شعرائے اردو کے اشعار کا بسیط مجموعہ دل کش جس میں عشق و محبت کے لطیف جذبات کی ترجمانی کی گئی ہے قیمت دو روپے (عما)۔

ملنے کا پتہ۔ جامعہ پبلشنگ ہاؤس "کتاب گھر" اردو بازار جامع مسجد۔ دہلی

مغز نغز عارف کامل مولانا رومی علیہ الرحمۃ کی مثنوی شریف کا عطر۔ شروع میں مولانا کا مستند تذکرہ اور تبصرہ کلام۔ از مولانا الحاج ابوبکر محمد شیث صاحب جونپوری پروفیسر مسلم یونیورسٹی۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)۔

جواہر سخن اردو شعرا کے کلام کا انتخاب جسے مولوی محمد مبین کیفی چڑیاکوٹی نے مرتب کیا اور جس پر مولوی سید مسعود حسن صاحب رضوی ادیب ایم اے نے نظر ثانی کی۔ قیمت جلد اول المعہ۔ جلد دوم للعہ۔

دیوان شوق شیخ احمد علی شوق قدوائی لکھنوی کا کلام ہے۔ جو ان کی وفات کے بعد نہایت خوبی سے چھاپا گیا ہے۔ قیمت دو روپے (عما)

حقیقت علمی شاعری از حضرت نصیر الدین حسین بیرسٹر۔ اس عجیب وغریب مثنوی میں شاعر نے شاعری کی حقیقت، مختلف ملکوں میں اس کے اثرات، تاریخ اور مختلف قوموں کے شاعروں کی خصوصیات دکھائی ہیں۔ پھر تفصیل کے ساتھ اردو شاعری پر تبصرہ کیا ہے۔ مثنوی کو پڑھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ مولف کی نظر اردو شعرا کے کلام و خصوصیات پر کتنی عمیق ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)۔

حضرت امجد کی شاعری مشہور صوفی شاعر حضرت امجد حیدرآبادی کے وجد آفریں و معارف آگیں کلام پر دلچسپ تبصرہ اور دلکش انتخاب کلام از نصیر الدین ہاشمی صاحب۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)۔

ہندی شاعری ہندی شاعری پر ایک تفصیلی و سیر حاصل تبصرہ اور دلچسپ نمونے از جناب ڈاکٹر اعظم کریوی۔ قیمت مجلد عہ۔

نکات شاعری یہ کتاب فن شعر پر لکھی گئی ہے طلبا اور مبتدی حضرات کے لئے اچھی چیز ہے۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)۔

نغمۂ نور حضرت بہزاد لکھنوی کا مجموعۂ کلام جو ابھی شائع ہوا ہے۔ خوبصورت سرورق قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)۔

نغمۂ حرم اختر شیرانی کی وجد آفریں نظموں کا مجموعہ۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)۔

آہنگ رزم وفا رانبالوی کی جنگی نظموں اور ترانوں کا مجموعہ۔ قیمت آٹھ آنہ (۸؍)۔

نقش دوام سر عبدالحمید عدم کی شعلہ آفریں وروان خیز نظموں کا مجموعہ۔ قیمت مجلد عہ۔

آہنگ از اسرار الحق مجاز بی۔ اے (علیگ) مجاز کی نظموں کا مجموعہ جس میں جوانی کی سرمستی محبت کی حرارت، زمانے کی تلخیاں اور انقلاب کی پکار سب کچھ موجود ہے، مجاز اس دور کے نئے انقلابی ادب پیدا کرنے والے حلقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ مجاز کی آواز کئی نہیں ہے۔ بلکہ وہ تو انسانیت کی بازگشت ہے قیمت عہ

باغی جاذب دہلوی کی عہد آفریں نظموں کا مجموعہ۔ سرمایہ داری۔ سماج، سنسار اور ان کے تمام مفروضہ معتقدات کے خلاف اعلان بغاوت۔

مذہب، انسانیت، سیاسیات حاضرہ اور ماحول کے قابل اعتراض پہلوؤں پر سیر حاصل محاکمہ۔

قوم وملت کے ناسور۔ علما سو اور اہل ثروت کے خلاف پرجوش احتجاج۔ تمدن کی مصنوعی رسمیات اور سیاسیات ہند کے تمام فریب کارانہ تصورات کے خلاف ایک ایسی پکار آپ "باغی" میں پائیں گے۔ گویا آپ کے ہی دل کی صدائے بازگشت ہے۔ قیمت عہ۔

جنگ نامہ اسلام یعنی غزوات عہد نبوت کی منظوم تاریخ از قلم فردوسی ملت ملک منظور حسین منظور۔ قیمت ایک روپیہ۔ (عہ)۔

رباعیات جذب — راگھوبند رراؤ جذب کی رباعیوں کا مجموعہ۔ قیمت مجلد صرف ایک روپیہ (عہ) مولوی احسن مارہروی لیکچرار مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کی رائے: "جذب صاحب کی رباعیاں تخلص کے اعتبار سے جذباتی رباعیاں ہیں۔ موزوں اور مناسب الفاظ میں بہترین مضامین اور دل نشین معانی بیان کئے گئے ہیں۔ اردو زبان ایسی خدمات کی مستحق ہے۔ پیرایۂ بیان اور سادگی زبان قابل تعریف ہے۔"

نوائے حرم — یہ کتاب محترمہ ح۔ ب صاحبہ کے شاعرانہ کلام کا مجموعہ ہے جن کی نظم و نثر ملک کے ہر گوشہ سے خراج تحسین وصول کر چکی ہے۔ اور اب اردو کو ناز ہے کہ اس نے ایک ایسی باکمال شاعرہ پیدا کی۔ قیمت عہ

رباعیات ماہر — خاں صاحب حکیم محمود علی خاں ماہر کی بے مثل رباعیوں کا مجموعہ چھوٹی تقطیع۔ قیمت مجلد صرف ایک روپیہ (عہ)۔

آیات وجدانی — (یعنی دیوان مرزا یگانہ چنگیزی) مرزا یگانہ کی شاعری میں جو چیز سب سے پہلے دل پر اثر کرتی ہے وہ زور کلام ہے۔ یگانہ کا کلام صفائی اور بے باکی کے اعتبار سے آتش کے کلام کا اکثر دوآتشہ معلوم ہوتا ہے۔ قیمت مجلد عہ

ترانہ — یعنی مرزا یاس یگانہ چنگیزی لکھنوی کی رباعیات کا مجموعہ۔ قیمت مجلد سوا روپیہ (عہ)۔

جذبات بسمل — حضرت بسمل الہ آبادی کا بہترین کلام متعدد تصویریں جن سے اشعار کی کیفیت بڑھ جاتی ہے۔ قیمت چار روپے (للعہ)

پیام روح — حامد اللہ افسر میرٹھی کے کلام کا مجموعہ۔ قیمت تین روپے (سے)۔

دیوان حسن سنجری — حضرت حسن سنجری کا فارسی کلام جو ہندوستان کے مشہور

علم دوست مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر کی نگرانی میں شائع ہوا۔ قیمت سات روپے (سعہ)۔

معارف جمیل — مجموعہ کلام حضرت آزاد انصاری شاگرد خاص مولانا حالی مرحوم قیمت۔ ایک روپیہ (عہ)۔

حسن کے دو رخ — یعنی غارت گر اور حسن دل نواز از نتیجۂ فکر حضرت حکیم آزاد انصاری سہارنپوری۔ قیمت چار آنہ (۴ر)۔

مثنوی قطب مشتری — یہ مثنوی وجہی مصنف سب رس کی تصنیف ہے، یہ ۱۰۱۸ھ کی تصنیف ہے اور قدیم دکنی اردو کا بہت اچھا نمونہ ہے۔ مرتبہ مولوی عبدالحق صاحب قیمت مجلد عہ غیر مجلد عہ۔

خونابۂ دل — حضرت ندرت میرٹھی کے کلام کا بیش بہا مجموعہ۔ قیمت مجلد دو روپے (عگ)۔

ادب و حکمت — ہندوستان کے مایۂ ناز ادیب و شاعر خانصاحب حکیم محمود علی خاں صاحب ماہر اکبر آبادی کی حیات پرور اور وجد آفریں نظموں اور غزلوں کا مجموعہ۔ قیمت دو روپے (عگ)

ٹیگور اور ان کی شاعری	عہ	کلام ٹیگور	عگ
نعت محسن کاکوروی	عہ	مثنوی گلزار نسیم	۸ر
دیوان گرامی	عگ	رباعیات گرامی	عگ

فارسی

قصائد ظہیر فاریابی مع مقدمہ حافظ جلال الدین احمد قیمت				عہ
قصائد خاقانی	”	”	”	عہ
قصائد قاآنی	”	”	”	عہ
قصائد عرفی	”	”	”	۵ر

ڈرامے

ڈرامے کی ابتدا نقالی سے ہوتی ہے۔ اور نقالی فطرت انسانی میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ ہم روزمرہ دیکھتے ہیں کہ بچہ پیدا ہوتے ہی نقالی شروع کر دیتا ہے۔ بات چیت۔ چال ڈھال، غرض ہر چیز میں وہ اپنے بڑوں کی نقل کرتا ہے۔ چھوٹے بچوں کا کھیل کود کیا ہے؟ ڈرامے کی بیش مشقی جس قدر ہے جس قدر اصنام پرستی کا رواج تھا اس نے ڈراما کی ترقی میں اتنا ہی زیادہ حصہ لیا۔ سب سے زیادہ دل چسپ دیومالا ہندوؤں اور یونانیوں کی تھی۔ پجاری طرح طرح کے سوانگ بھر کر دیویوں اور دیوتاؤں کو خوش کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ یونان کا سب سے پہلا ڈرامہ نگار ÆSCHYLUS ہے ہندوستان کے بدھ مت کے زمانے میں ڈراما کو عروج حاصل ہوا۔ اور اس کے زوال کے بعد بھی ڈراما مذہبی حیثیت سے قائم رہا۔

اردو ڈرامے کی ابتدا سنسکرت اور ہندی ناٹکوں کے ترجموں سے ہوئی ہے۔ مسلمانوں کی آمد کے بعد کچھ ڈرامے درباروں میں پیش کرنے کے لئے مرتب کئے گئے۔ جو مخلوط پراکرت اور فارسی میں تھے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس قسم کا ایک تماشا نواز نامی ایک شخص نے فرخ سیر کے لئے تیار کیا تھا جس کا سنہ تالیف ۱۱۲۴ھ سے ۱۱۳۱ھ تک قرار دیا جا سکتا ہے۔ نواز کا یہ ڈراما کالی داس کے مشہور ناٹک کا ہندی ترجمہ تھا جس کا کاظم علی جوان نے ڈاکٹر گلکرسٹ کے ایما سے ۱۸۰۱ء میں ترجمہ کیا۔ جو فورٹ ولیم کالج کی طرف سے ۱۸۰۲ء میں شائع ہوا۔ اور یہی حقیقتاً اردو کا سب سے پہلا ڈراما کہا جا سکتا ہے۔ اردو کے ابتدائی ڈراموں میں امانت کی اندر سبھا کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ جو ہندو دیومالا اور اسلامی روایات کو متحدہ طور پر پیش کرتا ہے۔

ابتدائی ڈرامے زیادہ تر اسٹیج کے لئے لکھے گئے۔ رونق بنارسی کا نام اس قسم کے ڈراما لکھنے والوں کی فہرست میں ہے۔ اس اسکول کی آخری اور شاندار یادگار آغا حشر کاشمیری کے ڈرامے ہیں۔

ڈراما نویسی کا جدید اسکول آزاد (مولانا محمد حسین) کے ڈرامہ اکبر سے شروع ہوتا ہے۔ اس صنف ادب کو سنوارنے میں مولوی عبد الماجد۔ ڈاکٹر عابد حسین۔ ظفر علی خاں۔ حکیم احمد شجاع نے کافی حصہ لیا۔ طرز جدید کے لکھنے والوں میں اشتیاق حسین قریشی۔ تاج۔ فضل الرحمٰن۔ عبد الغفار۔ سہولی وغیرہ پیش پیش ہیں۔

شکسپیر کو ہندوستانی اسٹیج پر سب سے پہلے احسن لکھنوی نے پیش کیا۔ اور انہیں سے مغربی ڈراموں کے ترجمے کا رواج شروع ہوتا ہے۔ مرزا الٰہی محمد عمر و نا جان نے سب سے زیادہ تراجم پیش کئے ہیں۔ شاہد احمد۔ انصار ناصری۔ فضل حق قریشی۔ جلیل قدوائی۔ سالک بٹالوی وغیرہم نے بھی کامیاب ترجمے کئے ہیں۔ سجاد حیدر یلدرم نے ترکی ڈراموں کے ترجموں سے اردو ادب کو رونق بخشی ہے۔ غرض کہ اردو ادب میں نوجوان تعلیم یافتہ حضرات کے ہاتھوں ڈرامے کا مستقبل بہت شاندار نظر آتا ہے۔

آغا حشر کاشمیری

آپ کا پورا نام آغا محمد شاہ حشر کاشمیری اور آبائی وطن کشمیر تھا، امرتسر میں پیدا ہوئے۔ آپ کی ڈرامہ نویسی کی ابتدا بمبئی میں ہوئی۔ شروع میں انہوں نے بہت سے ڈرامے نیو الفریڈ کمپنی کے لئے تصنیف و ترجمہ کئے، اس کے بعد اپنی ذاتی کمپنی "شکسپیر تھیٹریکل کمپنی" قائم کی جو چل نہ سکی۔ اپنی کمپنی کے بند ہو جانے کے بعد حشر کلکتہ میں میڈن کے یہاں فلم ایکٹر ہو گئے، اردو میں ایک خاص رنگ کے ڈرامے لکھے جو مارلو کے ڈراموں سے زیادہ ملتے جلتے ہیں۔ وہ اپنے کیرکٹروں میں وفور جذبات دکھلاتے ہیں۔ ان کا عشق بہت گہرا اور ان کے جذبات بہت عمیق ہیں۔ وہ نظم اور نثر دونوں کے استاد ہیں اور ان کا انداز بیان اس جگہ خوب معلوم ہوتا ہے جبکہ وہ کیرکٹروں سے جو ایک دوسرے کی ضد ہوتے ہیں آپس میں مکالمہ کراتے ہیں۔ مکالمہ پیش کرنے میں کمال حاصل تھا۔

آپ لاہور میں بیمار ہو گئے۔ آخرکار ۲۸ راپریل ۱۹۳۵ء کو اس دنیائے فانی سے رخصت ہوئے۔

آغا حشر ایک فاضل ادیب۔ نیک خیال شاعر۔ باا ثر مقرر اور مایۂ ناز تمثیل نگار تھے۔

شکریہ یورپ ۳ر۔ موج زمزم ۳ر۔ سفید خون ۴ر۔ خوبصورت بلا ۶ر۔ صید ہوس ۴ر

اشتیاق حسین صاحب قریشی

اشتیاق حسین صاحب قریشی ایم۔ اے سینٹ اسٹیفن کالج دہلی میں پروفیسر ہیں۔ اردو ڈرامہ کا سنجیدہ مذاق رکھتے ہیں۔ آپ صرف ڈرامہ لکھتے ہیں۔ اور فن ڈرامہ کی اصلاح کی آپ نے بہت کوشش کی ہے۔ اردو میں مختصر ڈرامے رائج کرنا آپ کا مطمح نظر ہے۔ اس وقت تک تقریباً نصف درجن ڈرامے آپ کے قلم سے نکل چکے ہیں۔

آپ کے ڈراموں کا موضوع عموماً اصلاح معاشرت ہوتا ہے۔

علم اسود۔ گناہ کی دیوار۔ نقش آخر۔ نیم شب وغیرہ وغیرہ آپ کے مشہور ڈرامے ہیں اور خوب ہیں۔ آپ کے اکثر ڈرامے اسٹیفن کالج دہلی کے ڈرامیٹک کلب کی طرف سے اسٹیج بھی کئے جا چکے ہیں۔

ہوگی۔ قیمت آٹھ آنہ (۸/) - اور عمر رسیدہ شوہر کے متعلق۔ نہایت دلچسپ -

ہمزاد | قریشی صاحب کا ایک مزاحیہ ڈراما۔ کم عمر بیوی ... قیمت چھ آنہ (۶/) -

سیّد امتیاز علی صاحب تاج

تہذیب نسواں اور پھول کے مشہور ایڈیٹر اور اردو کے زبردست ادیب شمس العلما مولوی ممتاز علی مرحوم کے فرزند اور خود بھی ایک زبردست ادیب مترجم اور ڈراما نویس ہیں۔ موجودہ مصنفین کے نوجوان طبقہ میں ایک خاص امتیاز رکھتے ہیں تصنیف و تالیف کا بہت اچھا ملکہ اور سلیقہ ہے۔ بہت اچھے لکھنے والوں کی پہلی صف میں پہنچ گئے۔

تاج کے تراجم میں سلاست روانی اور پختگی پائی جاتی ہے۔ تاج کا شاہکار "انارکلی" ہے۔ جو اردو ادب کے چوٹی کے ڈراموں میں سے ہے۔ اب تک اس کے کئی ایڈیشن نکل چکے ہیں۔

(افسوس باوجود انتہائی کوشش کے آپ کے حالات اور عمدہ تصویر دستیاب نہ ہو سکی) -

انارکلی | اردو کے مایۂ ناز و خوش فکر ادیب سید امتیاز علی صاحب تاج کا وہ مشہور ڈراما جس پر اردو زبان کو فخر و ناز کرنا چاہیئے۔ اردو میں اس سے بہتر ڈراما نہیں لکھا گیا۔ اکبر اعظم کے عظیم المرتبت فرزند شہزادہ سلیم کی دل دوز ٹریجڈی اور اس کی ایک دل ربا کنیز کا حسرتناک انجام نیز مغلیہ کی عام معاشرت اور تمدن کی ہو بہو تصویریں۔ اور بول چال۔ وغیرہ۔ طباعت وغیرہ اعلیٰ۔ قیمت عہ/ ۱۲

چچا چھکن - مزاحیہ۔ قیمت عہ/

بھارت سپوت | مہاتما گاندھی کے حالات۔ قیمت بارہ آنہ (۱۲/) -

ہیبتناک افسانے | موسیو لیول کے بلند پایہ شاہکار کے تراجم۔ اس بہا مترجم نے حتی الوسع کوشش کی ہے کہ مصنف کی تمام خصوصیات ترجمہ میں باقی رہیں۔ مجلد عہ/

لیلیٰ | یا محاصرۂ غرناطہ۔ لارڈ لٹن کا معرکۃ الآرا ناول۔ اسپانیہ میں اسلامی تہذیب و تمدن کی آخری جھلک۔ ایک یہودی کی لڑکی کی داستان عشق۔ قیمت عہ/

اردو میں ڈرامہ نگاری | سید بادشاہ حسین صاحب نے اردو میں ڈرامہ نگاری کے نام سے ایک کتاب شائع کی ہے جس میں ڈراما کی قسمیں۔ اردو ڈراما کی پیدائش۔ شیکسپیئر کے ترجمے وغیرہ اس کتاب کا ہر باب اس لائق ہے کہ اس کا مطالعہ غور سے کیا جائے۔ قیمت دو روپے (۲/) -

فاؤسٹ | گوئٹے کے مشہور ڈرامے کا اردو ترجمہ۔ از شاہد احمد صاحب ایڈیٹر "ساقی"۔ قیمت صرف سوا روپیہ عہ/

انجام | انسان کی خود غرضی کا ایک نمونہ اور چھوٹی ...

شیکسپیئر کے ڈرامے (مترجمہ عنایت اللہ صفحہ ۴۲ پر ملاحظہ فرمایئے)

مجنوں گورکھپوری کے ڈرامے	۱۳۱	" " "
سدرشن کے ڈرامے	صفحہ ۱۲۶	" "
پریم چند " "	صفحہ ۱۷	" "
سجاد حیدر یلدرم کے ڈرامے	صفحہ ۱۲۵	" "
سید عابد حسین " "	صفحہ ۵۸	" "
کیفی دہلوی " "	صفحہ ۶۸	" "
آزاد دہلوی " "	صفحہ ۳۴	" "
عبدالحلیم شرر " "	صفحہ ۹۱	" "
عبدالماجد " "	صفحہ ۲۲۳	" "

کی پردہ دری۔ از محمد مجیب بی۔ اے آکسن قیمت عہ۔

کھیتی از پروفیسر محمد مجیب بی۔ اے آکسن۔ مذہب و اخلاق ہمیں کس راستہ پر چلانا چاہتے ہیں۔ زمانے کی مصلحتوں اور قومی ضروریات پر گہری نظر۔ یہ ڈراما مسلمانوں کی موجودہ حالت کو دیکھ کر لکھا گیا ہے جو ان کی ذہنی اور قومی رہنمائی کے لئے ایک کامیاب وسیلہ ہے۔ قیمت ۱۲

عیش دوست مصنفہ پروفیسر خادم محی الدین اس ڈرامہ میں مسئلہ ازدواج اور خاص کر لڑکیوں کی شادی طے کرنے وقت کیا اصولوں سے بحث کی گئی ہے۔ قیمت دس آنہ (۱۰/)۔

بیکار گالزوری کا ایک ڈرامہ مترجمہ باری۔ بیکار داستان ہے۔ سرمایہ اور محنت کے تصادم کی ایک مرقع ہے۔ معاشرتی حقائق کا ایک آئینہ ہے عصر حاضر کی ظالمانہ نظام معاشرت کی تباہ کاریوں کا۔ قیمت بارہ آنہ (۱۲/)۔

بگڑے دل فرانس کے مشہور ڈراما نویس مولیئر کی کومیڈی "مس انتھروپ" کا ترجمہ جو نور الٰہی محمد عمر صاحبان نے بڑی خوبی سے مشرقی لباس میں پیش کیا ہے۔ نہایت دلچسپ قیمت ۸/

تین ٹوپیاں جناب محمد عمر نور الٰہی صاحبان کی ایک کامیڈی تین ایکٹ میں ایک مزاحیہ [illegible]۔ قیمت آٹھ آنہ (۸/)۔

تسخیر فرانس شیکسپیر کے مشہور رزمیہ ڈرامے ہنری دی ففتھ کا اردو ترجمہ قیمت آٹھ آنہ (۸/)۔

قزاق جرمنی کے مایہ ناز فلسفی شاعر اور ڈرامہ نگار شلر کی ایک دل آویز تصنیف [illegible] کا ترجمہ۔ نہایت ناگزیر تصرفات کے ساتھ از جناب محمد عمر نور الٰہی صاحبان قیمت صرف آٹھ آنہ (۸/)۔

چند ڈرامے نہایت دلچسپ اور مختصر ڈرامے۔ قیمت آٹھ آنہ (۸/)۔

ظفر کی موت مارس میٹرلنگ بلجیم کا ایک مشہور ڈرامہ نویس تھا۔ یہ اس کے ڈرامے کا اردو ترجمہ ہے۔ قیمت چار آنہ (۴/)۔

ارنسٹ از اسکر وائلڈ۔ مترجمہ تمکین کاظمی و سعیدی۔ ایک بلند پایہ و جدید ڈرامہ قیمت ایک روپیہ (عہ)۔

بلخ کی شہزادی از محمد احمد صاحب صدیقی۔ یہ جدید رنگ کا ایک عمدہ ڈراما ہے۔ قیمت بارہ آنہ (۱۲/)۔

بیچارہ سید سجاد ظہیر صاحب بی۔ اے (آکسن) بیرسٹر ایٹ لا کا بہترین ڈراما۔ قیمت چار آنہ ۴/

جہل مرکب مترجمہ انیس احمد۔ انگریزی ڈرامے کا ترجمہ قیمت ۴/

حشرات الارض از محمد فضل الرحمن۔ یہ جدید طرز کا چار ایکٹ میں ایک بہترین ڈراما ہے۔ قیمت سوا روپیہ [illegible]۔

نئی روشنی از محمد فضل الرحمن۔ نہایت لطیف مزاحیہ ڈراما۔ قیمت [illegible]

ایک معمولی سی عورت مشہور و معروف انگریزی ادیب آسکر وائلڈ کے ایک غیر معمولی ڈرامے کا ترجمہ۔ از صغیر احمد جان صاحب ایم۔ اے۔ لیکچرار کمرشل کالج دہلی۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)۔

سالومی آسکر وائلڈ کا یہ مشہور ڈراما ہے جس کا دنیا میں تقریباً ہر زبان میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ اردو ترجمہ از انصار ناصر دہلوی۔ قیمت آٹھ آنہ (۸/)۔

ناٹک کتھا ہند قدیم کی آٹھ مشہور کہانیاں نہایت دل چسپ اور سبق آموز۔ قیمت ۸ر

ہوش کے ناخن از سید حسن و مخدوم محی الدین صاحب۔ اس ڈرامہ میں حیدرآباد دکن کی سماجی زندگی کے بعض مخصوص پہلوؤں کو نہایت لطیف پیرایہ میں پیش کیا گیا ہے قیمت ۱۰ر

دو ڈرامے مشہور روسی ادیب چیخوف کے دو لطیف ڈراموں کا سلیس ترجمہ ۸ر

وی را مشہور انگریزی ادیب آسکر وائلڈ کی تصنیف کا ترجمہ زاریت کے ظلم و جور کا مرقع قیمت مجلد نو آنہ (۹ر)۔

وکرم اروسی کالی داس کے ایک ناٹک کا ترجمہ از مولوی عزیز مرزا مرحوم مقدمہ میں ہندی ڈرامالوسی پر ایک مفصل اور مفید بحث قیمت عہ

شکنتلا یہ کالی داس کی وہ لافانی تصنیف ہے۔ اس کا ترجمہ دنیا کی تمام شائستہ زبانوں میں ہو چکا ہے۔ اب پہلی بار براہ راست سنسکرت سے سید اختر حسین رائے پوری نے اردو میں ترجمہ کیا ہے قیمت غیر مجلد عہ ر۔

اُما بنگالی زبان کے ایک مشہور اور بہت غیر معمولی ڈرامے کا ترجمہ۔ قیمت چھ آنہ (۶ر)۔

مونا وانا بلجیم کے مشہور ادیب و مصنف مارس میٹرلنک کے ڈرامے کا ترجمہ از جلیل قدوائی صاحب ایم۔ اے طباعت و کتابت عمدہ مع انڈویر قیمت عمہ۔

ناتن مشہور جرمن ادیب لیسنگ کے ڈرامہ کا نعیم الرحمن صاحب نے ہندوستانی اکیڈمی کے لئے ترجمہ کیا قیمت ڈھائی روپے (۲؎)۔

فریب عمل جان گالزوردی کے انگریزی ڈرامے اسکن گیم کا اردو ترجمہ از منشی جگت موہن لال رواں ایم۔ اے ایل۔ ایل۔ بی قیمت عکار

نجمہ نوری ناصحانہ متحقق ایک دل دوز ڈراما۔ قیمت بارہ آنہ (۱۲ر)۔

شعور دیہات سدھار کی غرض سے یہ ڈراما بڑی خوبی سے لکھا گیا ہے، عام ضرورت اور حفظان صحت کے اصولوں پر چلنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ از چودھری عبدالحق صاحب قیمت صرف ۶ر

پردہ از فضل الرحمن صاحب۔ موجودہ پردہ کے متعلق افراط و تفریط سے پاک ایک اصلاحی ڈرامہ۔ قیمت عہ ر۔

ضمیر یہ نہایت دل چسپ اور بصیرت افروز ڈرامہ جس میں ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ ہندوستانی طالب علم کے واردات سفر یورپ عمدہ پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں قیمت بارہ آنہ (۱۲ر)۔

تریا ہٹ اور دو ڈرامے مرتبہ آغا محمد اشرف صاحب، ڈون اسکول ڈیرہ دون۔ قیمت دو آنے (۲ر)۔

ریڈیو ڈرامے مصنفہ فضل حق قریشی دہلوی۔ قیمت عہ۔

روح سیاست مترجمہ نور الٰہی محمد عمر۔ فرانس کے مشہور ڈراما نویس مولیر کی بہترین تصنیف "بخیل" کا اردو ترجمہ۔ قیمت ۱۰ر

پیلی یاس اور میلی ساند مارس میٹرلنک کے مشہور ڈراما کا اردو ترجمہ۔ مترجمہ تمنائی۔ قیمت بارہ آنہ (۱۲ر)

جولیس سیزر تفضل حسین صاحب نے شیکسپیئر کے مشہور آفاق ڈرامے کا ترجمہ کیا ہے۔ قیمت دو روپے عار

پہرہ از فضل الرحمن صاحب۔ اصلاحی ڈرامہ قیمت عہ ر

ملنے کا پتہ۔ حالی پبلشنگ ہاؤس کتاب گھر اردو بازار جامع مسجد۔ دہلی

مفسّرین
مولانا ابوالکلام آزاد
مولوی عبدالحق حقانی
مولوی فتح محمد جالندھری
ڈرامہ نگار
آغا حشر کاشمیری
اشتیاق حسین قریشی
سید امتیاز علی تاج
مؤرّخین
مولوی ذکاء اللہ
مولانا اسلم جیراجپوری
سید ہاشمی فرید آبادی
مفسرین مؤرخین
حالی پبلشنگ ہاؤس کتاب گھر دہلی
مرتبہ سید زوار حسین
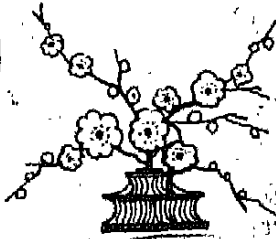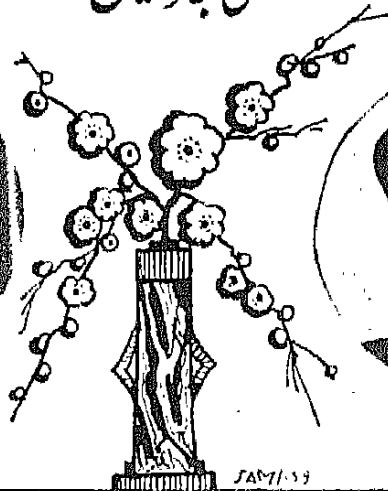
مزاحیہ نگار — حالی پبلشنگ ہاؤس کتاب گھر دہلی — مرتبہ سیّد زوّار حسین

ظرافت

اردو نثر میں باقاعدہ ظرافت نگاری کا آغاز اودھ پنچ سے شروع ہوتا ہے منشی سجاد حسین اس کے ایڈیٹر تھے۔ رتن ناتھ سرشار۔ محمود بیگ ستم ظریف۔ نواب آزاد اس دور کے بہترین لکھنے والوں میں تھے۔ بھوش۔ مولوی محفوظ علی بدایونی۔ مولانا محمد علی مرحوم بھی اس میدان کے مرد رہ چکے ہیں۔ اردو میں فلسفیانہ طنز نگاری کی ابتدا کا سہرا اکم و بیش سلطان حیدر جوش کے سر ہے۔ خواجہ حسن نظامی ایک طرز خاص کے موجد ہیں۔ اردو طنز نگاری میں اس وقت رشید صدیقی اور مرزا فرحت اللہ بیگ کا پایہ بہت بلند ہے۔ ملا رموزی نے بھی خوب لکھا۔ ان کی گلابی اردو کا اردو میں جواب نہیں۔ پطرس نے گو بہت کم لکھا لیکن بااین ہمہ مزاحیہ نگاری میں اپنا ایک درجہ قائم کرالیا۔ عظیم بیگ چغتائی اور شوکت تھانوی گو ابھی دنیائے ظرافت میں نو آموز ہیں لیکن اس قلیل عرصہ میں بہت کچھ لکھ چکے ہیں۔ اور جو کچھ لکھا وہ بے حد مقبول ہے۔ مزاحیہ افسانہ نگاری کے ذریعہ سے اصلاح رسوم کا مقصد پیش نظر رکھنے والوں میں عظیم بیگ چغتائی کو ایک امتیازی حیثیت حاصل ہے۔ ان کے پلاٹ نہایت کامیاب اور ان کے کردار ہماری روزانہ زندگی کے چلتے پھرتے نمونے ہوتے ہیں۔ شوکت اپنے تبسمات کے لئے کافی مشہور ہیں۔ ان کے انداز بیان کی دلکشی کا مدار ان کا بے ساختہ پن ہے۔ "سودیشی ریل" ان کی شہرت کا سنگ بنیاد ہے۔ ان کا پلاٹ سادہ اور روزانہ زندگی کے واقعات پر مشتمل ہوتا ہے۔ چغتائی اور شوکت دونوں کا مستقبل امید افزا ہے۔ ایم۔ اسلم اور امتیاز علی تاج نے بھی مرزا جی اور چچا چھکن لکھ کر حق ظرافت ادا کیا ہے۔

منشی سجاد حسین صاحب ایڈیٹر اودھ پنچ

پیدائش سنہ ۱۸۵۶ء　　وفات سنہ ۱۹۱۵ء

منشی سجاد حسین منشی منصور علی ڈپٹی کلکٹر کے بیٹے تھے۔ جو گورنمنٹ سے پنشن لے کر حیدرآباد دکن میں سول جج ہو گئے تھے۔ منشی سجاد حسین سنہ ۱۸۵۶ء کو کاکوری میں پیدا ہوئے۔ سنہ ۱۸۷۳ء میں انٹرنس پاس کیا۔ سنہ ۱۸۷۷ء میں اپنا مشہور اخبار "اودھ پنچ" نکالا۔ منشی صاحب نے پنچ کے لئے پہلے ہی سال میں ایسے ایسے سحر بیان و جادو رقم نامہ نگار ڈھونڈ نکالے جو اردو علم و ادب کے آسمان پر چاند و سورج ہو کر چمکے۔ ان میں پنڈت تربھون ناتھ ہجر۔ مرزا مچھو بیگ ستم ظریف۔ نواب سید محمد خاں آزاد۔ سید اکبر حسین اکبر۔ پنڈت رتن ناتھ سرشار خاص طور سے قابل ذکر ہیں۔

منشی صاحب نہایت نیک دل، صاف باطن اور غیر متعصب شخص تھے۔ ان کی تحریر کا ایک خاص انداز تھا۔ جس میں واقفیت اور معلومات کے ساتھ مذاق و ظرافت اور لطائف و ظرائف بکثرت ہوتے تھے۔ منشی صاحب ایک زبردست ناول نگار بھی تھے۔

سنہ ۱۹۰۹ء میں مرض فالج میں مبتلا ہوئے اور سنہ ۱۹۱۵ء میں انتقال فرمایا۔

سید احمد شاہ صاحب پطرس بخاری

پطرس یکم اکتوبر ۱۸۹۸ء کو پشاور میں پیدا ہوئے۔ اور ابتدائی تعلیم وہیں حاصل کی۔ علم دوست خاندان اس پر والد کو شعر و سخن سے خاص لگاؤ۔ چنانچہ بچپن ہی سے انھیں ادبیات سے دلبستگی پیدا ہو گئی۔

گورنمنٹ کالج لاہور سے فزکس اور ریاضی میں بی۔ اے اور انگریزی آنرز کی ڈگری حاصل کی۔ اس کے بعد یونیورسٹی بھر میں اول رہ کر ایم۔ اے پاس کیا۔

عمانوئل کالج کیمبرج سے انگریزی میں آنرز کی اول درجہ کی ڈگری حاصل کی۔ اور عمانوئل کالج کیمبرج کے سینیئر سکالر منتخب کیے گئے۔

سنٹرل ٹریننگ کالج لاہور میں لسانیات کے پہلے پروفیسر مقرر کیے گئے۔ بعد میں گورنمنٹ کالج میں انگلش لٹریچر اور فونیٹکس کے پروفیسر ہو گئے۔

آجکل بخاری صاحب ڈپٹی کنٹرولر آف براڈکاسٹنگ دنئی دہلی کے عہدہ پر مامور ہیں۔

انگریزی ادب کے ایک اچھے نوجوان ہندوستانی ادیب ہونے کے ساتھ ہی ساتھ آپ کو اپنے ملک اور زبان سے بھی دلچسپی ہے۔ مغربی ادبیات سے پوری طرح مستفید ہونے کے سبب سے آپ نے اپنے مضامین میں ان تمام لطافتوں کا اظہار کیا ہے جو ہمیں مغرب میں نظر آتی ہیں۔ پطرس نے اردو مزاح نگاری کو ایک ایسے راستہ پر لگانے کی کوشش کی ہے جہاں مزاح فطری کا انداز موجود ہے۔ بلکہ واقعات کا تسلسل اور کردار دیا کے حرکات و سکنات فطری طور پر اس طرح دکھاتے ہیں کہ خواہ نخواہ مزاح کا پہلو نکل آتا ہے۔ ان کے افسانوں کا مقصد محض ہنسنا اور ہنسانا نہیں ہوتا۔ بلکہ ان کے ذریعہ سے وہ اصلاح کا کوئی نکتہ مدنظر رکھتے ہوئے علمی اور ادبی خدمات کرنا چاہتے ہیں۔

پطرس صاحب کا شکریہ ادا کرنا ہو کہ آپ نے حالات اور تصویر مرحمت فرمائی۔

ملّا رموزی

۷ رذی الحجہ ۱۳۱۴؁ھ کو پیدا ہوئے۔ آپ کا آبائی وطن افغانستان ہے۔ اور مادری زبان پشتو۔ والد بزرگوار کا نام شاہ محمد صالح ہے۔ (فاضل الٰہیات) کی ڈگری جامعہ الٰہیہ کانپور سے اعزاز کے ساتھ حاصل کی۔

علامہ آزاد سبحانی، علامہ عبدالحلیم صدیقی اور پروفیسر محوی لکھنوی آپ کے اساتذہ تھے۔ ۱۹۲۱؁ء میں پہلی کتاب "گلابی اردو" شائع ہوئی۔

آٹھ سال ملازمت مدرسی کر کے ترک کر دی آجکل بھوپال میں مقیم ہیں۔

ملا رموزی گلابی اردو کے موجد ہیں، آپ کے یہاں سیاسی واقعات کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔ اور کبھی کبھی طنزیاتی انداز میں ان پر تبصرہ بھی کر جاتے ہیں۔ ان کے دل میں مذہب اور قوم کا ایک درد ہے وہ ان کی اصلاح کی کوشش کرتے ہیں۔ اسلامی ممالک کا تذکرہ کرتے وقت ایک جوش اور درد نمایاں ہو جاتا ہے اور وہ ان میں کسی طرح کی اخلاقی، معاشرتی اور سیاسی کمزوری دیکھنا نہیں چاہتے۔ ان کی مضمون نگاری کا راز ان کی اصلیت نگاری میں ہے اور اسی وجہ سے ان کو ہر سچی بات کہنے والے کی طرح کو نقصان اٹھانا پڑا۔ لیکن انہوں نے بے لاگ تنقید کا دامن کبھی نہیں چھوڑا۔ اور اپنے لطیف اشاروں میں، اپنے مزاحیہ جملوں میں، معاشی، معاشرتی اور اخلاقی حالات پر برابر نکتہ چینی کرتے رہے۔

(ملا رموزی صاحب کا بے حد ممنون ہوں کہ آپ نے مختصر حالات اور تصویر مرحمت فرمائی)۔

شوکت تھانوی

شوکت نام۔ تھانہ بھون ضلع مظفر نگر کے رہنے والے ہیں۔ عمر تقریباً ۳۲ سال۔

اگرچہ غزلوں کا ایک مجموعہ گہرستان شائع کر کے شوکت صاحب نے اپنے آپ کو ایک شاعر کی حیثیت سے بھی پیش کیا ہے۔ لیکن ان کی شہرت ان کی مزاح نگاری اور "تبسمات" کی وجہ سے ہے۔ شوکت صاحب کا شمار ان لکھنے والوں میں ہے جن کو فطری طور پر مزاح نگاری کی قوت ودیعت ہوتی ہے۔ ان کے یہاں پلاٹ کی پیچیدگیاں نہیں ہوتیں کیونکہ وہ افسانے کم لکھتے ہیں۔ بلکہ روزانہ کی زندگی اور ان کی معمولی باتوں پر ایک لطیف مضمون ہوتا ہے جس میں اپنے احباب کی کمزوریوں اور خوبیوں پر تنقید ہوتی ہے۔ اور موجودہ رسوم و رواج پر تبصرہ ہوتا ہے جس

ہیں اپنے احباب کی کمزوریوں اور خوبیوں پر تنقید ہوتی ہے۔ اور موجودہ رسوم و رواج پر تبصرہ ہوتا ہے۔ عبارت کی روانی، طرزِ بیان کی دلآویزی، بے تکلفی اور بے تصنع شوخی سے کوئی مضمون خالی نہیں ہوتا۔

ان کے اندازِ بیان کی دلکشی کا مدار ان کا بے ساختہ پن ہے۔ سادہ الفاظ میں وہ ایسی تصویر پیش کرتے ہیں کہ سنجیدہ پڑھنے والوں کے لب پر بھی تبسم آ ہی جاتا ہے۔ "سودیشی ریل" ان کی شہرت کا سنگِ بنیاد ہے۔ متعدد زبانوں میں اس کے ترجمے ہو چکے ہیں۔

شوکت صاحب سرپنچ کے نام سے لکھنؤ سے ایک ہفتہ وار اخبار نکالتے ہیں۔ اور اب تک کافی کتابیں لکھ چکے ہیں۔ جن کے نام بجائے خود ان کی افتادِ طبیعت کا پتہ دیتے ہیں۔ موجِ تبسم۔ بحرِ تبسم۔ سیلابِ تبسم۔ طوفانِ تبسم۔ دنیائے تبسم شائع ہو چکے ہیں۔ یہ نام ایسے ہیں کہ اپنی جگہ خود شگفتگی اور تبسم کے ذمہ دار معلوم ہوتے ہیں۔

شوکت صاحب کے مضامین کے کم و بیش سارے مجموعے شائع ہو کر مقبولِ عام ہو چکے ہیں۔

شوکت تھانوی نے اب ناول لکھنے بھی شروع کر دیئے ہیں۔ اب تک آپ کے چار ناول "دل پھینک"۔ "بڑھیس"۔ "سونیا جاہ" اور "خانم خاں" شائع ہو چکے ہیں۔

سچ تو یہ ہے کہ شوکت صاحب کی تحریر پڑھ کر ہر شخص ہنسنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ ابھی آپ نوعمر ہیں اور نہیں کہا جا سکتا کہ آگے چل کر ان کا طرزِ تحریر کیا رنگ اختیار کرے گا۔

تبسم بحر — حضرت شوکت تھانوی کے مزاحیہ مضامین کا دوسرا مجموعہ قیمت عہ/۔

سیلاب تبسم — شوکت صاحب کے مزاحیہ مضامین کا تیسرا مجموعہ (۲۰) تازہ اور بہترین مزاحیہ مضامین قیمت مجلد دو روپے (عہ/)۔

طوفان تبسم — حضرت شوکت نے بہت سے مضحک ترین واقعات ظریفانہ طرز انشا میں لکھے ہیں قیمت مجلد دو روپے (عہ/)۔

مزاحیہ ناول

دل پھینک — مصنفہ شوکت تھانوی سنجیدہ دلچسپ پر مذاق اور چلبلا ناول قیمت عہ/۔

بکھیس بزم — اس ناول کا خلاصہ اس کے نام ہی سے ظاہر ہے۔ قیمت عہ/

سوتیا چاہ (مزاحیہ ناول) قیمت عہ/

خانم خاں (مزاحیہ ناول) 〃 عہ/

گہرستان (مجموعہ کلام) 〃 عہ/

مرزا عظیم بیگ چغتائی

مرزا عظیم بیگ چغتائی کے والد بزرگوار خان بہادر مرزا قسیم بیگ صاحب چغتائی مرحوم بی۔ اے (علیگ) علی گڑھ کے مشہور اولڈ بوائے اور مسلم یونیورسٹی کورٹ کے ممبر تھے۔ یو۔ پی میں ڈپٹی کلکٹر رہے اور پنشن کے بعد ریاست جودھ پور میں جوڈیشل سپرنٹنڈنٹ ہو گئے۔ مرزا صاحب کے نانا منشی امداد علی مرحوم مصنف رزم بزم اپنے زمانہ کے مشہور ادیب اور ناولسٹ تھے۔ آپ کے بڑے چچا مرزا ابراہیم بیگ صاحب چغتائی (آگرہ) اب سے پچاس برس پہلے کی ادبی سوسائٹی کے روح رواں اور آگرہ کے مشہور شاعر ہیں۔ مرزا فہیم بیگ چغتائی جن کے نام سے ادبی حلقہ بخوبی واقف ہے آپ کے چچازاد بھائی ہیں۔

مرزا صاحب کا آبائی وطن آگرہ ہے اور عمر تقریباً چالیس سال آپ نے سنہ ۲۲ء میں علی گڑھ سے بی۔ اے پاس کیا اور یونیورسٹی بھر میں اقتصادیات میں اول آنے پر آپ کو سونے کا تمغہ ملا، کالج کی پوری تعلیم حاتم قوم آنریبل ڈاکٹر حاجی نواب بہادر سر محمد مزمل اللہ خاں صاحب مرحوم۔ نواب بھیکم پور کی رہین منت ہے جنھوں نے پوری سرپرستی کی اور بجائے باپ کے انھوں نے تعلیم کی تکمیل کرائی۔ سنہ ۲۹ء میں علی گڑھ سے ایل۔ ایل۔ بی پاس کیا سنہ ۳۲ء میں وکالت شروع کی، چند ماہ رامپور میں کام کیا۔ پھر جودھ پور میں وکالت شروع کی۔ اوائل سنہ ۳۶ء میں عدالت العالیہ چیف کورٹ جاورہ میں چیف جج کے عہدہ پر مقرر ہوئے۔ جہاں سے سخت علیل ہو کر حال ہی میں ملازمت چھوڑنا پڑی۔ اور وہی سلسلہ علالت اس طرح جاری ہے کہ لکھنے پڑھنے سے مجبور رہنا۔

آپ کو بچپن سے کہانیاں سننے کا بے حد شوق تھا۔ اور بعض اوقات ان کہانیوں میں آمیزش اور ردوبدل کر کے دوسرے بچوں کو سنایا کرتے تھے۔ آپ کو طالب علمی ہی کے زمانہ سے مضامین لکھنے کا شوق ہے۔

سنہ ۲۳ء میں پہلا افسانہ لکھا اور اس کے بعد اس سرعت سے افسانے، مضمون وغیرہ لکھے کہ بہت جلد کامیاب افسانہ نویسوں میں شمار ہونے لگے۔ سنہ ۳۳ء تک ایک طوفان سا تھا کہ سینکڑوں افسانے لکھ گئے۔ سنہ ۳۳ء سے دمہ کی بیماری نے لکھنے سے مجبور کر دیا۔

مزاحیہ نگاری کے ذریعہ سے اصلاح رسوم کا مقصد پیش نظر رکھنے والوں میں عظیم بیگ چغتائی کو ایک امتیازی حیثیت حاصل ہے، چغتائی کا پلاٹ ہی ہمیں ہنسنے پر مجبور کر دیتا ہے۔

(چغتائی صاحب کا بے حد ممنون ہوں کہ آپ نے اپنے مختصر حالات مرحمت فرمائے)۔

مرزا فرحت اللہ بیگ

دلی میں ۱۸۸۴ء میں پیدا ہوئے، وہیں تعلیم پائی مشن کالج سے بی۔ اے کیا، اس کے بعد حیدرآباد دکن میں ملازم ہو گئے۔ اور آجکل سشن جج ہیں۔

مولوی عبدالحق صاحب معتمد انجمن ترقی اردو کے اصرار پر آپ نے مضمون لکھنے شروع کئے، پہلا مضمون "مولوی نذیر احمد کی کہانی کچھ ان کی اور کچھ میری زبانی" لکھا۔ دوسرا مضمون ۱۲۶۱ھ میں دلی کا ایک مشاعرہ تھا جس کو خواجہ حسن نظامی صاحب نے "دلی کی آخری شمع" کے نام سے طبع کرایا۔ اس کے بعد خیال ہوا کہ خوش مذاقی (Sense of Humour) اردو زبان میں مفقود ہے اس پر بھی کچھ لکھا جائے۔ آپ نے بیسیوں مضمون اس پر لکھ دیئے۔ یہ ذخیرہ یہاں تک بڑھا کہ مضامین فرحت کے پانچ حصے تھوڑے ہی عرصہ میں چھپ کر نکل گئے۔ کچھ شاعری بھی کی جو "میری شاعری" کے نام سے طبع ہوئی۔

انعام اللہ خاں یقین دہلوی کے دیوان کی تصحیح اور اس پر دیباچہ لکھ کر ان اعتراضات کو رفع کیا جو ان کے معصروں نے ان پر لگائے تھے۔

مرزا صاحب کی علمی اور ادبی رنگ کی شوخی سے انھیں مزاح نگاروں میں ایک خاص امتیاز حاصل ہے خالص مزاحیہ مضامین کے علاوہ انہوں نے ادبی مباحث پر بھی قلم اٹھایا ہے۔ لیکن طبیعت کی شگفتگی اور مزاج کی شوخی نے وہاں بھی گل کھلائے ہیں۔

مرزا فرحت اللہ بیگ کے یہاں دلچسپی کے کئی سامان ہیں ان کی مزاح نگاری سے قطع نظر کرنے کے بعد بھی دلی کی زبان اور محاورات کا کیف باقی رہ جاتا ہے۔ وہ اکثر ایسے الفاظ اور محاورات اپنی عبارت میں لاتے ہیں جو دلی کے لوگ صرف گفتگو میں استعمال کرتے ہیں۔ لیکن مرزا صاحب انھیں سے بلاتکلف اپنے مضمون کو سجاتے ہیں، وزن اور لوازن میں کوئی فرق نہیں آتا۔ بلکہ مکالمہ کا پورا لطف پیدا ہو جاتا ہے۔

(مرزا فرحت اللہ بیگ صاحب کا بے حد ممنون ہوں کہ آپ نے مختصر حالات مرحمت فرمائے)۔

خطوط

یہ امر مسلم ہے کہ ہندوستان میں فن انشا پر کافی توجہ کی گئی۔ مسلمانوں کے ابتدائی دور سے سترھویں صدی تک اکثر و بیشتر منشی بیرون ہند سے آتے رہے۔ لیکن اس کے بعد انیسویں صدی کے وسط میں یہ سلسلہ بند ہو گیا تو کثرت سے اس فن پر کتابیں لکھنے کا رواج ہوا۔ اور اکثر و بیشتر بطور نمونہ طلبہ کے استفادہ کے لئے خطوط کے مجموعے شائع کئے جانے لگے۔ ہندوستان کی فارسی انشا میں ہندوؤں کا بہت بڑا حصہ ہے۔ ہندو فارسی

انشا پرداز دوں میں سب سے بڑا انشا پرداز چندر بھان برہمن کو تسلیم کیا گیا ہے۔ (جو شاہجہانی عہد میں گذرا ہے) ہندوستان میں فن انشا پر فارسی میں سب سے پہلی تصنیف رسائل الاعجاز از امیر خسرو دہلوی ہے جو ۷۱۹ھ میں تصنیف ہوئی۔ اس کے بعد محمود گاواں کی مناظر الانشا اور ریاض الانشا ہے جس کا سن تصنیف ۸۷۲ھ (عہد محمد شاہ) ہے۔ فارسی میں اس فن پر تقریباً ۵۰ کتابیں کافی شہرت رکھتی ہیں۔

اردو خطوط نویسی کے ابو الآباء غالب ہیں، وہ خود ۱۸۵۰ء تک فارسی میں خطوط لکھتے تھے۔ لیکن اس کے بعد انہوں نے اردو خطوط نویسی شروع کی۔ ان کے اردو خطوط کا پہلا مجموعہ ۱۵ اکتوبر ۱۸۶۸ء کو "عود ہندی" کے نام سے شائع ہوا۔ اس کے بعد تقریباً دس بارہ ایڈیشن اس کے شائع ہو چکے ہیں۔ اردوئے معلیٰ۔ مکاتیب غالب اس کے علاوہ ہیں۔ غالب کے تتبع میں سب سے پہلے منشی غلام غوث بے خبر نے اپنا مجموعہ خطوط دانشا شائع کیا۔ نواب مصطفیٰ خاں شیفتہ کے خطوط کا مجموعہ بھی مولانا حالی نے مرتب کیا تھا۔ معلوم نہیں شائع ہوا یا نہیں۔ رجب علی سرور کے انتقال کے بعد ان کے صاحبزادے نے بھی "انشائے سرور" کے نام سے سرور مرحوم کے خطوط و عرائض وغیرہ کا مجموعہ نول کشور پریس سے شائع کیا۔ اس وقت تک کم دبیش بیس مجموعے خطوط کے شائع ہو کر مقبول ہو چکے ہیں۔ سر سید محسن الملک۔ وقار الملک۔ حالی۔ آزاد۔ نذیر احمد۔ امیر احمد مینائی وغیرہ کے مجموعۂ خطوط بہت مشہور ہیں۔ صفدر اپنوی صاحب نے بھی ایک مجموعہ مختلف حضرات کے خطوط کا دو حصوں میں شائع کیا ہے۔ اس قسم کا سب سے آخری مجموعہ حال ہی میں منشی بھیشن پرشاد صاحب (پروفیسر فارسی) نے شائع کیا ہے۔ اور ابھی ایک زبردست ذخیرہ مختلف حضرات کے پاس ایسا ہے جو اگر شائع ہو جائے تو زبان و ادب میں گراں بہا اضافہ ہو۔

ادبی خطوط غالب (مرزا عسکری) صفحہ ۸۵ پر ملاحظہ فرمایئے

خطوط بشیر الدین احمد	"	۱۰۰	"	"
اتالیق خطوط نویسی (حسن نظامی)	"	۱۲۳	"	"
مکتوبات آزاد	"	۳۶	"	"
مکتوبات نیاز	"	۱۳۶	"	"
مکتوبات حالی	"	۱۰	"	"
خطوط سر سید	"	۳۴	"	"
" نذیر احمد	"	۴۲	"	"
" غالب	"	۱۵۴	"	"
" امیر مینائی	"	۱۶۱	"	"
" اکبر الہ آبادی	"	۱۶۰	"	"
" شبلی	"	۴۰	"	"

یورپ میں دکنی مخطوطات (نصیر الدین ہاشمی) صفحہ ... پر

مکتوبات امجد　　صفحہ

مقالات و انشا

اردو میں مقالہ نگاری کی ترقی ایک مستقل فن اور صنف ادب کی حیثیت سے سرسید اور ان کے ادبی رفقا کی رہین منت ہے سرسید سے پہلے اس صنف ادب کا رواج یوں ہی سا تھا جس کی وجہ اخبارات و رسائل کا فقدان تھا جو اصل میں مقالہ نگاری کے محرک ہوتے ہیں۔ ۱۸۳۵ء میں سب سے پہلے آزاد کے والد نے "اردو اخبار" اور سرسید کے بھائی سید محمد نے "سید الاخبار" دہلی سے جاری کئے۔ سرسید بھی اس کے ممتاز مضمون نگاروں میں سے تھے۔ اور اپنے اخبار کا بیشتر حصہ خود ہی مرتب کرتے تھے۔ سب سے پہلے اردو میں انہوں نے ہی فنی حیثیت سے اخلاقی، اصلاحی، مذہبی، علمی اور تاریخی مضامین اپنے اخبار میں لکھنے شروع کئے، اور بعد اپنے رسالہ "تہذیب الاخلاق" میں خود سرسید اور ان کے ادبی رفقا (محسن الملک، وقار الملک، سید محمود، مولانا حالی، مولانا چراغ علی، مولوی ذکاء اللہ، مولوی اقبال علی، مہدی حسن وغیرہ) نے ہر قسم کے بلند پایہ مضامین بکثرت لکھے۔

لیکن اردو میں تخیلی و شاعرانہ مضامین کی ابتدا مولانا شرر کی نزاوشِ قلم کا نتیجہ ہے۔ رسالہ "دلگداز" لکھنؤ سے مولانا شرر کی ادارت میں شائع ہوتا تھا، بلکہ یوں کہئے کہ خود انھیں کی ماہانہ تصنیف ہوتا تھا۔ جس قدر مضامین مولانا شرر نے لکھے ہیں کسی دوسرے اردو مقالہ نگار نے نہیں لکھے۔ ان کے مضامین تقریباً بیس جلدوں میں شائع ہوئے ہیں۔ اس صنف ادب میں مولانا آزاد نے بھی خامہ فرسائی کی ہے، ان کے مضامین نیرنگ خیال کے نام سے شائع ہوئے ہیں۔

خالص مذہبی و تاریخی مقالہ نگاری میں مولانا شبلی کا پایہ بہت بلند ہے۔ تنقیدی مقالہ نگاری اپنے ابتدائی دور میں مولانا حالی اور شبلی کی ممنون احسان ہے۔ اول الذکر نے اس کو فن کا درجہ عطا کیا۔ ان کے متبعین میں مولوی عبدالحق (اڈیٹر اردو) اور مولانا سید سلیمان ندوی (اڈیٹر معارف) خاص طور پر ممتاز ہیں۔ اس سلسلہ میں شرر، چکبست اور مہدی افادی مرحوم کے اسمائے گرامی بھی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

درمیانی دور میں رسالہ "مخزن" مرحوم جو سر عبدالقادر کی ادارت میں نکلتا تھا۔ بلند پایہ مقالہ نگاری کی ترویج میں بڑا حصہ لیا۔ اور اس وقت کے چوٹی کے ادیب مخزن کے ہی باقیات الصالحات میں سے ہیں۔

ظریفانہ مقالہ نگاری کی ابتدا "اودھ پنچ" لکھنؤ سے ہوئی۔ جو لندن پنچ کی لائن پر نکالا گیا۔ فی زمانہ سلطان حیدر جوش، رشید احمد صدیقی، فرحت اللہ بیگ اور ملا رموزی نے مقالہ نگاری کی اس شاخ کو اپنے اپنے خاص انداز کے ساتھ ترقی دی ہے۔

موجودہ دور میں مقالہ نگاری نے کافی ترقی کی ہے۔ اور کثرت سے لکھنے والے پیدا ہوگئے ہیں جس کی بڑی وجہ اخبارات و رسائل کی بہتات ہے۔ عہد حاضر کے مقالہ نگاروں میں علاوہ متذکرہ بالا حضرات کے خواجہ حسن نظامی، قاضی عبدالغفار، عبدالمجید سالک، ڈاکٹر عابد حسین، ڈاکٹر زور، نیاز فتحپوری، کیفی دہلوی، شمس اللہ قادری، پروفیسر محمود شیرانی، وغیرہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

خواجہ حسن نظامی کے مضامین صفحہ ۳۴۴ پر ملاحظہ فرمائیے

محمد حسین آزاد ،، ،، ،، ۱۲۵ ،، ،،
شرر ،، ،، ،، ۴۴ ،، ،،
سرسید ،، ،، ،، ۳۴ ،، ،،
حافظ نذیر احمد ،، ،، ،، ۴۲ ،، ،،
مولوی عبدالحق ،، ،، ،، ۶۶ ،، ،،
وحید الدین سلیم ،، ،، ،، ۶۷ ،، ،،
کیفی دہلوی ،، ،، ،، ۶۸ ،، ،،
ایم اسلم ،، ،، ،، ۱۴۳ ،، ،،
فراق دہلوی ،، ،، ،، ۱۳۸ ،، ،،
مسز حجاب امتیاز علی ،، ،، ،، ۱۰۰ ،، ،،
سلطان حیدر جوش ،، ،، ،، ۱۲۷ ،، ،،
مولانا شبلی ،، ،، ،، ۴۰ ،، ،،
مقالات حالی ،، ،، ،، ۱۰ ،، ،،
چکبست لکھنوی ،، ،، ،، ۱۷۰ ،، ،،

اردو لغت

اردو لغات کی ترتیب و تدوین کا خیال سب سے پہلے تقریباً عالمگیر کے زمانہ میں پیدا ہوا۔ ملا عبدالواسع ہانسوی نے اسی زمانہ میں اردو ہندی الفاظ کا ایک لغت تیار کیا اور اس کا نام "غرائب اللغات" رکھا۔ اور یہی اردو کی ابتدائی لغات کہے جانے کی مستحق ہے۔ اس کو سراج الدین علی خاں آرزو نے ترمیم و اضافہ کے بعد "نوادر الالفاظ" کے نام سے شائع کیا۔ اس کے بعد اور بہت سی لغات شائع ہوئیں جن میں غیاث اللغات اور کریم اللغات مطبوعہ نول کشور بڑی ابتدا میں بہت مقبول ہوئیں۔ اس کے بعد لغات کشوری نیز نذر اللغات سامنے آتی ہیں۔ لیکن اردو لغات پر جو احسان مولوی ابراہیم

نے امیر اللغات اور مولوی سید احمد دہلوی نے فرہنگ آصفیہ لکھ کر کیا ہے وہ تعریف سے مستغنی ہے۔ آصف اللغات کے نام سے ایک نہایت ضخیم لغت اردو و فارسی الفاظ کی شمس العلماء نواب عزیز جنگ بہادر نے لکھنی شروع کی تھی ہر جلد ۵۰۰ صفحات کی شائع ہوتی تھی۔ اور مفت تقسیم کر دی جاتی تھی۔ افسوس کہ اس لغت کی سولہ جلدیں چھپنے پائی تھیں کہ فاضل مصنف کا انتقال ہو گیا اور کام رک گیا۔ اس لغت کی جامعیت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ ۱۶ جلدوں میں ”ت“ کی تختی بھی ختم نہیں ہوئی۔ اگر یہ لغت مکمل ہو جاتا تو یقیناً اردو کا سب سے بڑا لغت ہوتا۔

جدید اردو لغات میں نور اللغات بہت مشہور ہے۔ اردو لغات پر آخری تالیف جامع اللغات ہے۔ جو ہر حیثیت سے اردو زبان میں ایک قیمتی اضافہ ہے۔ لغات سعیدی بھی مجموعی حیثیت سے ایک اچھی کتاب ہے جس میں الفاظ کا ایک معقول ذخیرہ موجود ہے۔

اردو انگریزی لغت کی سب سے پہلی لغت ایک مشنری مسمی فرانسیس کس ایم ٹیورونی سیس نے ۱۷۴۳ء میں Lexicon linguae mostenicae کے نام سے تالیف کی اس کے بعد فرگس (Fergus) کی ہندوستانی انگریزی لغات سامنے آئی ہے جو ۱۷۷۳ء میں شائع ہوئی۔ اردو زبان کی تدریج میں فورٹ ولیم کالج کی کوششیں ناقابل فراموش ہیں۔ ڈاکٹر جان گلکرسٹ نے بھی ۱۷۹۸ء میں انگریزی ہندوستانی ڈکشنری شائع کی۔ ٹیلر اور ہنٹر، شیکسپیئر، ٹامس، بیٹس، فوربس کی لغات غدر سے پہلے کی تصانیف میں سے ہیں۔ ڈاکٹر فیلن نے ایک ہندوستانی انگریزی ڈکشنری ۱۸۷۹ء میں شائع کی۔ پلیٹس کی اردو ہندی اور انگریزی ڈکشنری ۱۸۸۴ء میں شائع ہوئی۔ دو ایک ڈکشنریاں پیرس سے بھی شائع ہوئیں۔ ان تمام کتابوں میں اپنے زمانہ کے لحاظ سے شیکسپیئر اور فوربس کی لغات بہت اچھی ہیں۔ لیکن فالنس اور پلیٹس کی کتابیں ان سب پر سبقت لے گئیں۔

موجودہ اردو لغات میں انجمن ترقی اردو کی اسٹینڈرڈ انگریزی اردو ڈکشنری مرتبہ مولوی عبدالحق صاحب خاص طور پر قابل ذکر ہے۔

جامع اللغات سب سے بڑا اور مکمل لغت - قیمت پچاس روپے (پچاس روپے)

نور اللغات مشہور و معروف لغت ہے - قیمت چالیس روپے (چالیس روپے) -

تعلیمی لغات طالب علموں کے لئے بہت ہی مفید لغت ہے قیمت ۔۔

معین الشعراء اردو زبان کے مروجہ الفاظ کا بہترین لغت، مرتبہ آغا بناری۔ قیمت مجلد چرمی پانچ روپے (پانچ روپے) -

معاون الشعرا تذکیر و تانیث - املا و اعداد (جدید) قیمت دو روپے (دو روپے) -

منیر اللغات اردو ۔۔ فیض اللغات اردو ۔۔

فارسی

لغت فارسی سے انگریزی دو جلدیں ۔۔ انگریزی سے فارسی - ایک جلد ۲۵ -

لغت آزاد مولانا محمد حسین آزاد مرحوم نے اردو الفاظ و محاورات کے فارسی ترجمے جدید و مروجہ زبان فارسی کے مطابق لکھے ہیں - قیمت ۔۔

فیروز اللغات عربی الفاظ کا اردو ترجمہ - مرتبہ مولوی فیروز الدین فیروز - مجلد ۔۔

جواہر اللغات طلبا کے کام کی نہایت عمدہ لغت، چھوٹا سائز، مضبوط جلد، صاف چھپائی، بہت سے الفاظ، قیمت صرف بارہ آنہ (۱۲) -

گوہر اللغات طلبا کے کام کا ایک سستا اور اچھا لغت - قیمت صرف ۱۲ -

لغات سعیدی لغات قدیم و جدید کا مجموعہ، ہر لفظ کے اعراب صحت سے لگائے گئے ہیں، تاکہ اس کا صحیح تلفظ معلوم ہو جائے - تحریفات و تصحیفات کتب مروجہ پر کافی روشنی ڈالی ہے اور مختصر صاف اور سلیس معنی بالتشریح لکھے ہیں۔ قیمت ۔۔ -

فیض اللغات فارسی مجلد ۔۔ کریم اللغات کلاں ۱۱

منیر اللغات فارسی ۔۔

عربی

تسہیل العربیہ عربی سے اردو کی پہلی ڈکشنری ہے بہت ہی مفید ثابت ہوئی ہے - اور بہت زیادہ فروخت ہو رہی ہے - قیمت ۔۔ -

لغات جدیدہ از سید سلیمان ندوی - عربی کا بہترین لغت - قیمت ۔۔ -

المنجد کبیر (جدید) مع اضافہ و ضمیمہ - قیمت صرف آٹھ روپے (آٹھ روپے)

لغات القرآن ۸ ۔۔ منتخب اللغات ۔۔ -

عربی انگریزی لغت

فرائد الدریہ - عربی سے انگریزی - قیمت ۔۔ -

قاموس ثابت - انگریزی سے عربی ۔۔

قاموس عصری - انگریزی سے عربی ۱۳ - عربی سے انگریزی ۱۲ -

قاموس مدرسی - انگریزی سے عربی اور عربی سے انگریزی ۔۔

قاموس جیب - (۱) بالتصویر - عربی سے انگریزی ۔۔ (۲) انگریزی سے عربی ۔۔ (۳) انگریزی و عربی اور عربی و انگریزی یک جا ۵ -

قاموس المتیم (طبع) ڈاکٹر محمد اشرف صاحب - (انگریزی سے عربی) ۲۸ -

قاموس رنبات (انگریزی و عربی - عربی و انگریزی) یک جا قیمت ۔۔ -

قاموس سقراط اسپیرو یک (انگریزی عربی - عربی و انگریزی یکجا) قیمت ۱۲

انگریزی

اسٹینڈرڈ انگلش اردو ڈکشنری مطبوعہ انجمن ترقی اردو

یہ مکمل جدید ترین لغت ہے اس میں ادبی مقامی اور بول چال کے الفاظ کے علاوہ ان الفاظ کے معنی بھی شامل ہیں جن کا تعلق علوم و فنون کی اصطلاحات سے ہے، ہر ایک لفظ کے مختلف معانی اور فرق الگ الگ لکھے گئے ہیں۔ ایسے الفاظ جن کے معنی مختلف ہیں ان کی وضاحت مثالیں دے کر کی گئی ہے۔ نیز انگریزی الفاظ اور محاوروں کے اردو کے مترادف الفاظ اور محاورے لکھے گئے ہیں جہاں موجودہ اردو الفاظ کا ذخیرہ انگریزی کا مفہوم ادا کرنے سے قاصر ہے۔ ایسے نئے مفرد یا مرکب الفاظ وضع کئے گئے ہیں جو اردو زبان کی فطری ساخت کے بالکل مطابق ہیں۔ قیمت مجلد سولہ روپے (۱۶) چھوٹی یہ بڑی لغت کا اختصار ہے لیکن باوجود اختصار کے بہت جامع ہے قیمت ۸

پریکٹیکل ڈکشنری — انگریزی سے اردو۔ بہترین ڈکشنری ہے قیمت ۳ اردو سے انگریزی۔ قیمت ۳

فالنس ڈکشنری — بہت مشہور اور مقبول ڈکشنری قیمت دو روپے (۲)۔

قاموس الاغلاط — ان الفاظ کا مجموعہ جو اردو میں غلط استعمال ہوتے ہیں۔ قیمت مجلد تین روپے (۳)۔

سرگذشت الفاظ — الفاظ کی کہانی ان کی زبانی۔ یہ اردو زبان کی ایک قابل قدر کتاب ہے از مولوی احمد الدین صاحب۔ قیمت دو روپے (۲)۔

فرہنگ اصطلاحات علمیہ — یہ طلبا، اور مترجمین و مصنفین کے لئے بڑے کام کی اور نہایت مفید کتاب ہے اس میں دار الترجمہ جامعہ عثمانیہ حیدرآباد کی موضوعہ اصطلاحات بھی شامل ہیں قیمت مجلد ۶

وضع اصطلاحات علمیہ — از پروفیسر وحید الدین سلیم وضع اصطلاحات پر مفصل بحث اہل علم خصوصاً مترجمین کے لئے ضروری ہے قیمت مجلد ۳

الفہرست — اس میں اردو کی تمام کتب اور مصنفین کے نام مع تصانیف درج ہیں۔ از پروفیسر سجاد مرزا بیگ۔ قیمت دس روپے (۱۰)

فرہنگ عامرہ — از محمد عبد اللہ خاں۔ اردو زبان کا بالکل جدید چالیس ہزار با تلفظ لغات کا خزانہ ہے۔ فرہنگ کو دور حاضرہ کے قالب میں ڈھالنے کی ہر امکانی کوشش کی ہے۔ نہایت جامع اور پر از معلومات۔ قیمت مجلد ۶

عجائب اللغات ۳　تصحیح اللغات ۸　مروجی لغات ۸　ہندی اردو لغات ۸　مجمع الالفاظ ۶

تاریخ

یہ تو صحیح معلوم نہیں کہ اردو زبان میں تاریخ نویسی کی ابتدا کب سے ہوتی ہے لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس کا آغاز تراجم سے ہوتا ہے۔ فارسی، عربی، انگریزی میں بہت قدیم زمانہ سے یہ فن رائج تھا۔ دنیا میں تاریخ کی سب سے پرانی کتاب چینی مورخ کنفیوسش کی شو کنگ ہے جس کا زمانہ ۲۳۵۵ ق م سے ۷۷۰ ق م ہے۔ خوش قسمتی کا پہلو زبان اردو کے سلسلہ میں جہاں اور امتیازات حاصل ہیں ان میں ایک یہ بھی ہے کہ فن تاریخ پر سب سے پہلی اردو کتاب بھی یہیں سے طبع ہوئی۔ جو میر شیر علی افسوس کی آرائش محفل ہے۔ آرائش محفل فارسی کی مستند تاریخ خلاصۃ التواریخ کا اردو ترجمہ ہے۔ جو ۱۸۰۵ء میں شائع ہوا۔

تاریخی مطبوعات پر نظر ڈالنے سے اس کے بعد اگر کوئی کتاب قابل ذکر سامنے آتی ہے وہ عبد الغفور خاں کا ترجمہ تاریخ عُروج اسلام" ہے جس کا سنہ طباعت مرزا سجاد (صاحب الفہرست) نے سنہ ۱۸۱۳ء لکھا ہے۔ اور ۲۶ جلدوں میں شائع ہونا ظاہر کیا ہے۔ جو حقیقتاً اردو میں تاریخ کا زبردست ابتدائی کارنامہ ہے۔

غدر سے پہلے تاریخ پر اردو میں کتابیں مرتب کرنے کا کام مرحوم دہلی کالج کے شعبۂ تصنیف و تالیف و تراجم نے خاص طور سے انجام دیا ہے۔ اور تاریخ ہند۔ تاریخ انگلستان (خلاصہ گولڈ اسمتھ) تاریخ اسلام۔ تاریخ یونان، روما، ایران تاریخ مغلیہ وغیرہ وغیرہ مفید اور معیاری کتابیں شائع کرکے اردو کو مالا مال کر دیا۔ اور یہ کتابیں تقریباً سنہ ۱۸۴۱ء سے سنہ ۱۸۴۷ء تک شائع ہوئیں۔ اسی زمانہ کی تالیف میں سر سید احمد خاں کی کتاب سلسلۃ الملوک اور آثار الصنادید خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

غدر کا ہنگامہ فرو ہونے پر غدر اور واقعات و اسباب غدر پر متعدد کتابیں اردو میں شائع ہوئیں سنہ ۱۸۶۴ء میں جب سر سید نے علی گڑھ میں سائنٹیفک سوسائٹی قائم کی تو پھر ایک مرتبہ تاریخی لٹریچر میں اضافہ اردو میں ہونا شروع ہوا اور تاریخ مصر، یونان، چین وغیرہ پر کتابیں ترجمہ ہو کر شائع ہوئیں۔ اسی دوران میں منشی نول کشور نے بھی اپنے مطبع سے حسب فرمائش محکمہ تعلیمات کثرت سے تاریخی رسالے طلبہ کے لئے شائع کئے۔ دوسری کتابیں مثلاً تاریخ فرشتہ وغیرہ ترجمہ پر زر کثیر صرف کرکے پیش کئے۔

اب جب کہ زمانہ ترقی کر گیا ہے کثرت سے تاریخی تحقیق کا کام جاری ہے اور آئے دن اضافہ ہو رہا ہے یہ نوٹ نامکمل رہ جائے گا اگر ہندوستان کے سب سے بڑے تراجمی ادارہ دار الترجمہ حیدرآباد دکن کی خدمات کا اعتراف نہ کیا جائے دار الترجمہ نے اس وقت تک ۸۱ کتابیں تصنیف و ترجمہ کرا کر شائع کی ہیں۔ اور ہنوز یہ سلسلہ ختم نہیں ہوا۔

تاریخی کتب خانہ

شمس العلما مولوی محمد ذکاء اللہ صاحب دہلوی

پیدائش سنہ ۱۸۳۰ء — وفات سنہ ۱۹۱۰ء

مولوی ذکاء اللہ سنہ ۱۸۳۲ء کو دہلی میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد کا نام ثناء اللہ ہے۔ ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد بارہ برس کی عمر میں دہلی کالج میں داخل ہوئے۔ جہاں مولوی نذیر احمد اور مولوی محمد حسین آزاد بھی پڑھتے تھے، چنانچہ ان تینوں میں انتہا درجہ کی محبت تھی، مولوی ذکاء اللہ کو بچپن سے علم ریاضی میں خاص شغف تھا۔ جب پڑھ کر فارغ ہوئے تو اسی کالج میں ریاضی کے پروفیسر ہو گئے۔ اس کے بعد آگرہ کالج میں فارسی اور اردو پڑھانے لگے۔ سنہ ۱۸۵۵ء میں دہلی نارمل اسکول کے مدرس اعلیٰ ہو گئے، بعد ازاں قابلیت کی بنا پر میور سنٹرل کالج الہ آباد کے پروفیسر منتخب ہوئے۔ جہاں پندرہ سال تک عربی اور فارسی کا درس دیتے رہے۔ اور یہیں سے پنشن لے کر خانہ نشینی اختیار کر لی۔ آپ کا انتقال سنہ ۱۹۱۰ء میں ہوا۔

تصنیف و تالیف کا شوق شروع ہی سے تھا۔ ملازمت کی حالت میں بھی متعدد کتابیں لکھیں اور مرتے دم تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ مولوی ذکاء اللہ نے جتنے مختلف موضوع پر کتابیں لکھیں اتنی اردو کے کسی ایک انشا پرداز نے نہیں لکھیں۔ مولوی صاحب بحیثیت مورخ کی حیثیت سے زیادہ مشہور ہیں۔ تاریخ میں انہوں نے ایک کارنمایاں کیا ہے۔ آخر میں ایک "تاریخ اسلام" لکھنے میں

مشغول تھے مگر وہ ناتمام رہی۔ آپ نے اردو زبان پر بڑا احسان کیا ہے۔ اردو کی تاریخ میں مولانا کا نام سنہری حروف میں لکھے جانے کے قابل ہے۔

(آپ کی اور آپ کے ہونہار فرزند مولوی عنایت اللہ صاحب دہلوی کی تصویریں شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی نے مرحمت فرمائیں۔)

پیدائش ۱۸۷۵ء مولانا اکبر شاہ خاں نجیب آبادی وفات ۱۹۳۸ء

غالباً ۱۸۷۵ء کو نجیب آباد میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد بزرگوار سے حاصل کی جو بہت بڑے عالم تھے۔ پھر مدرسہ میں داخل ہوئے۔ مڈل پاس کرنے کے بعد بحیثیت استاد کے نجیب آباد میں ملازم ہو گئے۔ اس کے بعد نورمشن ہائی اسکول میں پرشین ٹیچر مقرر ہوئے۔ پھر یہاں سے ملازمت ترک کر کے لاہور چلے گئے۔ وہاں دیال سنگھ کالج اور لوکل کیمبرج کالج میں پروفیسر رہے۔ پیغام صلح۔ زمیندار۔ منصور وغیرہ اخبارات میں بحیثیت چیف ایڈیٹر کام کیا۔ پھر نجیب آباد سے اپنا رسالہ عبرت جاری کیا۔ ۱۹۲۱ء میں ایک مجاہدانہ تبلیغی سفر آگرہ وغیرہ کے اضلاع کا کیا۔ اس کے بعد تصنیف کا سلسلہ شروع کیا۔ اور بیس پچیس کتابیں لکھیں۔ ۱۹۳۸ء کو انتقال فرمایا۔

مولانا مرحوم نے زندگی کا بیشتر حصہ اسلامی تاریخ پر صرف کیا۔ حقائق اسلام کی حمایت میں متعدد کتابیں لکھیں۔ اور مسلمانوں کے تاریخی حالات کو صحیح روشنی میں پیش کیا۔ آپ نے اسلامی جذبہ کے تحت بڑی ایمانداری اور وسعت نظر سے تاریخی مواد پیش کیا ہے۔

(مولانا کے حالات تو نجیب آباد سے موصول ہو گئے لیکن تصویر باوجود انتہائی کوشش کے دستیاب نہ ہو سکی)

ایڈیٹر صاحب "مدینہ" بجنور نے تصاویر کے متعلق حسب ذیل جواب لکھا ہے۔

"آپ نے حضرت شیخ الہند مرحوم اور مولانا اکبر شاہ خاں نجیب آبادی کی تصاویر کے متعلق جو تحریر فرمایا ہے اس کے جواب میں یہ عرض ہے کہ یہ حضرات تصویر کے خلاف تھے۔ اس ارادہ میں آپ کامیاب نہیں ہو سکتے۔"

مولوی سید ہاشمی صاحب فرید آبادی

ہاشمی صاحب کے والد بزرگوار کا نام سید احمد شفیع صاحب بنتر ہے۔ ان کے بزرگ عرب سے دہلی میں آئے۔ بادشاہ وقت نے فرید آباد سکونت کے لئے دیا۔ مالی امداد اور معافی کی زمینوں سے سرفراز فرمایا۔ ہاشمی صاحب کی والدہ نواب لوہارو کی صاحبزادی ہیں۔

ہاشمی صاحب بچپن سے ذہین۔ ذکی۔ مستقل مزاج اور وضعدار آدمی تھے۔ اس لئے ہر کام میں استقلال اور وضعداری کو قائم رکھا۔ یہ ان کے ماموں کی تربیت کا نتیجہ ہے۔ ابتدائی تعلیم کے لئے علی گڈھ کالج میں داخل کر دیئے گئے اور وہاں سے بی۔ اے پاس کیا۔ تاریخ آپ کا مضمون تھا۔

جب حیدر آباد میں دار الترجمہ قائم ہوا تو مولوی عبد الحق صاحب نے ہاشمی صاحب کو دار الترجمہ میں بلا لیا اور بعد میں نائب ناظم دار الترجمہ ہو گئے۔

نواب ذو القدر جنگ بہادر کے ہوم سکریٹری ہونے کے بعد انہوں نے آپ کو اپنی مددگاری پر لے لیا اور آجکل اسی عہدہ پر فائز ہیں۔

مولوی صاحب نہایت عابد و زاہد۔ صادق العمل اور صادق القول ہیں۔

مولوی سید ہاشمی فرید آبادی علی گڑھ کے گریجویٹ اور بہت پرانے لکھنے والوں میں سے ہیں "اردو" "الناظر" اور دوسرے مقتدر رسائل موقت الشیوع میں آپ کے علمی و تحقیقی جواہر پارے اکثر شائع ہوتے رہتے ہیں عرصہ تک دار الترجمہ عثمانیہ یونیورسٹی کے رکن کی حیثیت سے اردو ادب کی خدمات انجام دیتے رہے۔ دار الترجمہ کے لئے انہوں نے تقریباً ۱۵-۱۶ کتابیں ہندوستان اور یورپ کی تاریخ سے متعلق لکھی ہیں (جن میں تصنیف و ترجمہ دونوں شامل ہیں) ہاشمی صاحب کو شعر و شاعری سے بھی خاص شغف ہے۔ چنانچہ سے نظم ہاشمی کے علاوہ بعض نظمیں لاہور سے اور دوغیرہ میں شائع ہو کر خراج تحسین حاصل کر چکی ہیں۔

(جناب حکیم و ڈاکٹر سید وکیل احمد صاحب (کتب خانہ انجمن ترقی اردو حیدر آباد دکن) کا بے حد ممنون ہوں کہ آپ نے ہاشمی صاحب اور مولوی عبد الحق صاحب کے مفصل حالات مرحمت فرمائے اور شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی نے آپ کی تصویر مرحمت فرمائی۔)

۔ قسم دوم مجلد دو روپے (عہ) - جلد سوم قسم اول مجلد ... قسم دوم مجلد ... - چہارم قسم اول مجلد ... قسم دوم مجلد ...

اسلامی فن تعمیر ہندوستان میں مترجمہ مولوی سید ہاشمی فرید آبادی۔ قسم اول مجلد ... قسم دوم غیر مجلد ...

معاشی حالات ہند از اکبر تا اورنگ زیب ترجمہ مولوی سید ہاشمی فرید آبادی قیمت قسم اول مجلد ... قسم دوم مجلد ...

تاریخ ہند برائے میٹریکولیشن تالیف مولوی سید ہاشمی فرید آبادی قیمت قسم اول مجلد ... قسم دوم غیر مجلد دو روپے (عہ)۔

یورپ کا عصر جدید ترجمہ مولوی سید ہاشمی فرید آبادی

جلد چہارم ۱۸۶۸ء تا ۱۹۱۹ء قسم اول مجلد ... نو روپے بارہ آنہ قسم دوم غیر مجلد آٹھ روپے بارہ آنہ ...

تاریخ یونان مترجمہ سید ہاشمی فرید آبادی قیمت مجلد چار روپے (للعہ)۔

تاریخ ہند نہایت مستند تاریخ۔ قیمت ایک روپیہ ایک آنہ (عہ)۔

تاریخ سلطنت روما مترجمہ سید ہاشمی فرید آبادی قیمت قسم اول مجلد ... قسم دوم غیر مجلد چار روپے آٹھ آنہ (للعہ)۔

بلاد فلسطین و شام (جغرافیہ عہد حکومت اسلامی) قیمت قسم اول مجلد چھ روپے (...) قسم دوم غیر مجلد ...

جغرافیہ عالم - حصہ اول مجلد ... قسم دوم غیر مجلد ... حصہ دوم قسم اول مجلد ... قسم دوم غیر مجلد ...

مولانا محمد اسلم صاحب جیراج پوری

ولادت اپنے وطن موضع جیراج پور ضلع اعظم گڑھ میں ۷ ربیع الاول ۱۲۹۹ھ جمعہ کے دن ہوئی۔ آپ کے والد مولانا سلامت اللہ صاحب مرحوم ریاست بھوپال میں محکمہ تعلیمات کے افسر تھے۔ پانچ سال کی عمر میں آپ اپنے والد کے ساتھ بھوپال گئے۔ وہاں پہلے دو سال میں قرآن شریف حفظ کیا۔ اس کے بعد مشہور استادوں سے فارسی اور ابتدائی عربی پڑھی پھر جملہ کتب درس نظامیہ اپنے والد صاحب ہی سے پڑھیں۔ بعد فراغت پیسہ اخبار لاہور میں مترجم مقرر ہوئے دو سال کے بعد وہاں سے آکر علی گڑھ کالجیٹ اسکول میں مدرس ہوگئے۔ پھر کالج کے کتب خانہ میں جو لٹن لائبریری کے نام سے مشہور ہے کتب علوم شرقیہ کے منتظم ہوگئے۔ اور کتب خانہ کو مرتب کیا۔ اس کے چند سال بعد علی گڑھ کالج ہی میں عربی اور فارسی کے پروفیسر مقرر ہوئے۔ علی گڑھ میں آپ نے تاریخ القرآن۔ حیات جامی اور حیات حافظ وغیرہ کتابیں تصنیف کیں جو ملک میں مقبولیت کی نظر سے دیکھی گئیں۔ تاریخ القرآن اسلامیہ اسکول اٹاوہ نیز خود علی گڑھ کالج میں دینیات کے درس میں رکھی گئیں۔ اور حیات حافظ سنہ ۱۹۰۹ء میں صوبہ متحدہ کی انتظامی رپورٹ میں اس سال کی اردو زبان میں سب سے بہتر تصنیف تسلیم کی گئی۔

سنہ ۱۹۲۱ء میں ترک موالات کے سلسلہ میں علی گڑھ کالج سے آپ جامعہ ملیہ میں چلے آئے۔ اور اب تک برابر اسی میں درس دیتے ہیں۔ یہاں تاریخ نجد اور تاریخ الامت و تعلیمات قرآن وغیرہ کتابیں آپ نے تصنیف کیں۔ تاریخ الامت اس قدر مقبول ہوئی کہ ہندوستان کی اکثر ہندو ریاستوں میں اس کے مختلف حصے نصاب تعلیم میں شامل کرلئے گئے۔

(آپ کے صاحبزادے محمد مظلم صاحب نے حالات اور تبصرہ پر مرحمت فرمائی ۔)۔

تاریخ الامت

ابتدائے رسالت سے آخر زمانہ خلافت عثمانیہ تک تمام ضروری معلومات اور مسلمانوں کے کارناموں کا ذکر نہایت سلیس اور دلچسپ عبارت میں کیا گیا ہے۔ اسلامی تاریخ کا یہ سلسلہ مولانا نے بڑی جانفشانی اور تحقیق سے مرتب فرمایا ہے۔ حصہ اول سیرۃ الرسول عہ۔ حصہ دوم خلافت راشدہ دو روپے (عہ) حصہ سوم خلافت بنی امیہ عہ۔ حصہ چہارم خلافت عباسیہ عہ۔ پنجم خلافت عباسیہ ابغداد عہ۔ ششم خلافت مصر دو روپے عہ۔ خلافت عثمانیہ عہ۔

تاریخ نجد

نجدیوں کے مذہبی عقائد، سیاسی حالات، طرز معاشرت اور ان کی مکمل و مستند تاریخ۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)۔

سیرۃ عمر بن عاص	عہ	تاریخ القرآن	عہ
حیات جامی	۸ر	حیات حافظ	عہ
محبوب الارث	۴ر	الوراثۃ فی الاسلام (عربی)	۸ر
تعلیمات قرآن	عہ	جواہر ملیہ (نظمیں)	۳ر

واقعات دہلی و بیجاپور۔ صفحہ ۱۰۰ پر ملاحظہ فرمائیے۔

اندلس کا تاریخی جغرافیہ	۸۱	"	"	"	"	"
تمدن عرب	۷۸	"	"	"	"	"
خطبات خالدہ خانم	۷۹	"	"	"	"	"
تاریخ الدولتین	۱۳۶	"	"	"	"	"
دربار اکبری	۳۵	"	"	"	"	"
دلی کا اجڑا ہوا لال قلعہ وغیرہ	۱۳۸	"	"	"	"	"
اخبار الاندلس	۸۴	"	"	"	"	"
مولدین	۸۴	"	"	"	"	"
تاریخ الخلفاء	۸۴	"	"	"	"	"
مختصر تاریخ اسلامی	۸۴	"	"	"	"	"
تاریخ انگلستان	۸۷	"	"	"	"	"
ہندوستان کے معاشرتی حالات	۵۰	"	"	"	"	"
وداع ظفر	۱۰۴	"	"	"	"	"
قرون وسطیٰ میں ہندوستانی تہذیب	۱۲۰	"	"	"	"	"
عرب و ہند کے تعلقات	۲۱۶	"	"	"	"	"

تاریخ کامل ابن اثیر

مترجمہ پروفیسر محمد جمیل الرحمن ایم اے حصہ اول قسم اول مجلد عہ۔ قسم دوم مجلد عہ۔ قسم سوم غیر مجلد عہ۔

تاریخ طبری عہد رسالت

ترجمہ مولوی سید محمد ابراہیم ندوی قسم اول مجلد عہ۔ قسم دوم غیر مجلد عہ۔

تاریخ طبری عہد بنی امیہ

حصہ اول ترجمہ نواب حیدر یار جنگ بہادر طباطبائی۔ قسم اول مجلد عہ۔ قسم دوم عہ۔ قسم سوم غیر مجلد عہ۔ حصہ دوم قسم اول مجلد للعہ۔ قسم دوم مجلد عہ۔ قسم سوم عہ۔ حصہ سوم و چہارم قسم اول مجلد عہ۔ قسم دوم غیر مجلد عہ۔

تاریخ طبری عہد بنی عباس

حصہ اول قسم اول مجلد للعہ۔ قسم دوم غیر مجلد عہ۔ حصہ دوم قسم اول مجلد عہ۔ قسم دوم غیر مجلد عہ۔

تاریخ اسلام

تالیف مولوی عبدالحلیم شرر جلد اول قسم اول عہ۔ قسم دوم عہ۔ قسم سوم غیر مجلد للعہ۔ جلد دوم قسم اول مجلد عہ۔ قسم دوم مجلد عہ۔ قسم سوم غیر مجلد عہ۔

تاریخ اسلام

از مولانا نصیح۔ تمام واقعات مستند کتب تاریخ کے بغائر مطالعہ اور مقابلہ کے بعد نہایت تحقیق سے درج کیے گئے ہیں۔ قیمت مجلد عہ (دو روپے)۔

تاریخ اسلام مشہور مورخ علامہ محی الدین خیاط کی تاریخ کا اردو ترجمہ۔ قیمت مجلد صہ

حقیقت جاپان شیخ بدرالاسلام سابق پروفیسر ٹوکیو یونیورسٹی نے جاپان کے حالات پر یہ قابل قدر کتاب لکھی ہے حصہ اول میں سفر و سیاحت جاپان اور دوسرے حصے میں جاپان کی معاشرت تمدن اور تاریخ ادب وغیرہ پر بحث کی ہے مع تصاویر۔ قیمت ہر دو حصہ مجلد سہ۔

تاریخ مغربی یورپ ڈاکٹر رابنسن کی کتاب کا اردو ترجمہ یورپ کے طرز تمدن و معاشرت علم و ہنر او سیاسی اداروں کی تدریجی ترقی کو دکھایا گیا ہے۔ از مولوی محمد یحییٰ تنہا۔ قیمت عہ۔

تاریخ اخلاق یورپ پروفیسر لیکی کی تاریخ کا اردو ترجمہ از مولانا عبدالماجد یہ کئی ہزار برس پہلے کے تمدن۔ اصول اخلاق۔ مذہب اور مختلف خیالات کا دلچسپ مرقع ہے۔ قیمت حصہ اول سے دوم عہ

تاریخ امریکہ از مولوی محمد یحییٰ صاحب تنہا۔ قیمت دو روپے (عہ)۔

تاریخ یونان یونان کی تاریخ کا خلاصہ ان لوگوں کے لئے جو یونان کی مختصر تاریخ پڑھنا چاہتے ہیں۔ اردو زبان میں یہ بہترین کتاب ہے قیمت مجلد عہ

مشاہیر یونان و روما مشہور و مستند کتاب کا اردو ترجمہ وطن پرستی اور بہادری کے حالات۔ قیمت حصہ اول للعہ حصہ دوم سے۔

تاریخ عرب موسیو سید یو فرانسیسی کی کتاب کا ترجمہ مولوی عبدالغفور خاں صاحب نے اردو میں کیا۔ قیمت صہ۔

عربوں کا تمدن جوزف ہیل کی کتاب کا اردو ترجمہ مسلمانوں کے قدیم علمی اور عملی کارناموں کو بیان کیا گیا ہے۔ مع مقدمہ سید نذیر نیازی۔ قیمت دو روپے (عہ)۔

عربوں کی جہاز رانی عربوں کی جہاز رانی پر مولانا سید سلیمان ندوی کے خطبات۔ قیمت صہ۔

عربوں کی موجودہ حکومتیں از شاہ معین الدین احمد۔ عرب کا تفصیلی جغرافیہ اور تمام قابل ذکر حکومتوں کے مختصر حالات۔ قیمت عہ۔

تاریخ بیت اللہ الشریف مکہ معظمہ کی قابل دید تاریخ اس موضوع پر اس سے بہتر اور جامع کتاب اب تک نہیں لکھی گئی۔ قیمت عہ۔

تاریخ مکہ معظمہ شہر مکہ کی مکمل اور دل چسپ تاریخ بیشتر واقعات سیرۃ نبوی سے بھی متعلق ہیں۔ قیمت عہ۔

تاریخ مدینہ منورہ شہر مدینہ منورہ کی مکمل تاریخ اور آثار کا تذکرہ۔ قیمت عہ

تاریخ سلاطین آل عثمان قیمت عہ

قلعہ معلی کی جھلکیاں از عرش تیموری قلعہ معلی کے بعض حالات۔ قیمت ۸ر

تاریخ صقلیہ اس میں صقلیہ کے جغرافی حالات اسلامی حکومت کا قیام اور عہد بعہد کی ترقیاں دکھائی گئی ہیں۔ قیمت حصہ اول للعہ دوم للعہ۔

مسلمانان اندلس اسٹینلی لین پول کی مشہور کتاب مورز آف اسپین کا ترجمہ از مولانا سید عبدالغنی وارثی۔ قیمت عہ

انقلاب روس یعنی روس کے عصر جدید کی کایا پلٹ کی داستان اس کتاب کا عرصہ سے انتظار تھا اب شائع ہو گئی ہے از کشن پرشاد کول۔ قیمت عہ۔

ملنے کا پتہ۔ حالی پبلشنگ ہاؤس کتاب گھر اردو بازار جامع مسجد دہلی

سوانح عمریاں

اردو میں سوانح نگاری کی ابتدا مذہبی تاریخ کے ماتحت عمل میں آئی۔ اور اردو سوانح عمریوں کا ابتدائی ذخیرہ بزرگانِ دین اور مذہبی پیشواؤں کے سوانح پر مشتمل ہے۔ اس کے بعد تاریخی سوانح عمریوں کا دور شروع ہوتا ہے۔ جو بادشاہوں اور انگریز جرنیلوں کے حالات پر مشتمل ہیں۔ سوانح نگاری کو فن کی حیثیت سے ترقی دینے اور عروج پر پہنچانے کا سہرا مولانا حالی کے سر ہے۔ حیاتِ جاوید (سر سید احمد خاں کی سوانح عمری) ایک زندہ جاوید کتاب ہے اور بلند پایہ سوانح عمری۔

مولانا حالی کے دوش بدوش مولانا شبلی نے بھی اس فن کی تکمیل میں حصہ لیا۔ الفاروق اور سیرۃ النبی ان کے کارنامے ہیں۔ مجموعی حیثیت سے ساکنین شبلی منزل نے مذہبی سوانح عمریوں میں اردو ادب کا ایک کافی ذخیرہ اہم کر دیا ہے۔ آجکل سیاسی قائدین کی سوانح عمریاں کثرت سے بازار میں آرہی ہیں۔ خود نوشت سوانح عمریوں کا رواج اردو زبان میں عہد جدید کی پیداوار ہے۔ جس کی اولیت کا فخر نواب سلطان جہاں بیگم کو حاصل ہے۔ خود نوشت سوانح عمریوں کے تراجم میں مہاتما گاندھی اور پنڈت جواہر لال نہرو کی خود نوشت سوانح عمریاں تلاش حق رہبری کہانی بہت مقبول ہیں۔

مولانا سید سلیمان ندوی

مولانا سید سلیمان ندوی باپ کی طرف سے رضوی سید اور ماں کی طرف سے زیدی سید ہیں۔ آپ بہار کے پٹنہ عظیم آباد کے ایک مردم خیز قریہ دیسنہ میں صفر سنہ ۱۳۰۲ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام حکیم سید

ابوالحسن ہے۔ جو بڑے درویش اور صوفی منش تھے۔ اگرچہ آپ کا آبائی پیشہ طبابت تھا لیکن عربی ادب و تاریخ کے ذوق نے
آپ کو طبیب کی بجائے ادیب بنادیا۔ آپ نے عربی کی ابتدائی تعلیم اپنے بڑے بھائی حکیم مولوی سید ابو حبیب مجددی سے
حاصل کی اور باقی تعلیم دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ میں حاصل کی۔ امتحان کی کامیابی اور سب سے پہلے عربی تقریر کے
صلہ میں خود شمس العلماء مولانا شبلی مرحوم نے اپنی دستار بہت بڑے مجمع میں جس میں اکثر مشاہیر اور ارباب کمال موجود
تھے آپ کے سر پر باندھی۔ مولانا سنہ ۱۹۰۶ء میں تعلیم سے فارغ ہوکر دارالعلوم ندوہ میں ادبیات عربی کے استاد مقرر ہوئے
سنہ ۱۹۱۴ء میں مولانا شبلی رح کی وفات پر ان کی وصیت کے مطابق دارالمصنفین قائم کیا۔ اور ان کی روایات کو زندہ رکھا
دارالمصنفین سید سلیمان صاحب کی نگرانی میں عربی، فارسی کی نایاب کتابوں کے ترجمے اور مفید نئی کتابیں تصنیف
و تالیف کر رہا ہے۔

مولانا "معارف" کے ایڈیٹر ہیں اور بلاد اسلامیہ کا سفر کرچکے ہیں۔ سیرۃ النبی جس کے دو حصے مولانا شبلی نے
لکھے تھے اس کے باقی حصے اسی شان سے مولانا نے لکھے ہیں۔ اب تک سیرۃ النبی کی ۵ جلدیں شائع ہوچکی ہیں۔

سیرۃ النبی حصہ سوم تا پنجم صفحہ ۱۳۸ پر ملاحظہ فرمائیے۔
ارض القرآن " " ۵۹ " "
رسالہ اہل سنت والجماعت " ۵۹ " "

سیرۃ عائشہ رضہ — ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حالات زندگی
قیمت دو روپے آٹھ آنہ (عہ)۔

خیام — عمر خیام کے سوانح۔ تصنیفات اور فلسفہ پر تبصرہ۔ قیمت سے ؎

عرب و ہند کے تعلقات — عرب و ہند کے علمی تجارتی و مذہبی تعلقات و روابط پر پانچ خطبے۔ قیمت چار روپے (للعہ)۔

خلافت اور ہندوستان	۸ر	دنیائے اسلام اور خلافت	۱۲ر
لغات جدیدہ	عہ	خطبات مدارس	٨ر
بہادر خواتین اسلام	٨ر	عربوں کی جہاز رانی	عہ
حیات مالک	عہ		

مولوی سعید انصاری صاحب ندوی

فتح پور ہسوہ کے رہنے والے ہیں۔ موضع لینین پور کے انصاری خاندان سے سلسلۂ نسب ملتا ہے جس کے ارکان
سنہ ۹۶۳ھ (عہد اکبر اعظم) سے لے کر آخر شاہان مغلیہ تک برابر خطیب ہوتے چلے آئے ہیں۔
۱۶ر فروری سنہ ۱۸۹۲ء میں پیدا ہوئے۔ اختر علی تاریخی نام ہے۔ تعلیم کا زمانہ سنہ ۱۳۲۰ھ سے سنہ ۱۳۲۹ھ تک
کان پور میں بسر ہوا۔

تصنیف و تالیف اور شعر و شاعری کے مشغلہ پر چوتھائی صدی سے زائد زمانہ گزر چکا ہے۔ ان کی عربی
نثر کو پروفیسر مارگولیتھ بہت پسند کرتے تھے۔ مولانا زیادہ تر دارالمصنفین اعظم گڈھ میں رہتے ہیں۔ جنوری
سنہ ۱۹۱۴ء میں پروفیسر مارگولیتھ نے ان کو رائل ایشیاٹک سوسائٹی آف لندن کا ممبر منتخب کیا۔ ستمبر سنہ ۱۹۲۷ء
سے رسالہ ہندوستانی کے حصہ اردو کے ایڈیٹر ہیں اور اس وقت الہ آباد میں قیام ہے۔
مولانا سعید انصاری رفقائے دارالمصنفین میں ایک خاص حیثیت کے مالک ہیں۔ آپ شاعر بھی ہیں۔

سوانح نگار
مولوی عبدالسلام ندوی
مولوی سعید انصاری
مولانا سید سلیمان ندوی
شاہ معین الدین ندوی
حاجی معین الدین احمد ندوی
SAMI
سوانح نگار حالی پبلشنگ ہاؤس "کتاب گھر" دہلی مرتبہ سید زوار حسین

فلسفہ
تعلیم
مولانا عبدالماجد دریا آبادی
سجاد مرزا بیگ دہلوی
سر راس مسعود
معاشیات
خواجہ غلام السیدین
ڈاکٹر ذاکر حسین خاں
مولوی محمد الیاس برنی
سیاست
طب
مولانا محمد علی
ڈاکٹر غلام جیلانی
حکیم کبیر الدین
فلسفہ۔معاشیات حالی پبلشنگ ہاؤس کتاب گھر دہلی مرتبہ سید زوار حسین

شاعر بھی۔ ناقد بھی ہیں اور مورخ بھی، معارف اعظم گڈھ اور فاران بجنور کی ادارت کے رکن کی حیثیت سے صحافی دنیا میں بھی روشناس ہو چکے ہیں۔

انصاری صاحب بامذاق اور روشن خیال عالموں اور بلند فکر ادیبوں میں سے ہیں۔ قدرت کی طرف سے سلجھا ہوا دماغ اور سلیس زبان وقلم پایا ہے۔ انداز بیان متین اور شستہ ہے۔ طرز تحریر میں سرسید اور شبلی کے ملے جلے رنگ کے حامل ہیں جس سے آپ کی تحریریں بہت دل چسپ ہو جاتی ہیں۔ علاوہ ازیں عربی کے بڑے اچھے ادیب بھی ہیں علمائے مصر ویورپ سے خراج تحسین حاصل کر چکے ہیں۔

(مولوی صاحب کا بے حد ممنون ہوں کہ آپ نے حالات اور تصویر مرحمت فرمائی)۔

سیر الانصار حصہ اول انصار کرام کی مستند سوانح عمریاں اور ان کے اخلاقی اور مذہبی کارنامے۔ فضائل وکمالات مستند ذرائع سے بہ ترتیب حروف تہجی لکھے گئے ہیں۔ قیمت سے

حصہ دوم بقیہ انصار کرام کے حالات زندگی اور ان کے اخلاقی اور مذہبی کارنامے۔ قیمت دو روپے (عہ)۔

سیر الصحابہ فن روایت ورجال۔ ارتقائے تاریخی پر نقد وتبصرہ اور مہاجرین اول میں سے حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کی مفصل سوانح۔ قیمت پانچ روپے (صہ)۔

سیر الصحابیات ازواج مطہرات، بنات مطہرات اور عام صحابیات کی سوانح عمریاں اور ان کے علمی واخلاقی کارنامے قیمت ایک روپیہ (عمہ)۔

جمالیاتی شاعری مولانا سعید انصاری ندوی کے ان اشعار کا انتخاب جو مولانا اصغر گونڈوی نے کیا تھا۔ قیمت چار آنے (مہ)۔

(زیر طبع) مختصر تاریخ اسلام (۴ جلدیں) فلسفہ اسلام کی تاریخ۔ اسلامی جغرافیے۔

مولوی عبد السلام صاحب ندوی

دار العلوم ندوہ کے ابتدائی طالب علم اور مولانا شبلی کے خصوصی شاگردوں اور تربیت یافتوں میں سے ہیں۔ مولانا شبلی کے ساتھ سیرۃ النبی کی تالیف میں آپ نے بھی بڑا حصہ لیا مولوی عبد السلام صاحب الندوہ کے بڑے پرانے لکھنے والے اور شبلی اکیڈمی کے قدیم رفیق ہیں۔ نثر ونظم، تنقید ومقالہ نگاری اور اردو انشا پردازی کے ہر شعبہ پر آپ کا قلم رواں ہے۔ ایک درجن سے زائد کتابیں اس وقت تک آپ نے تصنیف وتالیف وترجمہ کی ہیں۔ آپ کی دیگر تاریخی وعلمی تصانیف میں تذکرہ شعر الہند ایک بلند پایہ کتاب ہے۔ اس تذکرہ کو اردو ادب میں بڑی اہمیت حاصل ہے۔ اور اس سے مولانا کی شہرت میں چار چاند لگ گئے ہیں۔

(افسوس آپ کے حالات دستیاب نہ ہو سکے)۔

اسوۂ صحابہ (جلد اول) حضرات صحابہ کے عقائد اور معاشرت کی صحیح تصویر اور قرون اولیٰ کے اسلام کا عملی خاکہ۔ اس کا مطالعہ ہر مسلمان کا فرض ہے۔ قیمت عہ

ملنے کا پتہ۔ حالی پبلشنگ ہاؤس کتاب گھر اردو بازار جامع مسجد دہلی

جلد دوم صحابہ کے سیاسی، انتظامی اور علمی کارنامے کی تفصیل، قیمت ہے۔

اسوۂ صحابیات صحابیات کے مذہبی، اخلاقی اور علمی کارناموں کی تفصیل۔ قیمت دس آنہ (۱۰؍)۔

سیرت عمر بن عبد العزیز حضرت عمر بن عبد العزیز خلیفہ اموی کے سوانح حیات اور ان کے مجددانہ کارنامے۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ (عہ)۔

شعر الہند جلد اول۔ جس میں قدماء کے دور سے لے کر دور جدید تک اردو شاعری کے تمام تاریخی تغیرات، انقلابات کی تفصیل دی گئی ہے۔ قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ (سہ؍)۔

جلد دوم جس میں اردو شاعری کے تمام اصناف یعنی غزل، مثنوی، مرثیہ وغیرہ پر تاریخی و ادبی حیثیت سے تنقید کی گئی ہے۔ قیمت سہ؍۔

تاریخ فقہ اسلامی مصری عالم خضری کی تاریخ التشریع الاسلامی کا ترجمہ۔ قیمت ساڑھے تین روپے (سہ؍)۔

انقلاب الامم ڈاکٹر لیبان کی مشہور کتاب قوموں کے ترقی و تنزل کے قوانین نفسی کا خلاصہ۔ قیمت سوا روپیہ (عہ)۔

الفضائی الاسلام ۱۰؍، اسلامی قانون فوجداری ہے؍، ہماری بادشاہی (تاریخ) عہ، تاریخ حرمین شریفین ع؍، نظریات نسوانی عہ، ابن یمین عہ، امام مسلم ۴؍، نقرات اسلام عہ، التربیۃ الاستقلالیہ عہ؍

مولوی حاجی معین الدین احمد صاحب ندوی

مولانا حاجی معین الدین احمد صاحب ندوی (پرنسپل مدرسہ اسلامیہ شمس الہدیٰ) دار المصنفین اعظم گڈھ کے خاص ارکین میں سے ہیں۔ مولانا نے مہاجرین اور خلفائے راشدین لکھ کر ایک بہت بڑی کمی کو پورا کر دیا۔ افسوس آپ کے حالات باوجود انتہائی کوشش کے دستیاب نہ ہو سکے۔

مہاجرین حصہ اول اس کتاب میں خلفائے راشدین کے علاوہ بقیہ حضرات عشرہ مبشرہ، اکابر بنی ہاشم، قریش اور صحابہ کرام کے حالات جو فتح مکہ سے پہلے ایمان لائے۔ از حاجی معین الدین۔ قیمت تین روپے آٹھ آنہ (سہ؍)۔

ایضاً حصہ دوم اس میں ان صحابہ کرام کے حالات جمع ہیں جو فتح مکہ سے پہلے ایمان لائے اور ہجرت کی۔ از حاجی معین الدین ندوی۔ قیمت تین روپے (سہ؍)۔

خلفائے راشدین اس کتاب میں چاروں حضرات خلفائے راشدین کے ذاتی حالات، فضائل اور مذہبی و سیاسی کارناموں اور فتوحات کا بیان ہے۔ ایسا کہ نقل آئینہ کے ہے۔ از مولوی حاجی معین الدین ندوی۔ قیمت تین روپے (سہ؍)۔

مولوی شاہ معین الدین احمد صاحب ندوی

دار المصنفین اعظم گڈھ کے رکن اور ندوہ کے فارغ التحصیل حضرات میں بہت نمایاں حیثیت رکھتے ہیں۔ سیر الصحابہ کے سلسلہ میں سیرۃ المہاجرین پر آپ کی کئی مفید کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ تابعین پر آپ کا دوسرا تصنیف آپ نے

حال ہی میں شائع کی ہے۔ جو سیرت الصحابہ کے سلسلہ ہی کی ایک کڑی ہے۔ آپ کو اپنے رفقائے کار کی طرح تصنیف و تالیف کا بہت ستھرا سلیقہ ہے۔ آپ ندوہ کے قدیم طالب علم اور ایم۔اے ہیں۔

مہاجرین حصہ دوم صفحہ ۲۱۸ پر ملاحظہ فرمائیے۔

سیر الصحابہ جلد ششم اس میں عہد صحابہ کی چار اہم ہستیاں حسنین علیہم السلام، امیر معاویہ اور عبد اللہ ابن زبیر کے مفصل حالات۔ از حاجی معین الدین۔ قیمت عکہ۔

عرب کی موجودہ حکومتیں صفحہ ۲۱۴ پر ملاحظہ فرمائیے۔

(علامہ شبلی) الفاروق، سیرۃ النعمان، الغزالی، المامون، اورنگ زیب عالمگیر، موازنہ، شعر العجم صفحہ ۲۰۳ پر ملاحظہ فرمائیے۔

(شرر) ابوبکر شبلی، ثانی شیخین، حسن بن صباح، خواجہ معین الدین چشتی، ذوالنورین، ابوالحسنین وغیرہ صفحہ ۲۰۹ پر ملاحظہ فرمائیے۔

(امام ابن تیمیہ) اصحاب صفہ، ائمہ اسلام، سیرۃ امام ابن تیمیہ صفحہ ۶۴ پر ملاحظہ فرمائیے۔

(خواجہ حسن نظامی) تلاش حق، مہاتما گاندھی کے حالات صفحہ ۷۹ پر۔ کرشن بیتی، تاریخ مسیح وغیرہ صفحہ ۱۲۳ پر ملاحظہ فرمائیے۔

حیات نذیر صفحہ ۲۴ پر ملاحظہ فرمائیے۔

(راشد الخیری) آمنہ کا لال، سیدہ کا لال، الزہرا، وداع ظفر وغیرہ صفحہ ۱۰۳ پر ملاحظہ فرمائیے۔

(عنایت اللہ دہلوی) تیمور، چنگیز خاں، صلاح الدین وغیرہ صفحہ ۲۰۸ پر ملاحظہ فرمائیے۔

(مولانا اسلم جیراجپوری) حیات حافظ، سیرۃ عمرو بن عاص وغیرہ صفحہ ۲۱۲ پر ملاحظہ فرمائیے۔ حیات فرہاد صفحہ ۱۶۵

(پریم چند) رام چرچا، باکمالوں کے درشن وغیرہ صفحہ ۱۲۰ پر ملاحظہ فرمائیے۔

رحمۃ للعالمین قاضی محمد سلیمان صاحب کی مشہور و معروف کتاب۔ سیرۃ پاک کی کتابوں میں بہت ہی مشہور و مقبول ہے۔ حصہ اول قیمت عا۔ حصہ دوم عہ۔ حصہ سوم سے۔

سیر الصحابہ جلد ہفتم اس میں ۱۵۰ ایسے صحابہ کے حالات ہیں جو فتح مکہ کے بعد مشرف بہ اسلام ہوئے۔ قیمت عکہ۔

تابعین یعنی چھیانوے اکابر تابعین کے سوانح زندگی اور ان کے اخلاقی، علمی، اصلاحی اور مجاہدانہ کارناموں کا تفصیلی مرقع۔ قیمت عامہ۔

سیرت رسول اللہ صلعم پروفیسر سید نواب علی ایم۔اے نے احادیث و سیر کے قدیم ماخذوں سے نبی کریم صلعم کے حالات بہت محنت سے لکھے ہیں، جو بہ تعلیم یافتہ گروہ کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت تین روپے (سے)۔

سیرت مصطفیٰ سلطان جہاں بیگم صاحبہ نے عورتوں کے لئے نبی کریم صلعم کی سیرت مرتب فرمائی ہے۔ یہ سیرت عورتوں اور لڑکیوں کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)۔

پیغمبر صحرا اردو ترجمہ "دی پرافٹ آف دی ڈیزرٹ" اس میں مشہور نو مسلم شیخ خالد لطیف گابا نے پیغمبر کائنات کے حالات لکھے ہیں، ہر لفظ سے عشق رسالت کی خوشبو آتی ہے۔ قیمت اردو عہ۔ انگریزی عہ۔

اسوۂ حسنہ زاد المعاد کا ترجمہ، سیرۃ الرسول پر ایک اچھی کتاب، مترجمہ مولوی عبد الرزاق ملیح آبادی۔ قیمت عکہ۔

اسوۂ حسنہ آنحضرت صلعم کے اخلاق پر مولوی احمد عبد اللہ حیدرآبادی کا مقالہ جس پر مؤلف کو ایک سو روپیہ انعام ملا۔ قیمت صرف ۸ر۔

رسول عربی آنحضرت صلعم کے ایک سچے مداح سکھ سردار گورودت سنگھ دارا نے آپ

کے حالات لکھے ہیں اس کے ہر لفظ سے آں حضرت صلعم کے ساتھ مصنف کی سچی محبت کا اظہار ہوتا ہے قیمت ۸ر

رسول کریم — آں حضرت صلعم کی سوانح عمری۔ از مولوی حفیظ الرحمن قیمت ۱۲ر

سیرت نبوی اور مستشرقین — ڈاکٹر عبدالعلیم پی۔ ایچ۔ ڈی برلن نے مشہور مستشرق دلہاوزن کے لکھے ہوئے مضمون "محمد اور محمدیت" کا اردو ترجمہ کیا ہے اور ساتھ ہی بعض اعتراضات کے معقول جوابات دیئے ہیں۔ قیمت عـہ

سیرت خیر البشر — از مولوی محمد علی لاہوری قیمت ایک روپیہ (عـہ)۔

تقریر سیرت — مولوی احمد سعید صاحب دہلوی نے سیرت پاک پر تقریر فرمائی تھی عمدہ کتاب ہے۔ قیمت ایک روپیہ (عـہ)۔

اخلاق النبی — مولوی عبدالرحمن دہلوی نے اخلاق نبوی پر مفصل رسالہ لکھا ہے عـہ

ولادت سرور عالم (شرر) ۸ر

شجاعت نبوی — حضور صلعم کی شجاعت و بہادری کا مفصل تذکرہ از عبدالوہاب عندلیب۔ قیمت چار آنہ (۴ر)۔

سرور کائنات — مصنفہ دی رائٹ آنریبل سید امیر علی مرحوم۔ مترجمہ منظور احمد قیمت سوا روپیہ (عـہ)۔

محبوب خدا — از چودھری افضل حق صاحب سرکار مدینہ کی زندگی کے حالات۔ اس کتاب کا ایک ایک حرف درس حیات ہے اور مسلمانوں میں نیا احساس پیدا کرنے کا کفیل ہے۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ (عـہ)۔

ذکر مبارک ۵ر۔ ذکر حبیب ار۔ ذکر جمیل ۳ر

سوانح چہاردہ معصومین

(مؤلفہ جناب ذوق صاحب)

اسوۃ الرسول جلد اول عـہ دوم عـہ۔ سوم عـہ۔

سراج المبین۔ سوانح عمری حضرت علی علیہ السلام ہر دو حصہ عـہ

کتاب			سوانح	قیمت
الزہرا	"	"	جناب فاطمہ زہرا	عـہ
ریحانہ حسن	"	"	حضرت امام حسن ع	عـہ
ذبح عظیم	"	"	حضرت امام حسین ع	سے ر
تحفۃ العابدین	"	"	امام زین العابدین ع	عـہ
مآثر باقریہ	"	"	امام محمد باقر ع	۱۲ر
آثار جعفریہ	"	"	امام جعفر صادق ع	عـہ
علوم کاظمیہ	"	"	امام موسیٰ کاظم ع	عـہ
تحفہ رضویہ	"	"	امام علی رضا ع	عـہ
تحفۃ المتقین	"	"	امام محمد تقی ع	۱۲ر
سیرۃ النقی	"	"	امام علی نقی ع	عـہ
العسکری	"	"	امام حسن عسکری ع	عـہ
در مقصود	"		سوانح حضرت حجۃ	عـہ

خلفا کی سوانح عمریاں

الفاروق (مولانا شبلی) صفحہ ۲۴۸ پر ملاحظہ فرمایئے۔

سیرۃ الصدیق — حضرت ابوبکر رض کی یہ سیرت نواب صدر یار جنگ مولانا حبیب الرحمن خاں صاحب شروانی نے خاص اہتمام سے لکھی ہے صدیق اکبر کے اعلیٰ اخلاق اور آپ کی خدمات اسلامی کا تذکرہ ہے۔ ایمان کو تازہ کر دینے والی ایک مستند اور دل کش کتاب ہے۔ قیمت دس آنہ (۱۰ر)۔

ثانی اثنین — حضرت ابوبکر صدیق رض کے حالات از مولانا شرر۔ قیمت ۶ر

ذی النورین — حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حالات از مولانا شرر قیمت دس آنہ (۱۰ر)۔

ابو المحسنین

وہ مولانا ہے کائنات وہ مولا علی مشکل کشا جن کے چہرۂ پاک کو دیکھنا حسب ارشاد نبوی عبادت ہے۔ جو چراغ نبوی سے روشن ہونے والے وہ چراغ ہیں کہ قیامت تک روشن رہیں گے۔ جو ہر مومن و مسلم کے دل کا نور اور آنکھوں کا سرور ہیں یہ کتاب ان کے حالات میں ہے۔ از مولانا شرر لکھنوی۔ قیمت ایک روپیہ (عہ/)۔

غازی امان اللہ ۱۲/	چینی مسلمان	عہ/	
سیر علماء	۶/	سلاطین و قائدین اسلام	عہ
حیات سعدی	عہ/	تذکرہ وقار	عہ/
ناموس حسین	عہ/	تذکرہ محسن	عہ/

ہمایوں نامہ

ہمایوں کی بہن گلبدن بیگم نے فارسی میں لکھا تھا اب اردو ترجمہ کر کے شائع کیا ہے۔ قیمت ایک روپیہ (عہ/)۔

صولت شیر شاہی

سوانح عمری سلطان عادل شیر شاہ سوری قیمت ایک روپیہ (عہ/)۔

غازی مصطفیٰ کمال

از کے۔ اے حمید صاحب بیرسٹر ایٹ لار لاہور۔ کتاب باتصویر ہے اور مصطفیٰ کمال کے حالات پر ایک خاص چیز ہے۔ قیمت ڈھائی روپے (عہ/)۔

مصطفیٰ کمال

اور تاریخ ترکی و فلسطین مصنفہ محمد اظہر علی علوی۔ یہ کتاب حال ہی میں شائع ہوئی ہے اور بہترین کتاب مانی گئی ہے۔ عہ/

حیات حافظ رحمت خاں

یہ سوانح عمری روہیلکھنڈ کے حافظ بادشاہ کے حالات پر ڈیڑھ سو برس بعد مرتب کی گئی ہے مصنف کو ایک ہزار روپیہ بطور انعام ملا ہے مصنفہ سید الطاف علی بی۔ اے (علیگ) قیمت ۱۲/

سیرت محمد علی

مولانا محمد علی مرحوم کی مفصل و مبسوط سوانح عمری جو رئیس احمد جعفری نے لکھی ہے۔ قیمت تین روپے (سے/)۔

سرسید

سرسید احمد خاں مرحوم کی مختصر سوانح عمری۔ از انضار الحق۔ ۵/

محمد علی صفحہ ۲۲۶ پر دیکھئے۔

ضیاء الدین برنی

عہد تغلق کے نامور مورخ تاریخ فیروز شاہی کے مصنف ضیاء الدین برنی کے حالات زندگی قیمت ۸/

محمد علی جناح۔ مکمل حالات ۱۲/

جمال الدین افغانی

سید جمال الدین افغانی کے حالات زندگی از قاضی عبد الغفار۔ قیمت آٹھ آنہ (۸/)۔

دو خدائی خدمتگار

خان عبد الغفار خاں اور ان کے بھائی ڈاکٹر خان صاحب ایم۔ ایل۔ اے۔ کے حالات زندگی قیمت ۲/

قاموس المشاہیر

دنیا کے مشہور آدمیوں کے حالات اس کتاب کا ہر لائبریری اور اسکول میں رہنا ضروری ہے قیمت ہر دو حصہ بارہ روپے (۱۲/)۔

مہاتما گاندھی کے حالات صفحہ ۹۷ پر

		مسولینی	۵/
میری کہانی (جواہر لال)	للعہ/	ہٹلر اعظم	۶/
رنجیت سنگھ	للعہ/	وارن ہیسٹنگز	عہ/
امرائے ہنود	عہ/	ستالوزی	عہ/
رہنمایان ہند	۶/	لارڈ کارنوالس	عہ/
سوامی دیانند اور ان کی تعلیم	۶/	کلائیو	عہ/
رنجیت سنگھ (ذنذ بر حسین)	عہ/	ڈوپلے اور کلائیو	۲/
بادھو سنار ھیا	۱۲/	ڈلہوزی	۱۲/
سوامی دیانند	۶/	ولزلی	عہ/

سفرنامے

ہندوستان ہمیشہ سے دوسری قوموں کے لئے جاذب نظر رہا ہے۔ اور یورپ۔ چین۔ عرب۔ ایران سے بڑے بڑے سیاح ہندوستان میں آئے۔ اور ہندوستان کے حالات کو قلمبند کر کے شائع کیا۔ یورپ کی زبانوں میں کثرت سے ہندوستان کے سفرنامے شائع ہوئے ہیں۔ جو عیسائی مشنریوں اور سیاحوں نے مرتب کئے تھے۔ ہندوستان کے قدیم سفرناموں میں مشہور چینی سیاح ہوان سانگ کا سفرنامہ جو بدھ مت کے زمانہ میں ہندوستان میں آیا تھا بہت مشہور سفرنامہ ہے۔ سفرنامے مرتب کرنے کا آغاز انھیں مشہور سفرناموں کے تراجم سے ہوتا ہے جن میں ابن بطوطہ کا سفرنامہ عجائب الاسفار اور وقائع سیاحت برنیر مشہور ہیں۔ یوسف کمبل پوش کا سفرنامہ اردو کے ابتدائی سفرناموں میں شمار کیا جاسکتا ہے۔ اس سلسلہ میں سفیراودھ (مرتبہ محمد مسیح الدین) بھی نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔ سرسید کا سفرنامہ انگلستان اردو سفرناموں میں اپنی عجیب زبان اور طرز بیان سے ایک خاص اہمیت رکھتا ہے اور حقیقت میں اردو سفرنامے کی ترتیب بحیثیت فن کے اسی سے شروع ہوتی ہے۔ نقش ثانی سرسید کا سفرنامہ پنجاب مرتبہ مولوی اقبال علی ہے۔ پیسہ اخبار کے ایڈیٹر کا سفرنامہ یورپ بھی مشہور رہے۔

آخری دور میں اردو سفرنامے زیادہ تر وہ ہی سفرنامے ہیں جو مسلمان حجاج کے سفر حج اور سیاحت ممالک اسلامیہ پر مشتمل ہیں۔ ان میں مولوی عبدالماجد کا سفرنامہ حجاز اور مولوی الیاس برنی کا صراط الحمید بطور نمونہ پیش کئے جاسکتے ہیں۔

سفرنامہ مولانا محمد حسین آزاد صفحہ ۲۳۶ پر ملاحظہ فرمائیے

سفرنامہ مولانا شبلی	"	۱۴۰	"	"	"
سفرنامہ خواجہ حسن نظامی	"	۱۲۴	"	"	"
" مولانا راشد الخیری	"	۱۰۵	"	"	"
" مولانا عبدالماجد	"	۲۲۴	"	"	"
" قاضی عبدالغفار	"	۱۲۹	"	"	"

سفرنامہ حج

مشہور مبلغ اسلام خواجہ غلام الحسنین مرحوم پانی پتی کا سفرنامہ حج۔ خواجہ صاحب نے جو دیکھا اسے ہر شخص گویا خود دیکھ لے۔ حاجیوں کے لئے بہترین رہنما ہے۔ تبلیغی اغراض اور حاجیوں کی رہنمائی اور عوام کی معلومات ان سب باتوں کو خوبصورتی سے مدنظر رکھ کر لکھا ہے۔ ۱۲/ر

صراط الحمید

از مولوی محمد الیاس برنی۔ سفرنامہ مقامات مقدسہ واقع عراق شام فلسطین اور حجاز۔ سفر کے لئے تمام ضروری ہدایات۔ ملک اور شہروں کے حالات۔ قیمت سوا روپیہ (۱۴/۱)۔

عراق وایران

از نواب اسد علی خاں بہادر۔ سفرنامہ مقامات مقدسہ عراق شاہد حجاز مع تصاویر و نقشہ جات۔ یہ نہایت جامع مفصل اور دلچسپ سفرنامہ ہے۔ قیمت مجلد ۸/۰۔

سفرنامہ امام شافعی

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے سفر کے واقعات از مولانا شرر۔ قیمت چار آنہ (۴/ر)۔

وقائع سیاحت برنیر

شاہجہان اور اورنگ زیب کے عہد کے مشہور سیاح ڈاکٹر برنیر کے سفرنامے کا اردو ترجمہ۔ قیمت تین روپے آٹھ آنہ (۸/۳)۔

علمی کتب خانہ

فلسفہ

مولانا عبد الماجد

مولانا عبد الماجد بی۔ اے مولوی عبد القادر صاحب ڈپٹی کلکٹر کے فرزند ہیں۔ آپ ۱۸۹۲ء میں پیدا ہوئے۔ گھر میں ابتدائی عربی۔ فارسی کی تعلیم سے فراغت پاکر سیتاپور ہائی اسکول میں داخل ہوئے۔

انٹرنس پاس کرکے کیننگ کالج لکھنؤ چلے گئے جہاں سے ۱۹۱۲ء میں بی۔ اے کیا۔ ایم۔ اے کے لئے علی گڈھ گئے لیکن والد کے انتقال کے بعد مطالعہ جاری نہ رکھ سکے اور لکھنؤ چلے آئے۔ لکھنؤ میں سلسلہ تصنیف تالیف جاری کیا۔ ۱۹۱۷ء میں دار الترجمہ حیدر آباد دکن سے تعلق ہوگیا لیکن کچھ مدت بعد ملازمت ترک کردی۔ اب بھی نظام گورنمنٹ سے ڈیڑھ سو روپے ماہوار پاتے ہیں اور کچھ نہ کچھ ادبی خدمات عثمانیہ یونیورسٹی کی کرتے رہتے ہیں

مولانا سیاسیات سے بھی بڑی دلچسپی رکھتے ہیں۔ اور سیاسی حلقوں میں عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔

آپ کی ادارت میں ہفتہ وار اخبار "صدق" دریاباد ضلع بارہ بنکی سے نکلتا ہے۔ فلسفہ جذبات، بروج الاجتماع، فلسفہ اجتماع، فلسفیانہ مضامین وغیرہ ان کی معرکۃ الآرا تصانیف ہیں جن کی وجہ سے ان کی ادبی دنیا میں خاص شہرت ہے۔ مولانا کا مطالعہ فلسفہ بہت عمیق ہے۔ اردو میں فلسفہ کا لٹریچر بہت کم تھا۔ جو ذخیرہ تھا بھی اس میں بیشتر حصہ ترجمہ کا تھا مگر مولانا نے نہایت جانفشانی و قابلیت کے ساتھ اس کمی کو پورا کرنے کی کوشش کی اس موضوع پر مستقل کتابیں لکھیں اور کار آمد کتابوں کا غیر زبانوں سے اردو ترجمہ بھی کیا۔ فلسفیانہ مضامین اور ترجمے کرنے کا ان کو خاص ملکہ ہے۔ ان کے علمی۔ ادبی اور فلسفیانہ مضامین علمیت اور شخصیت اور اعتدال پسندی میں یکتا ہوتے ہیں۔ ان کی ذات اردو کے لئے باعث فخر ہے اور ان کی تصانیف سے اردو داں پبلک کو خاص فائدے پہنچتے رہتے ہیں

چونکہ مولانا نے تصویر دینے کے متعلق ایک لطیف پیرایہ میں انکار فرمایا ہے (صفحہ ۸۶ پر)۔ اس لئے ہم اس کا عکس ناظرین کی دلچسپی کیلئے پیش کرتے ہیں ؎

"عشق و مزدوریِ عشرت گہ خسرو کیا خوب — ہم کو تسلیم نکو نامیِ فرہاد نہیں" عبد الماجد

مبادی فلسفہ حصہ اول۔ یہ مصنف کے مختلف فلسفیانہ مضامین کا جن کی تعداد چھ ہے مجموعہ ہے۔ مضامین دل چسپ اور ان کا طرز بیان رواں و شگفتہ۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)۔

حصہ دوم یہ مولانا عبدالماجد دریابادی کے سات فلسفیانہ مضامین کا مجموعہ ہے جو نظر ثانی کے بعد اس میں جمع کئے گئے ہیں۔ قیمت ایک روپیہ۔ (عہ)۔

فلسفیانہ مضامین مولانا کے فلسفیانہ مضامین کا بہترین مجموعہ قیمت عہ۔

فلسفۂ جذبات اس کتاب میں تمام اہم جذبات انسانی مثلاً غم۔ مسرت، غضب شہوت۔ خوف، دہشت۔ الفت اور ہمدردی کے فلسفیانہ علل و اسباب۔ ان کے مؤثرات و محرکات و عواقب سے بحث کی گئی ہے۔ از مولانا عبدالماجد۔ قیمت مجلد ؏۔

فلسفۂ اجتماع اس کتاب میں جماعتوں کی دماغی و نفسیاتی حالت سے بحث کی گئی ہے۔ یہ کتاب اخلاقی حیثیت بھی رکھتی ہے از مولانا عبدالماجد قیمت دو روپے (عہ)۔

تصوف اسلام خالص اسلامی تصوف اور قدمائے صوفیہ کے حالات و تصنیفات کا مفصل بیان۔ قیمت عہ۔

فیہ مافیہ یعنی ملفوظات مولانا روم جو ایک نایاب کتاب تھی۔ مولانا عبدالماجد دریابادی نے مختلف نسخوں سے مقابلہ کرکے اس کو مرتب کیا۔ اور مختلف فلسفیانہ و صوفیانہ مباحث پر مشتمل ہے۔ قیمت دو روپے (عہ)۔

سفرنامہ حجاز اس سفرنامہ میں مولانا عبدالماجد صاحب دریابادی نے اپنے سفر حجاز کے دل چسپ چشم دید حالات جمع کئے ہیں اور حج و امارت کے متعلق تمام فقہی معلومات و ہدایات کو جمع کردیا ہے۔ قیمت دو روپے (عہ)۔

تاریخ یورپ ترجمہ مولوی عبدالماجد صاحب قیمت مجلد ؏۔

منطق (استخراجی و استقرائی) تالیف مولوی عبدالماجد صاحب۔ قیمت مجلد ؏۔

مکالمات برکلے عہ پیام امن عہ مثنوی بحرالمحبت ۸ر

پروفیسر محمد سجاد مرزا بیگ دہلوی

پیدائش ۱۸۷۲ء　　وفات ۱۹۲۷ء

مرزا صاحب ۱۸۷۲ء کو دہلی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے بزرگ غدر ۱۸۵۷ء سے پہلے قلعۂ معلی سے تعلق رکھتے تھے بعض اہل سیف اور بعض اہل قلم تھے۔ غدر کے بعد آپ کے والد بزرگوار محمد مرزا بیگ صاحب نے سرکار انگریزی کی ملازمت اختیار کرلی اور بزرگوں کے نام اور خاندانی حریت کو صبر و قناعت کے گوشہ میں بیٹھ کر عزت و آبرو کے ساتھ سنبھالے رکھا۔ والد کے انتقال کے بعد مرزا صاحب تلاش روزگار میں حیدرآباد چلے گئے اور وہاں نظام کالج میں پروفیسری کے عہدہ پر مامور ہوگئے۔ ان کے گھرانے کی زبان اردوئے معلی تھی۔

۱۹۱۵ء میں اعلیٰ حضرت حضور نظام نے ان کی علمی و ادبی خدمات کے صلہ میں دو سو روپے ماہوار کا خاص وظیفہ تصنیف و تالیف کے کاموں کو فراغت کے ساتھ انجام دینے کے لئے مرحمت فرمایا۔

۴ر فروری ۱۹۲۷ء کو آپ نے بعارضہ فالج حیدرآباد میں انتقال فرمایا۔

محمد سجاد مرزا بیگ دہلوی مرحوم ان فاضل روزگار بزرگوں میں تھے جن کے احسانات سے زبان اردو

وادب کسی وقت بھی عہدہ برآ نہیں ہو سکتے (آپ کے صاحبزادے جناب صفوۃ اللہ بیگ صاحب صوفی نے حالات اور تصویر مرحمت فرمائی)

حکمت عملی ۵/ — الاستدلال ۱۰/

الانسان عمر/ — تسہیل البلاغت ۵/

شمع ہدایت ۸/ — الفہرست صفحہ ۲۰۸ پر

فلسفہ

مبادی فلسفہ ۱۴/ — مبادی علم انسانی عہ/

روح الاجتماع عمر/ — ابن رشد ۵/

فلسفۂ نفس عہ/ — فلسفہ جمال عہ/

آزادی عمر/ — فلسفۂ اسلام عمر/

تاریخ فلسفہ جدید اول ۵/ — اصول فلسفہ ہنود عہ/

" " دوم ۱۲/ — مفتاح الفلسفہ عمر/

فلسفہ کی پہلی ۴/ — ابن رشد و فلسفہ ابن رشد عمر/

مسائل فلسفہ عہ/ — تاریخ فلسفہ عہ/

مختصر تاریخ فلسفہ یونان عمر/

نفسیات

نفسیات ترغیب ۱۲/ — نفسیات خواب عہ/

مبادی نفسیات عمر/ — نفسیات فاسدہ ۸/

اصول نفسیات عہ/ — اساس نفسیات ۴/

مبادی علم نفس ۱۲/ — جدید نفسیات ۴/

نفسیاتی اصول ۱۲/ — مقدمہ نفسیات متقابلہ ۸/

تعلیم

نواب مسعود جنگ بہادر سر راس مسعود مرحوم

سر راس مسعود ۱۸۸۹ء کو پیدا ہوئے علی گڑھ یونیورسٹی اور نیو کالج آکسفورڈ میں تعلیم حاصل کی۔ حیدرآباد دکن کے جب ڈائرکٹر تعلیمات ہوئے تو آپ ہی کی کوششوں سے عثمانیہ یونیورسٹی کی بنیاد رکھی گئی۔ اس کے بعد مسلم یونیورسٹی کے وائس چانسلر مقرر ہوئے، وہاں سے مستعفی ہونے کے بعد بھوپال کے وزیر تعلیمات مقرر ہوئے ۱۹۳۷ء میں انتقال فرمایا۔ (بیگم صاحبہ سر راس مسعود نے تصویر مرحمت فرمائی)۔

جاپان اور اس کا تعلیمی نظم و نسق صفحہ ۸۱ پر
انتخاب زریں صفحہ ۸۵ پر دیکھئے خطوط سرسید صفحہ ۴۳ پر

خواجہ غلام السیدین صاحب
(وزیر تعلیمات جموں و کشمیر)

خواجہ غلام السیدین صاحب سابق پرنسپل ٹریننگ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کا اسم گرامی کسی خاص تعارف کا محتاج نہیں ہندوستان کے تعلیم یافتہ طبقہ میں کافی شہرت حاصل کر چکے ہیں۔ ۴ اکتوبر ۱۹۰۳ء کو پیدا ہوئے۔ خواجہ الطاف حسین حالی پانی پتی آپ کے نانا تھے۔ بی۔ اے کا امتحان مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے پاس کرنے کے بعد لیڈز (انگلستان) کی مشہور یونیورسٹی میں داخل ہوگئے۔ اور ۱۹۲۵ء میں ایم۔ اے (ایڈ) کی ڈگری امتیاز کے ساتھ حاصل کی۔ ۱۹۲۶ء میں علی گڑھ ٹریننگ کالج کے پرنسپل ہوئے۔ اور آجکل وزیر تعلیمات جموں و کشمیر ہیں۔

اصول تعلیم ۵/ — اقبال کا ایجوکیشنل فلاسفی صفحہ ۱۹۸ پر

Education tomorrow no 7

The Messege of New Education.

Price /8/- — روح تہذیب صفحہ ۲۰۱ پر دیکھئے

فلسفۂ تعلیم ۶/ — طالب علم کی زندگی ۱۲/

مسلمانوں کی آئندہ تعلیم ۵/ — ابتدائی تعلیم کی رام کہانی عہ/

التربیت الاستقلالیہ ۶/ — التربیت والتعلیم ۱۲/

فطرت اطفال ۵/ — تمدن و معاشرت ۴/

اصلاح تمدن ۶/ — مرحوم دہلی کالج ۸/

کامیاب مطالعہ ۱۲/ — اسلامی تعلیم کا نظام ۶/

معاشیات

ڈاکٹر ذاکر حسین خاں صاحب

(پرنسپل، جامعہ ملیہ اسلامیہ)

۱۸۹۹ء میں پیدا ہوئے۔ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے ایم۔ اے کیا۔ اور برلن سے پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ ۱۹۲۶ء میں جامعہ ملیہ کے پرنسپل ہوئے۔ ڈاکٹر ذاکر حسین صاحب بے نظیر قابلیت کے مالک۔ ایک زبردست، فاضل لیکچرار اور نہایت قابل ہستی ہیں، جامعہ ملیہ کو آپ کی قیادت پر ناز ہے اور حقیقت تو یہ ہے کہ آپ کے ایثار اور خلوص ہی کی وجہ سے جامعہ نے اتنی ترقی کی۔ ڈاکٹر صاحب ہندوستان کے مشہور ماہرین تعلیم میں سے ہیں۔ اور انتہا سے زیادہ خلیق ہیں۔

معاشیات		مبادی معاشیات	۱۲
ریاست		دیانت (ڈرامہ)	۲

مولوی محمد الیاس صاحب برنی

(ناظم دار الترجمہ عثمانیہ)

مولانا محمد الیاس برنی ایم۔ اے ملک کے ان قابل قدر فرزندوں میں سے ہیں جن پر کسی قوم کو بجا طور پر ناز ہو سکتا ہے، معاشیات کے متعلق جتنی کتابیں آپ نے لکھی ہیں ہندوستان میں کسی اور نے نہیں لکھیں خاموشی کے ساتھ نہایت ٹھوس خدمات انجام دے رہے ہیں۔ لٹریچر اور ادب کے ایسے ہی لوگ محسن ہوتے ہیں۔ اور ایسے ہی اصحاب کا زور قلم کسی زبان کو بام عروج پر پہنچا سکتا ہے ملک کو ان کی ذات سے بڑے علمی فوائد پہنچنے کی امید ہے

(افسوس باوجود انتہائی کوشش کے آپ کے حالات اور تصویر دستیاب نہ ہو سکی۔ چھ مہینہ کی مسلسل کوشش اور کافی روپیہ خرچ کرنے کے بعد ایک گروپ میں سے آپ کی تصویر انلارج کرا کر منگائی گئی) صفحہ ۸۶ پر دیکھیے

علم المعیشت		معاشیات ہند	
معیشت الہند		اصول معاشیات	
مقدمہ معاشیات		برطانوی حکومت ہند	

جذبات فطرت (اشعار کا انتخاب) صفحہ ۱۲۶ پر دیکھیے

معاشی تاریخ ہند اول		جلد دوم	
تاریخ معاشیات		مبادیات	
معاشیات (حبیب الرحمن)		کسب معیشت	۱۲
مبادی معاشیات (آغا اشرف)	۱۲	سکہ اور شرح تبادلہ	

دنیا کی موجودہ کساد بازاری ۸

سیاسی معلومات کا کتب خانہ

مولانا محمد علی مرحوم

مولانا محمد علی ۱۸۷۸ء میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد عبد العلی خاں صاحب بجنور کے رئیس تھے۔ ۱۸۹۶ء میں علی گڑھ سے بی۔ اے کیا۔ اور اس کے بعد ولایت سے آنرز کی ڈگری حاصل کی۔ جامعہ ملیہ اسلامیہ آپ ہی کا قائم کردہ ہے۔ کامریڈ (انگریزی) اور ہمدرد (اردو) کے دو مشہور اخبار جاری کئے تھے۔ جس کے خریداروں میں لارڈ ہارڈنگ بھی تھے۔ مسلم لیگ ۱۹۰۶ء میں بمقام ڈھاکہ قائم ہوئی۔ مولانا ہی کا کام تھا کہ انہوں نے لیگ کے مردہ قالب میں جان ڈالی۔ محمد علی ہمیشہ فخر سے کہتے تھے کہ میں اسلام کا سپاہی ہوں۔ آپ نے ملک کی آزادی کے لئے بڑی بڑی تکلیفیں اٹھائیں۔

مولانا کے مفصل حالات سیرت محمد علیؒ اور محمد علیؒ

میں ملاحظہ فرمائیے۔ خدا کرے ہندوستان میں اور
کئی ایسے محمد علی پیدا ہو جائیں۔ آمین۔
مضامین محمد علی قیمت ۸ر　سیرت محمد علی ؎
محمد علی مختصر حالات و کلام جوہر صفحہ　پر دیکھئے

حالات مہاتما گاندھی صفحہ ۹۷ پر محمد علی جناح ۴ر
" پنڈت جواہرلال ۲حصے قیمت ؎
مسلمانوں کا روشن مستقبل ۸ر　وفاق ہند عہ
کمپنی کی حکومت عہ　جدید دستور کا خاکہ ۴ر
تاریخ فلسفۂ سیاسیات (از محمد مجیب) للعہ
ہم سوراج کیوں چاہتے ہیں ۸ر　سوشیلزم ۸ر
آزادی کی جنگ ۴ر　انقلابی شرارے ۱۲ر
تاریخ کانگرس ۸ر　مسلمانان ہند کی سیاست ۱۰ر
انقلاب ۱۸۵۷ء عہ　جرمنی کی قومی بیداری عہ
ہمارے افلاس کے اسباب ۱۲ر　غلامی کا انسداد ۱۰ر
راجا پرجا ۱۰ر　نہرو رپورٹ مع تتمہ ۶ر
کراچی کا تاریخی مقدمہ ۸ر　دنیائے اسلام اور خلافت ۶ر
خلافت اور ہندوستان ۸ر　سیاسی فسانے ۱۲ر

صنعتی اور کاروباری معلومات کا کتبخانہ

زنانہ دستکاری کی کتابیں

جو اپنے اپنے موضوع پر نہایت مفید اور کارآمد کتابیں تسلیم کی گئی ہیں۔

کروشیا ۴ر　عصمتی کروشیا ۸ر
عصمتی کشیدہ عہ　گلدستۂ کشیدہ ۱۲ر
عصمتی دستکاریاں عہ　خواتین کی دستکاریاں ۸ر
موتیوں کا کام ۸ر　سوئی کا کام ۸ر
اونی کام ۸ر　سلمہ ستارے کا کام ۶ر

تہذیبی کشیدہ ۶ر

کھانا پکانے کی کتابیں

یہ کھانے پکانے کی کتابیں ہر گھر میں رہنے کے قابل ہیں اور ان کو پڑھنا لڑکیوں کو کامیاب خانہ داری سکھانا ہے

عصمتی دسترخوان ۶ر　نعمت خانہ ۱۱ر
بچوں کے کھانے ۸ر　پرہیزی کھانے ۱۰ر
مذاقیہ کھانے ۴ر　مشرقی و مغربی کھانے ۶ر
عصمتی ہنڈکلیا ۸ر　بیماروں کے کھانے ۱۰ر
ناشتہ ۱۰ر　ذائقہ ۸ر
دہلی کا باورچیخانہ ۱۲ر　بہشت ریز ۸ر

سنگھار اور فیشن کی کتابیں

گھر، شوہر اور بیوی دونوں کے لئے ایک جنت ہو جاتا ہے۔ اسے بھی سب اپنی بچیوں کو سکھانا چاہیئے۔ اور یہی مقصد ہے جسے ذیل کی تینوں کتابیں پورا کرتی ہیں۔

سنگھار خانہ ۶ر　مشاطہ عہ
آرائش جمال ۶ر

خط لکھنے کی کتابیں

باپ کے خط بیٹی کے نام (جواہرلال) اردو عہ انگریزی ۶ر
زنانہ خطوط ۷ر　لڑکیوں کی انشا ۴ر
تحریر النساء ۱۲ر　اتالیق خطوط نویسی ۴ر
عورتوں کی انشا عہ　انشائے نسواں ۸ر
خطوط شبلی عہ

کاروباری آدمی کا نظام ۴ر
دیہی صنعتیں ۴ر　رموز تجارت ۴ر
مسلمانوں کی موجودہ صنعت و حرفت و تجارت ۴ر

روزگار ۸ر — وسائل معاش ۶ر
صنعت وحرفت ۱۲ر — آسان کاروبار ۸ر
اصول اشتہار سازی ۸ر — فن شاعری ۸ر

رہبر روزگار ۸ر رہبر سلولائڈ ...

خزینہ معلومات - تمام معلومات بابت تار - ڈاک - ہوائی جہاز - ٹیلیفون وغیرہ قیمت ۱۲ر

شکار - چھوٹے پرندوں سے لے کر ہیبت ناک خونخوار درندوں تک کے شکار کے متعلق ضروری اور انتہائی معلومات بہم پہنچائی ہیں - قیمت مجلد دس روپے عللہ

ریڈیو ۱۲ر — زینت آسمان ۴ر
القمر مجلد عہ — عالم حیوانی مجلد ۸ر

زراعت

ہندوستان سب سے بڑا زرعی ملک ہے مگر افسوس ہے کہ ہندوستان کے کسان اور کاشتکار سب سے زیادہ غریب مفلس ونادار ہیں - ان کی حالت سے باخبر ہونا اور ہندوستان کی زرعی پیداوار کو بڑھانا ہر محب وطن کا فرض ہے -

کسان - زمانہ قدیم سے اب تک کسان کی حیثیت پر بعض خیالات - اس کی موجودہ تباہی اور اس کے عام افلاس کا نقشہ، اور اس کا علاج - مترجمہ محمود علی خاں جامعی - قیمت انگریزی ۸ر اردو ۸ر

ترقی زراعت للعہ — کسان کے مطالبات ۱۲ر
علم باغبانی ۸ر — باغبانی پر ورکلٹ ۸ر
رسالہ نباتات ۴ر — ہندوستان میں زراعت کا مسئلہ ۲ر

طب اور حفظان صحت کی معلومات کا گنجینہ

شمس الاطبا ڈاکٹر غلام جیلانی مرحوم

آپ کے والد حکیم سلطان محمود صاحب انصاری اپنے زمانہ کے نہایت فاضل وحاذق طبیب تھے ۱۸۹۵ء میں ایل - ایم - ایس کا امتحان پاس کیا - آپ کی ذہانت وقابلیت سے متاثر ہو کر حکومت نے آپ کی خدمات حاصل کر لیں - اور برطانوی سفیر مقیم ایران کا طبی مشیر مقرر کر کے ایران بھیج دیا - اس کے بعد اعلیٰ حضرت شاہ ایران نے آپ کو اپنا طبی مشیر مقرر فرمایا - ان خدمات کے بعد آپ اپنے وطن لاہور میں واپس آئے اور خدمت فن طب کی غرض سے طبی کتب کی تصنیف وتالیف میں مصروف ہو گئے - (آپ کے صاحبزادے جناب محمد محمود صاحب نے حالات اور تصویر مرحمت فرمائی) -

مخزن حکمت ہلد ۱۶ر — مخزن الادویہ ۸ر
مخزن الجواہر ۸ر — مخزن العلاج ۴ر
مخزن المرکبات ۸ر — منافع الاغذیہ ۸ر
تاریخ الاطبا ۸ر

حکیم محمد کبیر الدین صاحب

(پرنسپل جامعہ طبیہ دہلی)

شیخ پورہ ضلع مونگیر کے رہنے والے، طبیہ کالج دہلی میں بغرض تعلیم تشریف لائے - پہلے مؤلف کی حیثیت سے رہے اس کے بعد پروفیسر ہو گئے - ۱۹۳۵ء میں جامعہ طبیہ قائم کیا - صاحب موصوف کی تالیفات وتراجم اور دفتر المسیح کی مطبوعات کو طب قدیم کی نشاۃ الثانیہ میں ایک بلند رتبہ حاصل ہے -

دفتر المسیح سے اب تک تقریباً ۱۰۰ کتابیں تالیف وترجمہ ہو کر شائع ہو چکی ہیں جو زیادہ تر کورس میں شامل ہیں - (حکیم صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ حالات اور تصویر مرحمت فرمائی)

برہان ۸ر — افادۂ کبیر ۸ر
کلیات ادویہ ۸ر — شرح اسباب اردو عللہ
بیاض کبیر مجلد ۸ر — القرابادین ۸ر

دفتر المسیح کی مکمل فہرست علیحدہ بھیجی جا سکتی ہے۔

تصانیف حکیم ماہر دہلوی

علاج الانسان	عہ	محافظ شباب	عہ
بقائے شباب	۸ر	تحفہ شباب	۸ر
اکبر ماہر	۶ر	بیاض ماہر	۶ر

تصانیف حکیم رضوان احمد

ترجمہ شرح اسباب مکمل	للعہ	منافع الاعضا	صہر
طبی لغات	صہ۴۵	ترجمہ کلیات قانون	للعہ
ترجمہ حمیات قانون	سے	ترجمہ موجز القانون	عہ
شرح اسباب عربی	عہ۱۲	ترجمہ طبقات الاطبا	عہ

ترجمہ فردوس الحکمت صہر

رفیق النسا

(مشہور طبی کتاب) فن طب پر سب سے پہلی کتاب جس میں قصہ کے طور پر طبی معلومات یکجا کردی گئی ہیں۔ قیمت عہ

صنف نازک (طبی کتاب)	صہ	دوشیزہ	سے
تدبیر بقائے نسل انسانی	عہ	تجربی فعلیات	عہ
دودھ اور دلہن	۱۲ر	عملی تشریح	سے
کیمیائے فعلیات	عہ	قانون مباشرت	عہ
عورت مرد کے تعلقات	عہ	ہدایت نامہ خاوند	۸ر
ہدایت نامہ بیوی	۱۲ر		

حفظان صحت کیلئے مفید کتابیں

دیباچہ صحت	للعہ	درازی عمر	۴ر
تندرستی	عہ	قواعد تندرستی	۸ر
حفظ صحت	۱۲ر	بچوں کی پرورش	عہ
درس حیات	سے	ہماری روح کا گھر	عہ
آئین صحت	۱۲ر	اصول حفظان صحت	۴ر
پیدائش سے چار برس تک	۴ر	حمل سے وضع حمل تک	۸ر
پانچ سال سے جوانی تک		شادی سے پہلے	۴ر
شادی کے بعد	۴ر	ہندوستانی گھروں میں تیمارداری	عہ

عورتوں کا کتب خانہ

تصانیف علامہ راشد الخیری صفحہ ۱۰۱ پر سیرۃ عائشہ ۱۰ر

" مولوی بشیر الدین صاحب " ۹۸ پر سیرۃ الکبری عہ

بہادر خواتین اسلام	۴ر	خاتون جنت	سے
خادمات خلق	۱۰ر	جمال ہمنشیں	عہ
مختار دلہن	۸ر	پیکر وفا	۸ر
انگلستان کی عورتیں	۶ر	میری داستان حیات	سے
مجالس النسا ۲ حصے	عہ	ہندوستان کی بہادر عورتیں	۸ر
ماہ درخشاں (ناول)	۶ر	گہوارۂ تمدن	۶ر
دختران شمشیر	عہ	جہاں آرا بیگم	۸ر
شہید وفا (افسانے)	عہ	شمع خاموش	۶ر
سرگذشت ہاجرہ	۱۰ر	فطرت نسوانی	عہ
رشک بیگم	۱۵ر	اختر النسا بیگم	۱۲ر
آہ مظلوماں	۱۰ر	حرماں نصیب	۱۰ر
زندگی	عہ	بیگموں کی چھیڑ چھاڑ	۴ر
دلی کا اجڑا ہوا لال قلعہ	۴ر	موتی (قوال)	۱۲ر
رفیق النسا (طبی ناول)	عہ	سرگذشت عروس	عہ
رفیق عروس	۱۰ر	آداب ملاقات	۴ر
عورت کی تربیت	۸ر	معاشرت	عہ
دامن مریم	۸ر	مسلمان بیبیاں	۵ر
غیرت کی پتلی	۶ر	تعلیم زدہ بیوی	۸ر
لیلی دمشق	۶ر	مولود شریف (حالی)	۴ر
مناجات بیوہ	۲ر	حب کی داد	۲ر
شکوۂ ہند	۲ر	شکوہ و جواب شکوہ	۴ر
چہار گلزار (حالی)	۴ر	حقوق والدین	۳ر
تحفۃ الاخوان	۴ر	خون کی پیاس	عہ
رفیق عروس	۱۰ر	بیاض سحر	سے
بیوی کے فرائض	۸ر	افسانہ ثریا	عہ

لڑکیوں کا کتب خانہ

ہماری "نصف دنیا" کی آبادی اس پر موقوف ہے کہ ہماری بچیوں کو شروع ہی سے وہ تعلیم و تربیت دی جائے کہ خاندان کی ناموس، شوہر کے گھر کی آبادی اور خوش حالی، اولاد کی پرورش اور تعلیم و تربیت سب کچھ ان کے دل و دماغ میں اس طرح جذب ہو جائے کہ جب انھیں اپنے گھر کی ملکہ بنائے، جب خدا ان کی گود آباد کرے۔ جب تربیت اولاد کے ذریعہ سے سات پیڑی کی بنیاد قائم کرنے کا فرض انھیں انجام دینا ہو تو وہ ان تمام حالات میں اپنے آپ کو ایسا پائیں کہ زندگی کے یہ بھی ان کے لئے معمولی کام ہیں اور دشوار اور کٹھن منزل کو وہ سہولت اور آسانی کے ساتھ طے کر جائیں اور یہ وہ کتابیں ہیں جو اس مقصد عظیم کو پورا کرنے میں کامیاب مشہور اور مقبول ہیں۔

گھر گرہستی اس کتاب کے ذریعہ امور خانہ داری اور اخلاق و معاشرت کی تعلیم دی گئی ہے، یہ کتاب عورتوں اور لڑکیوں کے لئے بے حد مفید ہے۔ از مولوی بشیر حسن صاحب امروہوی قیمت ۱۲/

چندن ہار	۳/	آجکل	۳/
شریف بیٹی	۳/	آداب ملاقات	۴/
بد مزاج دلہن	۱/	کیوپڈ نامہ	۱/
سچے موتی	۷/	تین بہنوں کی کہانیاں	۳/
چاند کی بیٹی	۶/	بچیوں کی دو دو باتیں	۴/
لخت جگر ہر دو حصہ	۲/	صالحات	۱۲/
انگوٹھی کا راز	۸/	مشاغل نزہتی	۴/
بنت الوقت	۸/	سراب مغرب	۸/
گلدستۂ عید	۸/	قلب حزیں	۸/
گوہر مقصود	۴/	پیکر وفا	۸/

سبز کی دیوی	۴/	آسمان کی پری	۳/
جمیلہ کی کہانی	۳/	عقیلہ بیگم	۴/
چاند تارے	۳/	شمع خاموش	۶/
روداد قفس	۱۲/	گرفتار قفس	۴/
پان کی گلوری	۱۰/	نسیت کا کرن پھول	۸/
آئینۂ گوش	۸/	سگھڑ بیٹی	۹/
شریف بیوی	۲/	افسانۂ حرم	۸/
گلستان خاتون	۱۲/	دامن مریم	۸/

لڑکوں کا کتب خانہ

مذہبی کتابیں

سرکار دو عالم	۸/	سرکار کا دربار	۸/
ہمارے رسول	۵/	ہمارے نبی	۳/
آں حضرت	۴/	آخری نبی	۲/
نبیوں کے قصے	۵/	ہمارا دین	۲/
چالیس حدیثیں	۲/	چار یار	۶/
اچھی باتیں	۴/	ارکان اسلام	۲/
عقائد اسلام	۱۰/	دس جنتی	۵/
الاسلام	۴/	الآخرت	۹/
الایمان	۳/	التوحید	۵/
عقائد احمدی	۲/	معلم الصلوٰۃ	۲/
سیرت محمدی	۱۲/	مسائل الصلوٰۃ	۳/
شمائل محمدیہ	۶/	قرآن پاک	۸/
رسول پاک	۸/	پیام رسول	۳/
آئمہ علیہم السلام (۱۴ جلدیں) مختصر حالات	۱۱/		
ہمارے شہید	۶/	مصطفیٰ کمال	۱۲/
سر سید	۵/	محمد علی	۵/
مشاہیر ہند	۱۲/	شہزادہ عبدالرحمٰن	۲/
وزیر منصور	۲/	شیخ ادریس	۲/

ملنے کا پتہ۔ حالی پبلشنگ ہاؤس کتاب گھر اردو بازار جامع مسجد دہلی

کتاب	قیمت	کتاب	قیمت
خلیفہ عبدالرحمٰن	۲ر	ابوالحسن	۳ر

مزیدار چھوٹی کہانیاں

ان میں ہر کتاب بڑی ہی پرلطف کہانی ہے مختصر ... زبان آسان ہونے کی وجہ سے پوری کتاب کو بچہ اپنے شوق اور دلچسپی سے بڑی جلدی ختم کرلیتا ہے۔ دلچسپی بڑھانے کے لئے بعض کتابوں میں تصویریں بھی دی گئی ہیں۔

کتاب	قیمت	کتاب	قیمت
بہادر شہزادی	۲ر	ٹھوڑی تارا ماتھے چاند	۳ر
شہزادی گلنار	۴ر	دیومالا	۴ر
جگنو کی بلی	۲ر	بچوں کی کہانیاں	۲ر
شیدلا	۳ر	چھچھوندر	۳ر
انعامی مقابلہ	۳ر	چھوٹا چھو	۲ر
چنبیلی	۲ر	تانبیل خاں	۲ر
ننھی مرغی	۲ر	مرغی اچھیر علی	۲ر
غیور مسلمان	۳ر	سرفروش مسلم	۳ر
شیر غرناطہ	۳ر	سخاوت	۳ر
ذہانت	۳ر	زنجیر عدل	۳ر
امانت	۳ر	نور ہدایت	۴ر
حکایات عرب	۳ر	ارمغان عرب	۴ر
انتقام	۳ر	محنت کا پھل	۴ر
گبھرا شہزادہ	۲ر	ہجرت	۳ر
بلقیس ملکہ سبا	۲ر	غزال	۱۰ر
جادو کا برج	۲ر	تدبیر کی سرزمین	۲ر
بیکاری	۳ر	خالہ بلی کا حج	۳ر
نکی چوہا	۳ر	موتی دیس	۲ر
خزانہ	۲ر	مکار لومڑی	۳ر
لومڑی اور بنیا	۳ر	اسلامی کہانیاں	۸ر
اسلامی تاریخی کہانیاں اول	۶ر	تاریخ ہند کی کہانیاں	۳ر
" " دوم	۶ر	بچوں کی کتاب	۴ر

کتاب	قیمت	کتاب	قیمت
بچوں کا قاعدہ (طرز جدید)	۴ر	رہنمائے قاعدہ	۲ر
بچوں کا چڑیا گھر	۴ر	نقلی شہزادہ	۴ر

مشاہیر عالم کے مختصر حالات

کتاب	قیمت	کتاب	قیمت
مسولینی	۵ر	لینن	۴ر
نٹشے	۱۲ر	گیری بالڈی	۱۲ر
ٹالسٹائی	۱۰ر	مہاتما رسکن	۴ر
بیٹرینی	۱۲ر	نپولین	۸ر
کارل مارکس	۴ر	کولمبس	۸ر
ولیم ٹیل	۸ر	ہٹلر اعظم	۸ر

کہانیاں

کتاب	قیمت	کتاب	قیمت
ترکوں کی کہانیاں	۴ر	منتخب الحکایات	۸ر
جنید بغداد	۸ر	زردواد	۶ر
شہر شہری	۵ر	لنگڑا ماموں	۲ر
قیدی شیر	۴ر	ملادو پیازہ	۴ر
غنچۂ حکمت	۴ر	بازیچہ	۴ر
نصیحت کا کرن پھول	۸ر	آویزۂ گوش	۸ر
کیوں اور کس طرح	۶ر	آسمانی دولھا	۱۲ر
پھول باغ (۳ حصے)	۱۳ر	بچوں کی داماں	۷ر
بچوں کی مہابھارت	۵ر	بچوں کی دنیا	۷ر
علمی پہیلیاں	۸ر	علمی کہانیاں	[illegible]
چھیتا بھائی	۸ر	معلم الاطفال (دہلی)	[illegible]
گائے بیل	۵ر	عقاب	۴ر
گدھے کی سرگزشت	۵ر	مظلوم فرشتہ	۴ر
اوتاروں کے قصے	۴ر	تصویر کے تین رخ	۱ر
لال شہزادہ	۳ر	ہندوستانی پہیلیاں	۲ر
محبت کا پھول	۳ر	کام کی باتیں	۴ر
صداقت رسول	۴ر	سونو کا باغ	۱ر

سچا دعدہ ۳ر ضرب الامثال ۸ر
میری تصویروں کی کتاب ۲ر بے وقوف بھالو ار
ونیں کا سیاح ۲ر سنیفردں کا سوداگر ۱۲ر
رستم و سہراب ۱۲ر معلم المبتدی (۲ حصے) ۱۲ر

خوش خطی

آسان خوش خطی (اول) ۱ر آسان خوشخطی (سوم) ۱ر
〃 〃 (دوم) ۱ر 〃 〃 (چہارم) ۱ر

بچوں کے لئے نظمیں

بچوں کا تحفہ (۲ حصے) ۱۲ر بچوں کی نظمیں ۵ر
بچوں کے اسٹیل ۶ر مسدس حالی عہ
جواہر طیبہ ۳ر ہندوستان ہمارا عہ
بچوں کے گیت ۲ر اچھے گیت ۲ر
تاج گیت ۱ر پھولوں کی ڈالی ۴ر
تل کے لڈو ار بہار کے پھول ۸ر
پان کی گلوری ار مرزا کھویا ار
پھول باغ ۱۱ر اخلاقی نظمیں ۴ر

ڈرامے

ثریا بیٹا اور دو ڈرامے ۴ر بچوں کا انصاف ۳ر
محنت ۳ر دیانت ۲ر
اسکول کی زندگی ۳ر شریر لڑکا ۳ر
قوم پرست طالبعلم ۳ر پیہ پرواز ۵ر

دلچسپ معلومات

نئی ایجادیں ۴ر کائنات ۶ر دنیا کے بسنے والے ۶ر
اسی دن میں دنیا کا سفر ۱۰ر بحر جنوبی کا سفر ۶ر
پانچ ہفتہ غبارہ میں ۱۳ر ایورسٹ کی کہانی عہ
ایجادات ۱۰ر دنیا کے بچے ۶ر سمندر کا عجائب خانہ ۱۲ر
کاریگری ۶ر بادل کے نیچے ۱۲ر نامورانِ سائنس ۱۰ر
دانایانِ فرنگ ۱۰ر تعلیمی کھیل ۶ر تعلیمی تاش ۱۲ر ۵ر

متفرق کتابیں

آئینۂ غالب از سید یوسف بخاری۔ غالب کے محاسن کو اس آئینہ میں دیکھئے کہ یہ فلسفی شاعر حیاتِ انسانی کے اہم مسئلہ کو کس طرح سمجھنے کی کوشش کرتا ہے۔ بالکل نئے زاویۂ نگاہ سے اس طرح مطالعہ کیا گیا ہے کہ سارا کلام آئینہ کی مثال صاف ہو جاتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)۔

اندھی دنیا از اختر انصاری۔ یہ افسانے ہماری اجتماعی زندگی اور اس کے لاعلاج ناسوروں کو بے نقاب کرتے ہیں۔ یہ افسانے ایک مظلوم لیکن بیدار ہوتی ہوئی انسانیت کی حشر انگیز للکار ہیں۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)۔

رسالہ انسان کے بعد ... — گاندھی جیون عہ

سائنس

مشاہداتِ سائنس مصنفہ سید محمد عمر حسینی۔ یہ کتاب مصنف کی علمی معلومات اور عملی تجربات کا مرقع ہے۔ اس میں سائنس پر بارہ مختلف مضامین ہیں۔ قیمت عہ۔

نامورانِ سائنس ۱۰ر بجلی کے کرشمے ۱۲ر
جدید معلومات عہ افکارِ عصریہ ۱۲ر
گلدستۂ سائنس ۴ر طبقات الارض ۱۲ر
علم الحروف۔ تحریر کس طرح ایجاد ہوئی۔ از حکیم احمد بہاری ۳ر
کنز البلاغت ۶ر آداب المضامین (دو حصے) ۶ر
ہماری شاعری ۶ر تذکرہ کاملانِ رامپور ۳ر
الوارِ سہیلی عہ معراج العروض ۸ر
العروض والقوافی ۱۲ر سیر المتاخرین ۱۰ر
رقعاتِ ابوالفضل عہ معیار الاخلاق ۳ر

زادِ راہ
از منشی پریم چند آنجہانی
یہ وہ افسانے ہیں جو منشی پریم چند نے اپنی زندگی کے آخری زمانے میں لکھے تھے۔
منشی پریم چند کے پایہ کا ادیب اور مصنف کسی ملک میں صدیوں ہی میں پیدا ہوتا ہے۔ پریم چند کی تصانیف گویا ملک کی ذہنی، سماجی اور اقتصادی حالت کا آئینہ ہیں اور "زادِ راہ" اس فاضل مصنف اور بہترین افسانہ نگار کے کمال کا آخری اور بہترین نمونہ۔ ادب میں پریم چند کی روح ہمیشہ عروج کی طرف اڑتی رہی۔ یہی وجہ ہے کہ ان کا ہر نقشِ ثانی نقشِ اول سے بہتر ہوتا تھا۔ "زادِ راہ" منشی صاحب کے فنی کمالات کا نچوڑ ہے
قیمت مجلد ایک روپیہ
فہرست کتب مفت منگائیے
حالی پبلشنگ ہاؤس کتاب گھر دہلی

مصنّفینِ اردو
حالی پبلشنگ ہاؤس کتاب گھر دہلی